فہرست فواید کتاب خیر المقال فی ازالۃ العجالہ

بقیہ الفہد

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی لا اله الا الله وحدہ لا شریک له له الملک
وله الحمد یحیی و یمیت بیدہ الخیر وهو علی کل شیء قدیر والصلوٰة
والسلام علی خیر خلقه و رسوله الذی ارسل الی کافة الناس و
هو بشیر و نذیر و علی آله واصحابه وتابعیهم و تبعهم اولی الفضل
الکبیر اما بعد کتا ہے راجی الی رحمة المنان محمد عبد السبحان ابن محمد محسن غفر الله
لهما برحمته کہ ان دنوں ایک رسالہ موسومہ سبحالہ فی ازالة الازالة تالیف مولوی محمد شبکر الله
صاحب اعظم گڑھی کا بجواب رسالہ ازالة الشکوک والاوہام مصنفہ جناب علامۂ زمان فخر
ہندوستان تاج الواصلین سند الفقہاء والمحدثین مطلع انوار طریقت منبع اسرار حقیقت
قدوة السالکین زبدة العارفین جامع الفضائل محمود الخصائل عالم نحریر فاضل عدیم النظیر
حاج بیت الله حافظ کلام الله سیدنا و مولانا واستاذنا مولوی ابو محمد سید شاہ فخر الدین احمد
المعروف بہ حکیم بادشاہ قادری النقشبندی الاله آبادی لا زالت شموس فضائله

رکھا گیا خدا کے فضل سے یہہ جواب بہت معقول مطابق منقول کے لکھا گیا خوبی
اسکی ناظرین باانصاف پر پوشیدہ نہ رہیگی مسائل مختلف فیہا کو موافق اپنے
مدعا کے دلائل قرآن مجید اور حدیث شریف اور اجماع اور اقوال علماے
مجتہدین اور فقہاے محققین اور صوفیہ مدققین سے مطابق مذہب اہل سنت اور
جماعت کے ثابت کیا اور شاہد مقصود حق کو کرسی ثبوت پر جلوہ دیا بایں ہمہ بوجہ تعصب
اور عناد کے اگر کوئی عیب جوئی یا تردید کرے تو اوسکا کچھ علاج نہیں ہے اور جو جناب
مولوی شکر اللہ صاحب نے ہمارے حضرت اوستادنا اور مولانا کی اپنے رسالہ مین مذمت
اور اہانت کی ہے تو گویا اوسکے ضمن مین اپنے جوہر ذاتی اور کمال صفائی کا اظہار کیا ہے
الحق کل اناء یترشح بما فیہ زمین را از آسمان نثار است و آسمان را از زمین غبار جزا
اوسکی یہہ ہے کہ ہم بمقتضاے جزاء سیئة سیئة بمثلها کی اوسی طور سے جواب کی ترکی
لکھین لیکن بمصداق فمن عفی واصلح فاجره علی الله کے انشاء اللہ تعالی اوسکے
جواب مین یہ آیہ کریمہ لکھینگے فصبر جمیل والله المستعان علی ما تصفون ہر چند
الفاظ اور عبارت کی کمی نہیں ہے نہ زبان قلم کی کُند ہے لیکن درشت کلامی اور اہانت اور مذمت
علی الخصوص وقت مناظرہ دینی کے طریقہ سفہا اور جہلا کا ہے اور عقلا اور علما کا یہہ طریقہ
نہیں ہے اور لسان اور خامہ دو زبان کو لوث مذمت سے آلودہ کرنا منجملہ خصائل رذیلہ
اور شمائل ذمیمہ کے ہے شان علما اور فقہا سے مراحل بعید ہے اس طریقہ اہانت علما سے ہر چند
جہلا اپنے زعم فاسد مین درجۂ علیا پر صعود کرتے ہین لیکن خدا و رسول کے نزدیک اور بنظر
اہل دانش اور بینش مین چاہ سفاہت مین گرتے ہین اور پھر ایسے امور کے
جواب دینے مین بجز تقلیل ثواب کے کیا فائدہ جناب امیر المؤمنین ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کو ایک شخص کلام درشت کہتا تھا جناب موصوف ساکت تھے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتے تھے ناگہان ایک بات کا جواب

بارغبتہ بتردید رسالہ تقویۃ الایمان نظر سے گذرا اوسکو اغلاط عبارات اور الفاظ اور معانی
اور عقائد خلاف اہل سنت و جماعت سے مملو پایا مولانا نے اوسکو لائق اسکے نپایا کہ اوسکی
تردید کیطرف متوجہ ہون اس لیئے کہ اوسمین من اولہ الی آخرہ بجز مزخرفات اور اہانت اور
مذمت مولانا کے کوئی بات علمی اور فائدہ دینی سے نہ تھی علاوہ اسکے بے ادبون اور
گستاخون کو منہہ لگانا داب اہل تہذیب سے بہت بعید ہی لیکن چہرۂ حال اس خاکسار
کمترین تلامذہ اوس حضرت عالی تبار کا حرارت حمیت سے برافروختہ ہوا اور دل بیتاب
ہوگیا لہذا اوسکی تردید کی طرف متوجہ ہوا اور دل مین تصور کیا کہ درصورت عدم تردید کے
وہ اپنے اقوال باطلہ پر مفاخرت کرینگے کہ کوئی شخص جواب نہ لکھہ سکا الا بوجہہ
قلت فرصت کے بسبب کثرت اشغال درس تدریس اور افتا اور فرائض کے
پس و پیش کرتا تھا اور متردد تھا کہ اس مابین مین شاہ صاحب خجستہ خصال ستودہ فعال
فرخندہ کردار شائستہ اطوار شجاعت شعار سخاوت آثار مصدر اخلاق پسندیدہ
مظہر حق بصفات حمیدہ رموز شناس معانی چاشنی گیر مذاق سخن رونق دہ بزم انجمن
سید شاہ حیدر حسن صاحب صانہ اللہ عن فتنۃ الزمن ابن قطب زمان غوث دوران
تاج العارفین سراج الواصلین صاحب المجاہدات و الکرامات مصدر برکات نامتناہی
مظہر تجلیات الٰہی مقبول بارگاہ ذو المنن حضرت سید شاہ محمد حسن اشرف قدس سرہ
الاحسن نعیمی قادری الحنفی الالہ آبادی سے ملاقی ہوا اونھون نے واسطے تحریر جواب
رسالہ مذکورہ کے بہت مبالغہ فرمایا اور اس امر پر اصرار حد سے زیادہ کیا اونکے اصرار سے
میرے دل پر اثر زیادہ پیدا ہوا اب اس فقیر نے باوجود سب مشاغل کے تحریر جواب
مین کوشش اور جانفشانی کی خدا کے فضل سے عرصہ قلیل مین مسودہ طیار ہوگیا
اور نام اسکا **خیر المقالہ فی ازالۃ العجالہ** رکھا اور چونکہ اسکی تالیف مین
سید شاہ حیدر حسن زیادہ ساعی ہوے لہذا لقب اسکا **مباحثہ حیدریہ**

درویشی کو تقویۃ الایمان مین منجملہ فرق اہل ہوا مثل رافضی اور خارجی کے شمار
کرتے ہین اور اکثر اشغال واذکار صوفیہ کرام کو بدعت لکھتے ہین تو آپ نقشبندیہ کیونکر
ہوئے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ آپ نہ حنفی ہین نہ نقشبندی بلکہ آپ لامذہب وہابی
اسمعیلی ہین اور چونکہ منجملہ اصول اس فرقہ کے یہ ہے کہ تقلید شخصی کو واجب نہین جانتے
کبھی حنفی کبھی شافعی کبھی حنبلی اور مالکی بنتے ہین ایک مذہب وطریقہ پر قرار نہین ہے
مثل شیعہ کے تقیہ کرتے ہین اس رسالہ مین واسطے فریب اور دھوکا دینے حنفیون
اور نقشبندیون کی حنفی اور نقشبندی بنگئے تاکہ حنفی اور نقشبندی آپ کے کلام کا اعتبار
کرین جیسا کہ شیعہ واسطے اعتبار کے تدلیس مذہب کرتے ہین سو بفضلہ حنفی دھوکا
کھانے والے نہین ہین آپ لوگون کے فریب سے خوب واقف ہین اور ظاہرا
آپ شاگرد مولوی محمد یوسف صاحب کے ہین اور مولوی محمد یوسف صاحب
صاحبزادہ اور شاگرد مولوی محمد اصغر صاحب کے ہین اور ہمارے مولانا بھی
بعض علم مین شاگرد رشید مولوی اصغر صاحب کے ہین تو مولانا اور مولوی
محمد یوسف صاحب دونون استاد بھائی ہوئے اور مولانا آپ کے چچا ہوئے
اور چچا مثل باپ کے ہوتا ہے عم الرجل صنو ابیہ حق تعالے نے حضرت
اسمعیل کو حضرت یعقوب کا باپ تعبیر فرمایا حالانکہ چچا تھے تو مولانا آپ کے
باپ ہوئے اور اپنے باپ کے ساتھہ ایسی شوخی گستاخی اور تحریر بے ادبانہ کرتے
ہین آپ بڑے ناخلف پیدا ہوئے مجازی باپ کے ساتھہ یہہ گستاخی ہے باپ
حقیقی کیساتھہ معلوم نہین کیا سلوک کرتے ہونگے ۔

قولہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ وشیخہ واساتذتہ من رحمتہ ولطفہ

اقول سبحان اللہ آپ بڑے صرفی ونحوی اور سیبویہ وقت وخلیل زمان ہین
جس کو یہہ بھی شعور نہین کہ مارہ مغفرت کا ہے یا من اسکو تو اطفال ابجد خوان بھی

امیر المومنین نے دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناخوش ہوکر وہان سے تشریف
لے چلے حضرت صدیق اکبر نے سبب ناخوشی کا پوچھا حضرت نے فرمایا جبتک
تم ساکت تھے فرشتہ تمھاری طرف سے جواب دیتا تھا جب تمنے جواب دیا
فرشتہ ساکت ہوگیا ہر چند آپ اس تحریرات مولانا سے بہت مسرور ہوئے
لیکن جو عقلا دیکھتے ہین زبان تشنیع اور توہین کی آپ ہی پردراز کرتے ہین اور مولانا
کی توصیف بیان کرتے ہین اسواسطے کہ اونکا کمال ذاتی وصفاتی اظہر من الشمس ہے
پس یہہ فقیر بتقصیر مطابق آیت کریمہ ولا تستوی الحسنة ولا السیئة ادفع
بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوة کانہ ولی حمیم وما یلقٰہا
الا الذین صبروا وما یلقٰہا الا ذو حظ عظیم کے صبر کر اپنے دل غم دیدہ مین راہ
دینگے باقی بمقتضاے بشریت اگر کوئی کلمہ خلاف طبیعت آپ کے سرزد
ہو تو معاف فرمائیگا اور امید ناظرین سے یہہ ہے کہ اگر اس مین سہو یا
خطا پاوین تو معاف فرماوین وہو حسبی ونعم الوکیل ٭

قولہ والحنفی مذہباً والصدیقی نسباً والنقشبندی المجددی
الاحمدی طریقۃ والیوسفی تلمذاً **اقول** اب دعوی حنفیت
کا کرتے ہین حالانکہ آپ کے امام وپیشوا نسبت کرنے سے طرف
غیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایضاح الحق وغیرہ مین منع فرماتے ہین
اور وہ اکثر مسائل مین جیسا کہ عدم رفع یدین وقت رکوع وقومہ اور آمین بجہر
وعدم قرأت مقتدی وغیرہ اور ایصال ثواب عبادت بدنیہ مین مخالف
امام ابوحنیفہ کے ہین اور وجوب تقلید مجتہد معین کو بدعت کہتے ہین اور
آپ بھی تقلید پر طعن اور تشنیع کرتے ہین اور تقلید کو ضروری نہین جانتے
جیسا آگے بیان آتا ہے تو آپ حنفی کیونکر ہوئے اور آپ کے امام چار وطریقہ

موجود ہے صاحب تقویۃ الایمان نے البتہ ہدایت و ترجمہ کے ہر فائدہ میں جو کچھ
اپنی راے میں آیا بلا سند مفسرین او فقہا، مدققین کی بے تامل لکھدیا نہ تحقیق
سے واسطہ نہ مذہب محقق سے رابطہ کہ ناظرین پر پوشیدہ نہیں ہے **قولہ** حق تو
یہ ہے کہ مذہب حنفی سے اغراض ہے نہ بحث ہے نہ اعتراض ہے **اقول** حق
بر زبان قلم جاری ہے کہ آپ نے اغراض غین معجمہ کے ساتھ لکھا واقع میں مولانا کو
مذہب حنفی سے اعراض ہیں اور اسی وجہ سے تکلیف تحریر کی اوٹھائی ورنہ مولانا
کو طریق نفسانیت سے اعراض ہے **قولہ** عجب تر کہ جو اپکا امراد سے اوسکی نئی تحقیق
تقویۃ الایمان رادے **اقول** حق بر زبان قلم جاری ہے کہ اپنے تقویۃ الایمان
حرف فا کے ساتھہ لکھا جب آپکی تحریر سے معلوم ہوا کہ وہ تقویۃ الایمان یعنی فوت
کرنے والی ایمان کی ہے تو وہ رادکیونکر ہوسکتی ہے بلکہ وہ خود مردود ہے **قولہ**
ہر چند خواص پر اس کتاب کے اثر کا خوف نہ تہا **اقول** فی الواقع خواص مداہنہ پر
کیونکر ایسے عقاید حقہ کے اثر کا خوف کہ قاسی القلوب سخت دل ہیں تشدد اور غلو مزاج
میں بہت ہی **قولہ** تفہیم عوام و ازالہ شکوک جناب معترض تہام ضروری جانکر جواب
با صواب لکھدیا **اقول** ہر چند آپنے واسطے تضلیل عوام کی اپنی زعم فاسد میں
جواب با صواب لکھا ہے لیکن واقع میں آپ نے ایک اعتراض کا بھی جواب
نہیں لکھا اور آپ سے ایک شبہہ بھی نہیں اوٹھہ سکا بلکہ من اولہ الی آخرہ حضرت
مولانا کی خدمت میں بے ادبی اور گستاخی کر کے اپنی عاقبت تباہ کیا ہے جو کوئی
دیکھتا ہے ہنستا ہے اور مضحکہ کرتا ہے اسقدر بھی آپ نہیں جانتے کہ عالم با عمل کی
اہانت کس درجہ کو پہونچاتی ہے اس مقام پر مقولہ حضرت سعدی شیرازی کا صادق آتا ہی
وسنت جاہلان است کہ چون بدلیل از خصم فرو مانند سلسلہ خصومت جنبانند **قولہ**
نام اسکا العجالہ فی ازالۃ الازالہ رکہا **اقول** یہ نام حسب حال اس کتاب کے

جانتے ہین کیا کبھی آپ نماز بھی نہین پڑہتے کہ اوسمین دعاء ماثورہ پڑھتے ۔
اللھم اغفر لی ولوالدی ولجمیع المومنین والمومنات
برحمتک یا ارحم الراحمین تو معلوم ہوتا کہ صلہ مغفرت کا باء ہے البتہ
مغفرت کے بعد جب ذنوب کا لفظ آتا ہے اوسپر من داخل ہوتا ہے جیسا نغفر لکم
من ذنوبکم مین ہے تو آپ اپنے واسطے اور والدین وغیرہ کے لئے رحمت
سے بخشایش چاہتے ہین جیسا لوگ گناہون سے بخشایش چاہتے ہین اور آپ
نے بجاے کلمہ ذنوب کے رحمت کا لفظ صفحہ ۴ مین تحریر فرمایا ہے یہ بھی مولانا
مدظلہ کی کرامت ہے کہ بوجہ بے ادبی کے آپ کے قلم سے بے اختیار آپ کے
اور آپ کے والدین اور شیخ اور اوستاد کی حق مین بد دعا لکھا اگر آپ کو اسقدر
بھی مادہ علمی نہ تھا تو آپ نے کیون تحریر جواب کا ارادہ کیا دوسرا کوئی وہابی لکھ
دیتا آپ نے کیون تکلیف فرمائی روباہ کے مقابلہ کا سامان نہین ہے شیر کی مقابلہ
کے واسطے چلے ہین ؎ اے روبہک چرا ننشستی بجاے خویش ٭ با شیر پنجہ
کردی و دیدی سزاے خویش ٭ **قولہ** شروع سے آخر تک نظر و دل دوڑایا لیکن
سواے طعن و تشنیع و قول بلا دلیل کے کچھہ معاینہ مین نہ آیا **اقول** آپکو سواے
طعن و تشنیع اور قول بلا دلیل کے کیونکر مقاصد حقہ دلایل کے نظر آتین اسواسطے
کہ تعصب اور عناد کا پردہ آپ کے آنکھون پر پڑا ہوا ہے اور بد تعصب نے آپکو نابینا کر دیا
؎ چشم بد اندیش کہ بر کندہ باد ٭ عیب نماید ہنرش در نظر ورنہ انا لہ میں مسایل
حقہ مع دلایل قاطعہ اور براہین ساطعہ مثل آفتاب کے روشن ہین ؎ گر نہ بیند
بروز شپرہ چشم ٭ چشمہ آفتاب را چہ گناہ **قولہ** باعث تحریر فرط تعصب ہوا نہ
تحقیق سے کچھہ واسطہ اور نہ مذہب محقق سے رابطہ **اقول** مولانا کی تحریر بالکل
تعصب سے خالی ہے اور ہر مسئلہ پر سند تفاسیر اور احادیث نبوی اور اقوال محققین کی

[illegible]

حق تعالیٰ ایکو صراط المستقیم کے اتباع عنایت کرے تاکہ آپ اتباع سبیل ترک کریں اور
ایک راہ راست تقلید امام معین پر ثابت قدم رہیں اگر آپ ایک مذہب حنفی پر مستقل
ہوتے تو آپ رسالہ ازالۃ الشکوک کی جواب کا قصد ہرگز نفرماتے اب خدا آپکو استقامت
عطا کرے آمین یا رب العالمین **قولہ** جاننا چاہیئے کہ اس مقام پر الخ **اقول** فصبر
جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون آپ کہتے ہیں کہ یہہ کتاب
ان سب باتوں کی مراعات سے خالی ہے اور مولانا کے بہ نسبت لکھتے ہیں علم قرآن اور
تفسیر اور حدیث اور فقہ اور اصول وغیرہ سے بہرہ نہیں ہے اور حال یہہ ہے کہ اگر مولوی
اسمعیل صاحب اسوقت موجود ہوتے تو زانوے ادب مولانا کے سامنے تہہ کرکے ان سب
علوم کا سبق پڑہتے اور مولانا کے ہاتھ پر بیعت کرکے حلقہ توجہ میں بیٹہتے اور رسالہ
ازالہ کو سر تسلیم پر رکھتے اور تقویۃ الایمان کو چاک کر ڈالتے مگر اون کے مقلدین
ایسے ناخلف ناقدردان پیدا ہوئے کہ ایسے بزرگ کی خدمت میں گستاخی کرتے ہیں
اور قدر نہیں جانتے اور بوجہ گستاخی ایسے ولی اللہ کی جسکی وجہ سے فیض ظاہری
اور باطنی سے ایک عالم کامیاب ہے خوف زوال ایمان کا نہیں کرتے حضرت شرف
مقبول بارگاہ الٰہی ارشاد پناہی ارشاد کرتے ہیں ؎ خوف ایمان است ہرگز طعنہ
بر پاکان مزن + اعتقاد و حسن ظن با اولیا ہے بایدت + اور حضرت شیخ عبد الحق
محدث دہلوی نے اولیا اللہ کے شان میں کیا خوب فرمایا ہے وجود اولیاء اللہ
رحمتی است شامل و نعمتی بہمہ کس واصل **رباعی** ہر کس کہ کمال اولیا را نشناخت +
وین نعمت خاص بے بہا را نشناخت + پس شکر نگفت و حب ایشان نگزید +
میدان یقین کہ خدا را نشناخت + چونکہ آپ کے اور آپکے بعض احباب کے
آنکھوں میں پردہ تعصب کا پڑا ہے اسوجہ سے عظمت اور شان مولانا کی نظر نہیں آتی
ورنہ عظمت اور جلالت مولانا کی اظہر من الشمس ہے ؎ نظر در دیدہا ناقص فتاد است

نہین ہے اسواسطے کہ لغت مین عجالہ وہ ہے جو جلد لائے جاۓ کذا فی الغیاث
اور مقدار جلدی کی ایک مہینہ سے کم ہے اور ایک مہینا یا زیادہ دیر مین داخل ہے جیسے
ہدایہ کی باب کراہت مین ہے اور آپ نے اس رسالہ کو دو برس مین تالیف کیا
تو عجالہ کہان سے ہوا لہذا نام اسکا ضلالۃ فی ازالۃ الازالہ اور لقب اسکا تبکیت
الثقلین بالمذلۃ والتوہین بہت مناسب ہے اور ایک خطاب اس خاکسار نے دیا ہے
تسوید الوجہ فی الدارین باہانت مقبول الکونین
یہ بہت اچھا خطاب ہے **قولہ** جناب مولوی صاحب نے نسبت شان
صاحب تقویۃ الایمان کے جو کلمات بے ادبانہ لکھے **اقول** جناب مولانا نے
نسبت صاحب تقویۃ الایمان کے کوئی کلمہ بے ادبی کا نہین لکھا بلکہ جو مناسب اونکے
شان کے تھا وہی لکھا ہے لیکن آپ نے مولانا کی خدمت مین بلا وجہ اور بدون
سبقت کسی مخاصمت کے بہت کلمات گستاخانہ لکھے ہین اسکی جزا اور سزا آپکو خدا
کے حضور مین ملیگی اگر بالفرض مولانا نے کوئی امر نسبت صاحب تقویۃ الایمان کی
لکھا بھی ہو تو کچھ مضایقہ نہین کہ دونون عالم ہمعصر ہین علما مین باخود ہا مشاجرات
ہوتے ہین لیکن آپنے ایک طالب علم نادان ہوکر ایسے زبردست فاضل عالم باعمل
سید آل رسول حافظ قرآن حاج الحرمین حلیم وخلیق کی خدمت مین گستاخی
کیا اور خدا کا کچھ خوف نکیا **قولہ** معدود معاف فرما دین **اقول** مولانا نے
بمقتضاے حلم ذاتی اور خلق جبلی کے صبر فرمایا اور درپے انتقام کے نہوتے
ان اللہ مع الصابرین ٭ لیکن یہ ایسا گناہ کبیرہ آپسے سرزد ہوا ہے
کہ شاید قیامت مین خدا نہ معاف کرے مولوی معنوی ارشاد فرماتے ہین
چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ٭ میلش اندر طعنہ پاکان برد [illegible]
کفر و سباب فسق **قولہ** ثبت اقدامنا علی صراط المستقیم **اقول**

جا بلا نہ کرتے اور لولاک لما خلقت الافلاک کو اگرچہ بعض محدثین نے موضوع
لکہا ہے لیکن اوسی کے ہم معنی حدیث صحیح ~~مواہب لدنیہ~~ معارج النبوۃ مین موجود ہے لولاک
لما خلقت الکونین اور کونین مین افلاک بہی داخل ہے اور نقل حدیث بالمعنی
درست ہے لیکن آپ تابع الفاظ ہین معنی سے کچہہ کام نہین رکہتے چونکہ
ظاہر را گرفتند احمقان * وان دقایق ماند از ایشان پرنہان * **قولہ** تیسری
تفسیر مولوی صاحب کی تفسیر دانی الخ **اقول** بغوی منسوب ہے طرف بغشور کے کہ
ایک قریہ ہے کہ امام بغوی ساکن وہان کے ہین تو بغوی آدمی ہین مولانا نے بعض
مقام پر بطریق مجاز بالحذف کی کتاب مراد لیا ہے جیسا کہ واسئل القریہ مین
مراد اہل القریہ ہے اسی طرح مولانا نے صاحب بغوی سے مراد صاحب کتاب بغوی
لیا ہے یہہ تفنن عبارت مولانا ہے اور کمال بلاغت اور بیان ہے بیان کے معنی
ادا کرنا کلام واحد کا طریق متعددہ سے ہے اور چونکہ آپکو علم سے کچہہ بہرہ نہین اور
فصاحت اور بلاغت سے واقفیت نہین اسوجہ سے یہہ اعتراض ہے المرء عدو
لما جہل *

قولہ چوتہے علم اصول الخ **اقول** ہمارا اصول اور ہے اور آپکا اصول اور ہے مولانا کو
آپ کے اصول پر کچہہ توجہ نہو مگر اپنے اصول حنفیہ کے عالم ہین مولانا کا اصول یہہ ہے
کہ جو احکام مسلمانون کے واسطے نازل ہوئے اونمین بنظر عموم لفظ سب مسلمان
شامل ہین جیسا احکام صوم وصلوۃ اور حج زکوۃ وغیرہ اور آپ کا اصول یہہ ہے
کہ جو احکام دنیوی یا اخروی کفارون کے واسطے نازل ہوئے ہین اونمین
آپ ایسے مسلمان بہی شامل ہین یہہ اصول ہمارا نہین ہے بلکہ اسی اصول کے
رد کے واسطے مولانا نے تقویۃ الایمان کو رد کیا ہے اگر آپ نے کسی کتاب
اصول مین دیکہا ہو کہ احکام کفار مین بوجہ عموم لفظ کے مسلمان بہی شریک ہین

دگر نہ شاہ من ازکس نباں نیست **قولہ** اول قران مجید جناب معترض صاحب الخ
اقول یہہ غلطی کاتب کی ہے کہ مطبع مین ہوئی دامن مولانا کا لوث ایسے غلطی سے
پاک ہے مولانا کہ بفضلہ حافظ قران ہین ایسی غلطی اونسے خلاف قیاس ہے اور خلاف
قیاس پر اعتماد کرنا کام ضعیف العقلونکا ہے اگر چھاپے کی غلطیان آپکے رسالہ
گرفت کیجاوین تو یہہ رسالہ ایک دفتر عظیم ہوجاوے فقط آپکی غلطی جا بجا گرفت کیجاتی
ہے سب غلطیون کا اگر بیان ہو تو اوسکے واسطے ایک دفتر چاہئیے آپ اور آپکے بعض
احباب غلطی پر خندہ زن ہین اور خوشی سے پھولے نہین سماتے حالانکہ عقل کے
نزدیک ایسی غلطی کی گرفت موجب خفت ہے **قولہ** اگر اور کسی قران کے حافظ ہوتے
تو مضایقہ نہین الخ **اقول** بالفرض اگر غلطی کاتب کے نہو اور مولانا کی غلطی ہو تو مقتضائے
بشریت انسان سے غلطی پڑہنے قران اور تحریر مین ہوئی ہے بڑا تعجب ہے کہ جس
قران کے مولانا حافظ ہین اوسپر آپکو ایمان نہین ہے آپ اوسکو دوسرا قران تعبیر
فرماتے ہین حالانکہ مولانا تو اوسی قران کے حافظ ہین جو پیغمبر خدا صلعم پر نازل ہوا ہے
آپکا ایمان کہان باقی رہا اور بڑا تعجب ہے کہ آپ اس قرآن کی تحریف کے قایل ہوئے
اور آیت انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کو بالکل بھول گئے اور یہہ
نہین جانتے کہ قران شریف مین تحریف نہین ہوسکتی اور مسلمان تو اسقدر خوب
جانتے ہین کہ اگر کسی مقام پر بمقتضائے بشریت سے غلطی ہوئی تو حقیقت قرآن کی نہین
زایل ہوتی **قولہ** دوسری حدیث شریف آپکی اس رسالہ مین دو حدیثین الخ **اقول**
حدیث اول یاخلق اللہ نوری مدارج النبوہ مین جو تصنیف شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے
ہے موجود ہے اوسکو وہ حدیث صحیح فرماتے ہین آپ نے چونکہ بہار دانش یا مولوی
غلام امام شہید کے مولود سے زیادہ نہین پڑھا اسواسطے آپ جانتے ہین کہ انہین
کتابون سے یہہ حدیث لیا ہے مدارج النبوة وغیرہ کبھی نہین دیکھا ورنہ ایسا اعتراض

بھی مولانا کی ایراد کا منشا ہے **قولہ** ساتوین علم صرف اور نحو ان دونون علمون مین الخ **اقول** صفحہ ۳ سطر ۱۴ اور ۱۵ — ازالہ الشکوک مین دیکھا گیا کوئی غلطی صرف اور نحو کی نہین ہے بلکہ آیۃ قرآنی معہ ترجمہ کی مسطور ہے پھر ایک تہمت اور دروغ بے فروغ ہے اگر غلطی بھی تو تصریح ضرور تھی ✤

قولہ نوین علم تصوف الخ **اقول** اقوال صوفیہ کرام سے مولانا کی کتاب مین ذرہ بھی مخالفت نہین اُنکو شعور اور سلیقہ مولانا کے کلام کے سمجھنے کا نہین ہے آپ مین اور با مین فرق نہین کرسکتے آپ موافقت اور مخالفت کلام مولانا کی کیا جانین جیسا بعض ظاہر یہ دقایق کلام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نہین سمجھتے اوسکو مخالف حدیث کہتے ہین اسی طرح اُنکی فہم سے اُنکو کلام صوفیہ سے کیا مناسبت جناب تو منکر صوفیہ ہین اگرچہ اعتقاد صوفیہ سے ہوتا تو تقویۃ الایمان پر کہ فقہای اور صوفیہ پر سیف برہنہ ہے ایمان نہ لاتے اُنکو مذاق صوفیہ سے کچھ آگاہی نہین چہ داند بوزنہ لذات ادرک ✤

قولہ دسوین علم تواریخ شعرا اور کتب درسیہ فارسیہ الخ **اقول** عرفی شیرازی شیعی کو صوفیہ شمار کرنا مشعر نقصان کتب درسیہ فارسیہ نہین اور یہہ امر متعلق شعر و سخن نہین جایز ہے کہ عرفی مذہب صوفیہ رکھتا ہو اس لیے کہ شیعہ اور صوفیہ مین منافات نہین بعض شیعہ مذہب صوفیہ رکھتے ہین اور صوفیونکی قابل ہین چنانچہ بعض علما سے سنا گیا کہ صدر الدین شیرازی مشرب صوفیہ رکھتا تھا عرفی کا تصوف اکثر اوسکی اشعار سے مترشح ہوتا باقی ولی اللہ ہونا امر آخر ہے لیکن آپ معنی اشعار عرفی کیا سمجھینگے اور صفحہ ۱۵۲ — اور سطر ۴ و ۵ مین دیکھا گیا اوسمین تو عرفی کو کہین صوفی نہین لکھا یہہ بھی ایک دروغ بے فروغ ہے **قولہ** گیارہوین حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ الخ **اقول** حضرت غوث پاک نے فتوح الغیب مین

تو اوسکو دیکھا دیجئے ورنہ کالاہی بدبرِشش خاوند **قولہ** پانچوین علم فقہ اس علم مین مطلق مداخلت نہین معلوم ہوتی الخ **اقول** جناب مولانا کی مداخلت علم فقہ تو اظہر من الشمس امین من الامس ہے ع مفسر محدث فقیہ و کلیم * ادیب خطیب لبیب و حکیم * چو با فخر رازی و ابو علی * دہم نسبتش باشد از جاہلی * کہ بودند آنہا ادیب و طبیب * یکے راند علم معنی نصیب * بنازم کہ حکمت پناہی کند * کہ در فقر خود بادشاہی کند * وقارش فزون تر ز قطب سماست * پے خیمہ دین چو اوتاد ہاست * ستون شریعت ز دستش بپا * محل سلوک از رخش پر ضیا * ز قلزم فزون است فیضان او * کہ تشنہ لبان از رہ چار سو * ارادت بدین چشمہ آوردہ اند * بدلخواہ خود فیضہا بردہ اند * باقلیم جان شاہ ازادہ آند * در ایدون خداوند سجادہ اند آفتاب پر خاک ڈالنے سے اپنی ہی منہ پر پڑتی ہے آج چھتالیس برس سے اس شہر مین مولانا کے فتوے اور تصانیف جاری ہین دوسرے شہر دور دراز سے مولانا کے پاس استفتے دستخط کے لئے آتے ہین اور مولانا کو دونون معنی کفر کے معلوم ہین لیکن یہہ کہان سے معلوم ہوا کہ صاحب تقویۃ الایمان نے کفر سے ارادہ کفر دون کفر کیا ہے بلکہ ترجیح اول کو ہے **قولہ** فتاوے قاضی خان الخ **اقول** قاضی خان نے علم غیب کے جن و انس سے نفی مطلق نہین کی بلکہ اوس سے بدلیل آیۃ لکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء کے اور انبیا اور جسکو خدا چاہے مراد ہے **قولہ** جیسے علم عقاید الخ **اقول** اول صاحب تقویۃ الایمان کے اکثر اقوال کی بنیاد اس کفر پر ہونے کی کوئی دلیل نہین ہے فقط آپ بات بناتے ہین اور واسطے دفع الزام کی تاویل کرتے ہین اور بالفرض وہی مراد ہو جیسا آپ تحریر فرماتے ہین مگر صاحب تقویۃ الایمان اپنے اکثر اقوال پر کوئی دلیل نہین لکھتے بلکہ محض اپنی راے سے لکھتے ہین کوئی سند اقوال مفسرین اور شارحین سے نہین لاتے اور

دوسرے بدعت سیئہ کہ جسکی کچھ اصل ادلہ اربعہ سے نہ پائی جائے بلکہ باتفاق علما اوسمیں
مردا اور انکار روا رکھا ہے جیسا تعزیہ داری وغیرہ اور رسوم کفار کی شادی اور غمی میں کرنا
اور اگر غنیۃ الطالبین میں غوث پاک نے کہیں محفل میلاد شریف یا ایصال ثواب یا اشغال
اور اذکار اوراد اور صوفیہ کو بدعت لکھا ہو تو نشان دیجئے ورنہ خرط القتاد

قولہ بارھوین اقوال حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ الخ **اقول** اگرچہ مولانا نے اقوال امام
ور صاحبین کے نہیں لکھا لیکن جو کچھ لکھا ہے اونہیں کے قواعد سے لکھا ہے نام لکھنے
کی کچھ ضرورت نہیں ہے اور جو امام ابوحنیفہ سے مروی ہے لا ینبغی لاحد ان
یدعو اللہ الا بہ اس سے نفی توسل بغیر اللہ کی نہیں ہے بلکہ معنی اوسکے یہ ہیں کہ نہیں
سزاوار کسی کو کہ پکارے خدا کو مگر ساتھ ذات اور صفات اور اسما اوسکے کے اور اوسکے
ساتھ دوسرے کو شریک نہ کرے جیسا کہ یا اللہ اور یا غوث پاک ہر دو بلاو کہ شایبہ شرک
کے ہے ورنہ توسل بغیر اللہ خود رد المحتار حاشیہ در المختار میں لکھا ہے قد یقال انہ
لاحق لهم وجوبا على الله تعالى لكن الله سبحانه وتعالى جعل
لهم حقا من فضله او يراد بالحق الحرمة والعظمة فيكون من باب
الوسيلة وقد قال الله تعالى وابتغوا اليه الوسيلة وقد عد من
آداب الدعاء التوسل على ما في الحصن انتهى جب آپکو سلیقہ کلام فقہا کے سمجھنے کا
نہ تھا تو اس قدر تکلیف اوٹھانیکی کیا ضرورت تھی اور ناحق آپ مضحکہ عقلا ہوئے
جو کوئی دیکھتا ہے آپکی اوٹی [illegible] ہنستا ہو [illegible] ہے کہاں آپ اعظم گڈھی اور کہاں سلیقہ
فہم مضمون [illegible] ایک [illegible] کشف [illegible] شناختی تمہاں [illegible] ست

قولہ [illegible] **قولہ** [illegible] عظمت رسول کریم الخ **اقول**
آپ جو مولانا [illegible] سے ادبی [illegible] کہتے ہیں مقابلہ
اسکے [illegible] مولانا [illegible] تقویۃ الایمان کی عبارت [illegible] بے ادبی ثابت کیا ہے تو

یہہ فرمایا ہے لیس الشرک عبادۃ الاصنام فحسب بل متابعتک
لھواک الشرک لیکن یہہ تو نہین لکھا کہ کوئی یارسول اللہ کہے یا یا شیخ
عبدالقادر جیلانی شیأ للہ کہے یا کسیکو شہنشاہ یا مالک املاک کہے تو شرک ہوجاتا ہے
کہ آپ کے مفید مطلب ہو مقصود غوث پاک کا یہ ہے کہ صوفیہ کے نزدیک شرک دو قسم ہے
ایک جلی وہ عبادۃ اصنام اور شرک فی الالوہیۃ ہے کہ اسکو سب مسلمان سمجھتے ہین دوسرا
شرک خفی کہ خواص عرفا اوس سے احتراز کرتے ہین جیسے اتباع ہوائے نفسانی اور
حضرت سعدی شیرازی رحمۃ علیہ فرماتے ہین ؎ درین نوعی از شرک پوشیدہ ہست
کہ زیدم بیازرد و عمرم نخست + پس اگر صاحب تقویۃ الایمان نے شرک سے قسم اول
مراد لیا ہے تو بھی نزاع ہے اور اگر قسم دوسری شرک خفی مراد لیا ہے جیسا انکے کلام
سے مفہوم ہوتا ہے تو انکی اور ہمارے کچھ نزاع نہین آپ تقویۃ الایمان کے آخر مین دیکھ
لیجیے کہ جسقدر شرک انھین مسلمانونکی نسبت مذکور ہین سب شرک خفی ہین پس جھگڑا
اور اسکے فیصلہ ہو گیا +

قولہ اگر مولوی صاحب اوسکو دیکھتے تو بدعات کے گرد نجاتے اور نہ اسقدر رسوم
کی حمایت فرماتے **اقول** مولانا بڑی متقی ہین اور بدعات قبیحہ و محدثات شنیعہ سے
نہایت دور بھاگتے ہین لیکن موافق مذہب جمہور اور اہل سنت و جماعت کے دو قسم
جانتے ہین ایک بدعت حسنہ کہ قرون ثلثہ مین پائی گئی یا بعد قرون ثلثہ کے لیکن اصل
اوسکی کسی دلیل شرعی سے منجملہ ادلہ اربعہ کے پائی جاتی ہے جیسا محفل میلاد شریف بشرطیکہ امور
شنیعہ سے خالی ہو کہ اصل اوسکی ذکر فضایل رسول خدا صلعم اور بیان معجزات اور میلاد شریف اور
معراج شریف ہے یا فاتحہ اور سیوم اور عرس بشرط خالی ہونے امور شنیعہ کے یہہ وجہ ہے
کہ اصل اسکی ایصال ثواب عبادت مالی اور بدنی ہے کہ ثبوت اوسکا احادیث مشہورہ
سے ہے اور دوسرا اسکے جیسا مدارس وغیرہ اور اشغال اور اذکار مستنبطہ صوفیہ کرام ہے اور

بیان بدعت حسنہ

قرب خدا ٭ ہر کہ از راہ ادب گیرد کنار ٭ بہرہ نے یابد ز لطف کردگار ٭ در تواضع ہی
ادب اندر جہان ٭ رایت تو بگذرد از آسمان ٭ گر ادب در جلشے داری نگاہ ٭ ہمگیان گنج ہی
ز خاصان الہ ٭ گوش کن از گوش دل آیۂ الیقین ٭ مولوی فرمود در تسلیم اینچنین ٭ از خدا
خواہیم توفیق ادب ٭ بی ادب محروم گشت از لطف رب ٭ از ادب پر نور گشت این فلک
وز ادب معصوم و پاک آمد ملک ٭ بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد ٭ بلکہ آتش در ہمہ
آفاق زد ٭ آیت جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا مقتضے اس بات کے ہے کہ ہم بھی مطابق آپ کی
کلام مہذب لکھیں لیکن بلحاظ فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ کے ہم قدم تہذیب
سے باہر نہیں رکھتے اور کوئی کلام غیر مناسب آپ کی شان کے نہیں لکھتے لیکن اگر
بلحاظ ع چو با سفلہ گوئی بلطف و خوشی ٭ فزون گردش کبر و گردن کشی ٭
کوئی کلمہ خلاف آپ کی طبیعت کے سرزد ہو جاوے تو عفو فرمائیے گا اور ہمکو گمان غالب
ہے کہ اب جو صاحب اس رسالہ کا جواب لکھیں گے اس فقیر پر تقصیر کے حق میں کوئی
دقیقہ مذمت کا نہ اوٹھا رکھیں گے اس واسطے کہ ہمارے استاد کا لحاظ نکیا ہمارا
پاس کیونکر کرینگے لیکن ہمکو اسکا کچھ غم نہیں ہے صبر کرینگے تین وجہ سے اول یہ
کہ ہم نے اپنے نفس کو مولانا کی واسطے سپر تیر اہانت کا کر دیا جسکو جو کچھ کہنا ہو ہمکو
کہے مولانا کو نہ کہے دوسرے یہ کہ خدا کے نزدیک بہتر ہونا چاہیئے خلق جو چاہیے سو کہے
نیک باشی و بدت گوید خلق بہ کہ بد باشی و نیکت گوید تیسرے ثواب اور درجہ صابرین کا
بڑا ہے ان اللہ مع الصابرین **قولہ** پوری کتاب ترقیم فرماویں **قول** یہ کیونکر
ہو سکتا ہے کہ پوری کتاب کا جواب دیا جاوے اپنے حضرت مولانا کی مذمت میں
جو کلام گستاخانہ لکھا ہے ہمکو جواب اوسکا لکھنا منظور نہیں ہے ع بدی را بدی سہل
باشد جزا ٭ اگر مردی احسن الی من اساء ٭ بلکہ صبر کرکے حوالہ بخدا کرتے ہیں اسکی
جزا آپ اوسکے حضور میں پاوینگے ان اللہ مع الصابرین **قولہ** اسطرح قول بلا دلیل کو

دونون عبارتون مین بڑا فرق ہے مولانا نے ترجمہ لفظی یا حدیث کا موافق محاورات
کے کیا ہے کہ واحد کے واسطے ترجمہ واحد کا اور جمع کے واسطے ترجمہ جمع کا جیسا کہ مولوی
عبدالقادر صاحب وغیرہ نے ترجمہ آیتون کا کیا ہے اور جو لفظ کہ صاحب ترجمہ نے
اون کو ان حضرت پر اطلاق کیا ہے اور صاحب تقویۃ الایمان نے اپنی عبارت مین
بے ادبی کیا ہے دونون مین بڑا فرق ہے اور درود کا لکھنا ہر مقام پر ساتھ
نام حضرت کا آداب واجبات سے نہین ہے بلکہ مستحبات سے ہے اور موجب ثواب
ثواب کا ہے پس ترک مستحبات کا ملام نہین آپ کیونکر بلا وجہ ملامت کرتے ہین
قولہ صفحہ جناب مولوی صاحب اور اون کے ہواخواہون کے خدمت بابرکت مین یہ
گذارش ہے کہ اگر میرے ان کا تعرف پائین تو جوابات لکھین اور اسکی سند مین قول علمائ
مجتہدین الخ **اقول** ہم جوابات لکھتے ہین اور اسکی سند قول علمائ مجتہدین اور ائمہ
مفسرین اور مسئلہ مفتی بہا سے معہ نام کتاب کے لکھتے ہین مگر ان سب امور کے لکھنے سے
آپ کے مقابلہ مین کیا فائدہ ہے اسواسطے کہ آپ اقوال مجتہدین کو تسلیم نہین کرتے اس
لئے کہ آپ کسی کے مقلد نہین ہین بلکہ اپنی خود رائے اور خود پسندی پر عمل کرتے ہین اگر
آپ اقوال مجتہدین اور ائمہ مفسرین کو تسلیم کرتے تو جواب ازالۃ الشکوک کا کہ دلائل
مسائل سے مملو ہے ارادہ کرتے **قولہ** صفحہ اور کلمات مہذبانہ و شریفانہ سے قدم باہر
نہ رکھا دین **اقول** آپ نے خوب کلام مہذبانہ اور شریفانہ بہ نسبت مولانا کے لکھا
ہے اور خوب اپنی شرافت ظاہر کی ہے آپ کی شرافت مرکب شر اور آفت سے ہی اور بے ادبی
ثمرہ ظہور مین آیا پھر آپ کیا امید کلام مہذب کے رکھتے ہین حیف آپ کو مولانا کی بزرگی
اور وقار اور کبر سن کا بھی نہ خیال آیا اور کلام بے ادبانہ لکھا اب آپ مثنوی معنوی کا
فیض ملاحظہ فرمائے اور اسپر کاربند ہوجئے **ع** از ادب زندیق صدیقی شود +
بے ادب صدیق زندیقی شود + مرد باید از ادب راہ بدن + بلکہ باید از ادب

اور جبزو ہر سورہ ہی نزدیک امام شافعی کے آپ ہی انصاف فرمائے جب
آپ نے بسم اللہ کو غلط کہا آپکا ایمان کہاں باقی رہا مصرعہ بدین فہم
دانش بباید گریست * قولہ صف صلہ توفیق کا ساتھ لام کے آتا ہے نہ
ساتھ باکے اقول پہلے آپ اپنے ہوش کی دوا کرین اور دیناؔ الاشرف
پڑہین بعد اسکے مولانا کے کلام سمجھنے کا ارادہ کرین استعمال توفیق کا کبھی
باکے ساتھ آتا ہے اور صلہ لام کا محذوف ہوتا ہے جیسا قرآن شریف
مین وارد ہے وما توفیقی الا باللہ اور بیضاوی شریف مین تفسیر
اسکی یہہ لکھی ہے وما توفیقی لاصابۃ الحق والصواب
الا بہدایتہ ومعونتہ اور کلام مولانا کے یہہ ہین ووفقنا
بمعونتہ اقرارہ باللسان وتصدیقہ بالقلوب و
الجنان لاصابۃ الحق والصواب یعنے توفیق دیا خدا نے
ساتھ مدد اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب کے واسطے پہونچنے حق اور
صواب کے قولہ صف یہہ عبارت مختل ہے اقول یہہ عبارت ہرگز مختل
نہین آپ کے حواس مختل ہین اور دماغ مین خلل ہوگیا ہے باحسن الدلائل نہ متعلق
ہے اسس سے اور نہ عقاید سے بلکہ متعلق ہے حمد سے اور اس مین کچھ قباحت
نہین قولہ صف لفظ ہم اگر بغرض تخصیص ہے تو دروغ والا فضول بیفروغ ہی
اقول غرض تخصیص ہے اور یہہ تخصیص دروغ نہین ہے اسواسطے کہ جسقدر
استیصال شرک اور کفر اور جہاد آل اور اصحاب سے خصوصا حضرت عمر رضی اللہ
عنہ سے وقوع مین آیا ہے اور جسقدر فتح اقالیم اور بناء مساجد اور منابر اور مسلمان
بنانا مشرکون اور کافرون کا آل اور اصحاب کے ہاتون ہوا اور جسقدر آل اور
صحابہ نے ان امور مین کوشش کی ہے بعد آل اور اصحاب کے کس سے یہہ

یا بہ اعتبارت ساقط الخ **اقول** اگر آپ قول بلا دلیل کو پا یہ اعتبار سے ساقط جانتے تو اقتوتیہ الایمان پر کیوں ایمان لاتے ہین کہ کوئی سند اقوال مجتہدین اور علماء ماہرین کی نہین لاتے۔ اسے سے جیسا جا ہئیے پہلے کہہ **قولہ** بعض احباب نے لکہا ہے **اقول** ان بعض احباب کو ہم خوب جانتے ہین ع من خوب می شناسم طفلان پارسا را ✤ بڑے ذات شریف ہین قول اور فعل اونکا یکسان نہین ہے ع در برابر چو گوسپند سلیم ✤ در قفا ہمچو گرگ مردم در ✤ ع دو سہرین ہوسے او زبانے دگر ست ✤ ہیہات سمجھے گا کہ بعض احباب کو کوئی نہ پہچانے گا ع ہر رنگے کہ خواہد جامہ پوشد ✤ من انداز قدت را می شناسم ✤ اپنے ذہن ناقص مین اپنے کو بوجہ کم سنی و ناتجربہ کاری کے عالم محقق سمجھتے ہین اور جناب علامہ زمان فخر ہندوستان مقبول خاص و عام سے جو اونکے باپ کے برابر ہین در پردہ قصد مقابلہ کرتے ہین ع جام چہلکا تو یہ معلوم ہوا ✤ یعنے کم ظرف اوبل پڑتا ہے اور انکی مثل یہ ہے ع بس ہین چینگی قال جالوا اللّٰہ گہڑی ہمکو اور آپ کو ہنر اگر آپ تماشا دیکھتے ہین اور آپ ایسے سادہ لوح کہ اونکے ابلہ فریبی مین آگئے اور اونکے اغوا سے عجالہ لکہا انجام کو خیال نکیا کہ اسکا مال کیا ہے **قولہ** صفہ اس کتاب مین جناب مجیب حافظ صاحب کی عبارت کی بہی بخوبی تردید کیجائیگی آپ کیا اور آپ کے مجیب حافظ صاحب کیا آپ کو ایسے مجیب سے احتراز چاہئیے ع مار بدجانی ستاند از سلیم ✤ یار بد آرد سوے نار جحیم ✤ مار بد زخم از زند برجان زند ✤ یار بد بر جان و بر ایمان زند ✤ از چنین ہمراہ بد دوری گزین ✤ زینہار اللّٰہ اعلم بالیقین ✤ **قولہ** صفہ سبحان اللّٰہ اول بسم اللّٰہ غلط **اقول** مصرعہ طفل غارتگر دین است خدا خیر کند۔ معاذ اللّٰہ آپکا کیا ایمان ہے آپ اول بسم اللّٰہ کو غلط بتاتی ہین حالانکہ بسم اللّٰہ ایک آیتہ ہے قران شریف سے نزدیک امام ابوحنیفہ کی

نہیں ہین بنا یا اور روزہ کی اجازت کس سے لیا کرین واہ رے تیری فہم ودانش اور واہ رے تیرا علم وشعور **قولہ** صفحہ دوسرے یہہ کہ اس کتاب مین آپ نے جو اکثر مقامات مین آیات واحادیث کے معانی ومضامین اپنے راے سے استنباط فرمائے ہین **اقول** جو علما کہ مجتہد فی المسائل ہین وہ جن مسائل مین امام سے تصریح نہین ہے موافق قواعد اور اصول کے استنباط احکام کرسکتے ہین جیسا کہ رد المحتار اور طحطاوی مین در باب طبقات مقلدین کے لکھا ہے الثالث طبقة المجتهدين في المسائل التي لا نص فيها عن صاحب المذهب كالخصاف وابي جعفر الطحاوي وابي الحسن الكرخي وشمس الائمة الحلواني وشمس الائمة السرخسي وفخر الاسلام البزدوي وفخر الدين قاضي خان وامثالهم فانهم لا يقدرون على المخالفة لا في الاصول ولا في الفروع لكنهم يستنبطون الاحكام في المسائل التي لا نص فيها على حسب الاصول والقواعد انتهى + اور ہمارے جناب مولانا بھی منجملہ مجتہدین فی المسائل کے ہین اگر مولانا نے استنباط فرمایا تو کیا عجب ہے **قولہ** تیسرے یہہ کہ بیشتر مقام مین معالم وتفسیر کبیر وغیرہما سے جنکے مصنفین حنفی نہ تھے استناد کی ہے جو بموجب زعم ملا زمان آپکے سراسر مخالف منصب تقلید ہے الخ **اقول** ہم مقلدین امام ابو حنیفہ کی نزدیک واسطے رفع اختلاف کے دوسری امام کی مسئلہ پر عمل کرنا درست ہے بشرطیکہ اسپنے امام کے نزدیک کراہیت لازم نہ آوے اور یہہ مخالف منصب تقلید کی نہیں اسواسطے کہ دوسرے امام کی مسئلہ پر عمل کرنا بحکم اپنے امام کے بشرط عدم منافات کے مستحب ہے جیسا کہ در مختار مین در باب عدم انتقاض وضو مس ذکر اور عورت سے لکھا ہے ولكن يندب بالخروج من الخلاف

ف بیان مجتہد فی المسائل

ف بیان عمل بقول دیگر امام بوقت ضرورت

امور وقوع مین آئے ہین بنظر ان مجاہدات آل اور اصحاب کے یہہ تخصیص بہت
راست اور درست ہے ظاہرا آپ کو سیر اور تواریخ سے بہی آگاہی نہین ہے
قولہ صفہ اس قول سے کیا غرض ہے اگر یہہ مراد ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رح کے
مقلد ہین تقلید شخصے وجوباً الخ **اقول** ہان مولانا مقلد ہین امام حنیفہ رح کے
تقلید شخصے وجوباً اور یہہ دعوے کسی وجہ سے غلط نہین ہے کہ بیان اوسکا آگے
آویگا فانتظرہ **قولہ** صفہ ایک یہہ کہ اس کتاب کو آپنے تالیف فرمائی امر دینی سمجھتے
ہوئے تکے اسکی اجازت خاص حضرت امام خواہ اصحاب اونکے سے کہان حاصل کی
ہے **اقول** آپ چونکہ لا مذہب غیر مقلد ہین آپکو معنے تقلید کے بھی آجتک نہین
معلوم ہوئے اسی وجہ سے آپ نے تقلید ترک کی ہے معنی تقلید کے یہہ ہین
کہ قبول کرنا قول غیر کا بلا معرفت دلیل واسطے عمل کے جیسا کہ جمع الجوامع مین ہے
التقلید اخذ القول من غیر معرفۃ اصلہ اور ہم لوگ مقلدین
اقوال امام ابوحنیفہ کو امور دینی مین کہ جو مرجح امام یا صاحبین کے ہین اور روایات
اونکے کتب فقہ مین متصل الاسناد محفوظ امام سے چلی آتی ہین تسلیم کرکے اوسپر
عمل کرتے ہین اور درمختار مین واسطے امر بالمعروف کے لکھا ہے فالامر بالمعروف
علی ہذا اور قرآن مجید مین وارد ہے **واقم الصلوۃ وامر بالمعروف
وانہ عن المنکر** اور حکم کرنا امر دینی کا زبان سے ہو یا قلم سے امر بالمعروف
مین داخل ہے اور معلوم نہین کہ آپ نے یہہ معنی تقلید کے کس کتاب فقہ یا اصول
سے نکالا ہے کہ ہر کام مین خاص امر دینی مین امام اپنے یا اون کے اصحاب سے اجازت
لے جب نماز پڑھنا ہو تو امام صاحب سے اجازت لاوے اسیطرح جب روزہ
رکھنا اور زکواۃ دینا ہو تو پہلے امام صاحب سے اجازت لاوے امام صاحب بلین
تو نماز و روزہ ترک کرے شاید آپنے اسی وجہ سے ترک تقلید کیا ہے کہ امام تو موجود

پڑہا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک نماز نہوی بسبب خون نکلنے کے اور امام شافعی کے نزدیک نماز درست نہوی بوجہ مس ذکر کے وزا کتب حنفیہ حاشیہ شافعی وغیرہ دیکھئے کہ آپکو معنی تلفیق کے معلوم ہون اور اسقدر خاکسار سے یہہ تحقیق یاد رکہئے تا آیندہ کام آوے حاشیہ شامی مین لکہے قوله وان الحكم الملفق الخ والمراد بالحكم الحكم الوضعي كالصحة مثاله متوضئ سال من بدنه دم ولمس امرأة ثم صلى فان صحة هذه الصلوة ملفقة من مذهب الشافعي والحنفي والتلفيق باطل فصحته منفية قوله صف آپ چند اقوال حضرت امام اور علماء اعلام الخ اقول اون اقوال پر ہمارا عمل کامل ہے بلکہ آپ اوسکے بالکل مخالف ہین اور ناحق آپکو حنفی کہتے ہین۔ قوله صف شیخ عبد الوہاب شعرانی الخ اقول ذرا غور فرمایئے کہ آپ لوگ اپنی عقل اور راے سے جب چاہتے ہین ابو حنیفہ رح کے مسئلہ پر عمل کرتے ہین اور جب چاہتے ہین شافعی کی مسئلہ پر عمل کرتے ہین اور ہم لوگ اتباع سنت کے برابر کرتے ہین جو مسائل احادیث سے ہمکو بواسطہ امام کے پہونچے ہین اوسی پر عمل کرتے ہین اپنی راے سے مسائل کو انتخاب نہین کرتے قوله صف ونظیر ہذا ما نقله العلامة الخ اقول اذا صح الحديث فهو مذهبي کے معنی یہہ ہین کہ جسوقت صحیح ہوی حدیث پس وہ مذہب میرا ہوا یعنی مدار میرے مذہب کا حدیث صحیح پر ہی جب تک حدیث صحت کو نہین پہونچی میرا مذہب قرار نہین پایا پس معلوم ہوا کہ کوئی مسئلہ امام کا خلاف حدیث نہین ہے اور اگر اس قول کے یہہ معنی لیجیے جیسا اور لوگ سمجھتے ہین اوسکے بہی ہم عامل ہین یعنی اگر حدیث صحیح غیر منسوخ موافق اصول حنفیہ کے پائی جاے اور امام کے جانب محض راے اور قیاس ہو اور کوئی حدیث نہو اور یہہ امر موافق قواعد حنفیہ کے کمال تحقیق کو پہونچے تو ہم قول امام چہوڑکر

لاسیما اللازم لکن بشرط عدم ارتکاب مکروہ مذہبہ انتہی پس اگر مس ذکر اور عورت سے کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک ناقض وضو نہین ہے اور امام شافعی کے نزدیک ناقض ہے وضو کیا تو مستحب ہے لیکن رفع یدین رکوع وغیرہ اور آمین بالجہر اور قرأۃ پیچھے امام کے نجاسے کہ اپنے امام کے نزدیک یہہ سب مکروہ ہے اسیطرح اگر کسی مسئلہ مین اپنی امام کی روایت نپائی جائے دوسرے امام کے مذہب پر عمل درست ہے جیساکہ حاشیہ شامی مین ہے کہ اگر امام سے روایت نپائی جائے امام مالک کے مسئلہ پر عمل کرین کہ یہہ اقرب مذاہب طرف امام ابوحنیفہ رح کے ہے اسیطرح ضرورت کے واسطے دوسری امام کی مذہب پر عمل جائز ہے تفصیل اوسکی کتب فقہ مین موجود ہے آپ لامذہب غیر مقلدین اور مسائل تقلید سے محض الگ ہین تو دخل درمعقول کرنا کیا ضرور تھا یہی بجز اظہار اپنی جہالت کے کیا فائدہ ہوا **قولہ** صفحہ اگر آپ ان امور مین خود مجتہد الخ **اقول** اوپر بیان کر چکے کہ ہمارا مجتہد فی المسائل ہین اور حرمت تقلید اور تجزی تقلید شخصی لازم آتی اسواسطے کہ اون مسائل مین دوسری امام کی تقلید کرتے ہین کہ اونہین اپنے امام کی نزدیک کراہیت نہین لازم آتی اور ایسے عمل کی اجازت عام ہے امام کیطرف سے جیسا درمختار مین گذرا **قولہ** صفحہ اول یہہ کہ اسکی اجازت ثانیاً یہہ کہ الخ **اقول** واسطے تعلیم اور اجرای دین اشاعت اسلام اور اظہار حق کی اجازت عام ہے مشکوۃ شریف مین ہے بلغوا عنی ولو آیۃ اور تبلیغ احکام تحریر اور تقریر دونون سے ہوتی ہے اسمین اجازت خاص کی کیا حاجت ہے یہہ مسئلہ آپنے کہانسی استخراج کیا ہے **قولہ** صفحہ تلفیق کا دبہ اپنے ذمہ لگایا ہے **اقول** ای عزیز آجتک آپ تلفیق کے معنی نہ سمجھے اور جواب لکہنی کو آمادہ ہوگئے تصنیف کتابین اور لینے اقوال آئمہ مفسرین مین تلفیق کیونکر لازم آتی ہے تلفیق اسکو کہتے ہین کہ کسی عمل مین دو امام کے قول پر اسطرح سے عمل کرے کہ دونونکے نزدیک عمل باطل ہو جیسا بعد وضو کے خون نکلا اور مس ذکر کیا اور اسی وضو سے نماز

پس اگر امام کے نزدیک وہ ثابت ہوتی تو بوجہ کمال تدین اور عدم شائبہ نفسانی کے قبول فرمائے چنانچہ شامی وغیرہ مین لکھا ہے کہ ایک ایک مسئلہ مین اپنے شاگردون سے مناظرہ اور مباحثہ فرمائے بعد تحقیق سنت کے حکم تحریر مسئلہ کا دیتے روی الامام ابو جعفر الشہرابادی عن شقیق البلخی انہ کان یقول کان الامام ابو حنیفہ من اورع الناس واعبد الناس واکرم الناس واکثرھم احتیاطا فی الدین والعدھم عن القول بالرای فی دین اللہ عزوجل وکان لایقع مسئلہ فی العلم حتی یجمع اصحابہ علیہا ویعقد علیہا مجلسا فاذا اتفق اصحابہ کلھم علی موافقتہا للشریعۃ قال لابی یوسف اوغیرہ ضعہا فی الباب الفلانی کذا فی المیزان للامام الشعرانی قدس سرہ ونقل عن مسند الخوارزمی ان الامام اجتمع معہ الف من الصحابۃ اجلھم وافضلھم اربعون قد بلغوا حد الاجتہاد فقربھم وادناھم وقال لھم انی الجمت ھذہ الفقہ واسرجتہ لکم فاعینونی فان الناس قد جعلونی جسرا علی النار فان المنتہی لغیری واللعب علی ظہری فکان اذا وقعت واقعہ شاورھم وناظرھم وحاورھم وسالھم فیستمع ما عندھم من الاخبار والاثار ویقول ما عندہ ویناظرھم شہرا اواکثر حتی یستقر اخر الاقوال فیثبتہ ابو یوسف حتی اثبت الاصول علی ھذا المنہاج شوری لا انہ تفرد

حدیث پر عمل کرینگے ہان اگر امام کے جانب حدیث موجود ہے اور کوئی محدث اوسکو ضعیف کہتاہے اور اپنی حدیث کو صحیح کہتاہے تو ہم تسلیم نکرینگے اور مذہب امام کا اوس مسئلہ مین نہ چھوڑینگے اسواسطے کہ ہماری اصول کا مسئلہ ہے کہ جس حدیث سے مجتہد استدلال کرتاہے اوسکی تصحیح ہو جاتی ہے کما فی ردالمحتار منقولاعن التحریر اذا استدل المجتہد بحدیث کان تصحیحاً له جیسا رفع یدین رکوع اور آمین بالجہر کہ حدیث رفع اور عدم رفع اور آمین بالجہر اور بالخفض دونون وارد ہوئے ہین اور ہمارے امام نے حدیث عدم رفع اور آمین بالسر کے ساتھہ استدلال کیاہے تو ہم حدیث مقبول امام پر عمل کرینگے اور قول محدث پر لحاظ نکرینگے آپ بتلا دین کہ حنفی ہم ہین کہ تم کہ تہذیب مین رہتے ہو لاالی ہولاء ولاالی ہولاء **قوله صفہ ۹** کان الامام ابوحنیفه رحمۃ اللہ علیه تعالے الخ **اقول** مقلدین مذہب امام کی یہہ خوب جانتے ہین کہ دلائل امام ہمارے چار ہین کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس انہی جہت سے امام کے کلام پر فتوی دیتے ہین اور اونکی تقلید کرتے ہین اگر جانتے کہ سوائے ادلہ اربع کے استدلال کرتے ہین تو اونکی تقلید نکرتے **قوله صفہ ۹** قول حضرت امام کا اترکوا قولی بقول الرسول **اقول** یہہ خطاب امام کا اپنے شاگردونکیطرف ہے اسواسطے کہ مخاطب امام اونکے وہی ہین جیسا کہ حاشیہ شامی ہے فقد صح عنه انه قال اذا صح الحدیث فهو مذهبی وقد حکی ذلک ابن عبدالبر عن ابی حنیفة وغیره من الائمه ونقله ایضاً الامام الشعرانی عن الائمة الاربعة ولا یخفی ان ذلک لمن کان اهلاً للنظر فی النصوص ومعرفة محکمها من منسوخها اسوجہ آپ کے شاگردون کو جب کوئی دلیل ظاہر ہوتی تو امام کے پاس پیش کرتے

ادلہ اربعہ

[illegible]

تاکہ مقلدین بے تکلف مسایل مفتی بہ پر عمل کرین اور دلیل بھی دریافت کرین
قولہ اور ایکی اسی قول کی متعلق بہت خوب لکھا ہے بعض احباب نی الخ اقول
جو مجتہد فی المسائل موافق اصول حنفیہ کی استنباط کرتی ہین وہ حنفیت سے خارج نہین
ہوتی اور اب پر اسوجہ سے طعن کیا جاتا ہے کہ اب لوگ اپنی حرص اور ظن سے بلا تحقیق
تقلید امام کی ترک کر دیتی ہین اور احادیث موافق مذہب امام پر لحاظ نہین کرتے
اور حدیث مخالفین حدیث کو اعتبار کرتی ہین اور امام سے بدگمانی کرتی ہین کہ اونکو
حدیث نہین پہونچی لہذا مورد طعن ہوتی ہین ایسی حرکات ناشایستہ نہ کرتی تو کسواسطے
مورد طعن ہوتی قولہ اور ایسے کی متعلق دوسری عبارت بعض احباب کی بھی خالی
لطف سے نہین ہے الخ اقول بعض احباب محض نادان ہے اور اوسکو علم فقہ وغیرہ سے
بہرہ نہین ہے اسوجہ سے یہہ خرافات بکتا ہے یہہ نہین جانتا کہ سب اقوال صاحبین کے
اقوال امام ابوحنیفہ رح کی ہین کہ اونسے رجوع کیا ہے امام نی اور صاحبین نی ان
اقوال کو اونہین کے اصول سے ترجیح دیا ہے اور اسیطرح امام ابو یوسف اور امام محمد
وغیرہ رحمہم اللہ نی قسم مغلظہ کہای ہے کہ کوئی قول ہمارا نہین ہے سب اقوال
اقوال امام کی ہین جیسا کہ رد المحتار حاشیہ در المختار مین ہے فلیس لاحد منہم
قول خارج عن اقوالہ ولذا قال فی الولوالجیۃ من کتاب
الجنایات قال ابو یوسف ما قلت قولا خالفت فیہ ابا حنیفۃ
الا قولا قد کان قالہ وروی عن زفر انہ قال ما خالفت ابا حنیفۃ
فی شیء الا قد قالہ ثم رجع عنہ فہذا اشارۃ الی انہم ما سلکوا
طریق الخلاف بل قالوا ما قالوا عن اجتہاد ورای اتباعا
لما قالہ استاذہم ابو حنیفۃ وفی آخر الحاوی القدسی واذا اخذ
بقول واحد منہم یعلم قطعا انہ یکون بہ اخذ القول ابی

بذلک کغیرہ من الائمۃ اور عام مسلمان اسکے مخاطب ہین ہرینہ
ورنہ آپ صیغہ امر غایب مجہول یا معروف کا فرماتے اور تحقیق حدیث کی عامیون
اورامیون کو نہیں ہوتی ہے اور ہم اب تک بفضلہ کوئی مسئلہ حنفی کا ایسا ہین ظاہر
ہوا کہ بے دلیل ہو اگر جانب مخالف مین حدیث ہے تو جانب امام کی بہی آیت
یا صحیح حدیث موجود ہے ترک مذہب کی ضرورت کیا ہے اور مقصود امام کا یہہ ہے
کہ جو مرا قول مجتہد بے دلیل ہو تو ترک کر دو اور جو مرا قول مدلل ساتہہ دلیل کے
ہے تو کیون ترک کروگے قولہ لانہ لم یدع ہو ولا احد
غیرہ الخ اقول جیسا کہ ایمہ مجتہدین نہین دعوی کر سکتے احاطہ اون احادیث کا کہ صحیح
ہوئین بعد زمانہ ایمہ کے اسیطرح نہین احاطہ کر سکتے محدثین متاخرین اون حدیث کا
کہ صحیح ہوین اونکی زمانہ مین اور اونکا کہ صحیح ہوین قبل زمانہ اونکی کی زمانہ مجتہدین مین چنانچہ شرح
سفر السعادت مین مرقوم ہے کہ بخاری اور مسلم نے بیان کیا کہ ہمنے سب احادیث صحیحہ اپنے
کتاب مین نہین لکھا بلکہ بہت صحاح دیدہ ودانستہ ترک کر دیا ہے قولہ فکان یعنی ابا حنیفۃ
اقول سبحان اللہ کیا دیانت اور امانت امام کی ہے کہ ذرہ نفسانیت نہین ہے اسی وجہ
سے مقلدین قول امام کا بالراس والعین قبول کرتی ہین اور ذرہ شک اور شبہہ نہین
کرتی جس امام کی ورع اور احتیاط کا یہہ حال ہے وہ کبہی بدون حدیث اور دلیل
کے کوئی قول نفرمائیگا شرح سفر السعادت مین مرقوم ہے کہ امام نے فرمایا کہ لوگ
مجکو کہتی ہین کہ وہ مسئلہ رای سے اپنی کہتے ہین حالانکہ مین مسئلہ قران اور حدیث اور
اجماع صحابہ سے کہتا ہون اور ان تینون مین نہین پایا تو قول صحابہ کا لیتا ہون اگر نہین
پایا تو قیاس صحیح سے کہتا ہون قولہ لا یحل لاحد ان یاخذ بقولنا ما لم یعرف ماخذہ من
الکتاب والسنۃ الخ اقول اسیواسطی بعض بعض کتاب فقہ مین دلیل ہر ہر مسئلہ
کی ادلہ اربعہ سے مثل ہدایہ اور عینی اور مواہب الرحمن وغیرہ کی بیان کر دیا ہی تا

حنفی ہین نقص نکالتے ہین کہ اسناد روایات فقہ کے امام تک متصل نہین ہے حالانکہ اس عبارہ نے
آجتک طحطاوی اور ردالمحتار کا خطبہ بھی نہین دیکھا اوسمین اسناد روایات کے اونسے امام
ابوحنیفہ تک اور امام سے بواسطہ عبداللہ ابن مسعود وغیرہ کے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک
اور انحضرت سے بواسطہ حضرت جبرئیل کے حق تعالے تک پہونچا ہی ہے تپس اب اپنی اور اپنے
احباب کے ہوش کی دوا کیجی اور چشمہ مواد پر ہیے **قولہ** اس مقام مین پہلی عبارت
محب موصوف کے مرقوم ہوتی ہے **اقول** ظاہر ہے یہ افترا بعض محب ہے فرضا
اگر کسی مرید نے براہ ضلالت نسبت اپنے مرشد کے ایسا قول باطل کہا ہو تو وہ
قابل اعتبار نہین اور تعجب ہی کہ آپ کے محب نے قول ایسے شخص کا جو اپنی نسبت
سے فاسق اور مصداق من نکث فانما ینکث علی نفسہ ہوا اعتبار کیا اور بدون ثبوت
او صحت کامل ایسا کلمہ شان مین مولانا کے لکھا اور نجبہ فضل و کمال کا لحاظ کیا لیکن
محب کو اس سے کیا غرض تھی اونکو تو صرف تبرا بازی منظور تھی ــــہ اینہمہ ہست این
سنبر اہل حق + کاین خیال تست برگردان ورق + اصل یہ ہے کہ حضرت مولانا
نے پہلی اپنی والد ماجد سے خاندان قادریہ مین بیعت کی بعد وفات والد کے اپنی
خسر سے خاندان نقشبندیہ مین کا شراق ولمعان اوسکا از شرق تا غرب اظہر من
الشمس وابین من الامس ہے بیعت کی اور حضرت مولانا دونون خاندان کے مجمع
البحرین ہین ایسے افترا پردازی و بے ہودہ گویونسے کمال مولانا زوال پذیر نہین
ہوسکتا اور مفتری وحاسد ہمیشہ خائب وخاسر رہتا ہے ــــہ چراغے راکہ ایزد برفروزد
ہر آنکس پف زند ریشش بسوزد + **قولہ** صفحہ ۱۱ اس قول کے نقل سے حضور کے
خلاف بیانی اور تدلیس ظاہر ہوی الخ **اقول** فصبر جمیل واللہ المستعان
علی ما تصفون آپ لامذہب غیر مقلد ہین اور اپنی مذہب مین تدلیس کرتے
ہین کبھی حنفی اور کبھی شافعی اور کبھی غیر مقلد بنتے ہین ایک امر پر استوار نہین سمجھ

حنفیہ فانہ روی عن جمیع اصحابہ من الکبار کابی
یوسف ومحمد وزفر والحسن انہم قالوا ما قلنا فی مسئلۃ
قولا الا وھو روایتنا عن ابی حنیفۃ واقسموا علیہ ایمانا غلاظا
فلم یتحقق اذا فی الفقہ جواب ولا مذھب الا لہ کیف ما کان
وما نسب الی غیرہ الا بطریق المجاز للموافقۃ انتہی ترجمہ
پس نہین ہے واسطے ایک کے اصحاب ابوحنیفہ سے کوئی قول خارج اقوال امام سے
اسواسطے کہا ولوالجیہ مین کتاب جنایات سے کہا ابو یوسف نے نہین کہا مینے کوئی
قول کہ مخالفت کی ہے مینے اوس مین امام ابوحنیفہ کے مگر وہی قول کہ تحقیق کہا اوسکو
امام نے اور مروی ہے زفر سے کہا کہ نہین مخالفت کیا مینے امام کی کسی مسئلہ مین
مگر پہلے کہا اوسکو امام نے پہر رجوع کیا اوس سے پس یہہ اشارہ ہے طرف اس کے
کہ وہ نہین چلے طریق خلاف کے بلکہ کہا جو کچھ کہا اجتہادا اور رائے سے واسطے پیروی
اوس چیز کی کہ کہا اونکے اوستاد ابوحنیفہ نے اور یہہ آخر حاوی قدسی کی ہے جس
وقت لیا قول کسی کا اصحاب امام سے ہم جانتے ہین یقینًا کہ لیا قول امام کو اس سے
کہ مروی ہے جمیع اصحاب کبار اوسکے سے مثل ابو یوسف اور محمد اور زفر اور حسن کے
کہ اونہون نے کہا کہ نہین کہا ہمنے بیچ کسی مسئلہ کے کوئی قول مگر وہ روایت ہمارے
ہی امام ابوحنیفہ کے اور قسمین کہا مین اوسپر سخت قسم پس نہ ثابت ہوا اسوقت فقہ مین
کوئی جواب اور نہ مذہب سواے امام ابوحنیفہ کے جسطرح پر ہوا اور نہین منسوب طرف
غیر اوسکے کے مگر بطریق مجاز کے واسطے موافقت کے ۔

پس اسیوجہ سے قول ابو یوسف اور محمد پر عمل کرنے سے محمدی اور یوسفی نہین
کہلاتا بلکہ حنفی باقی رہتا ہے بخلاف امام شافعی کے کہ وہ مجتہد مطلق ہین اونکے
قول پر عمل کرنے سے البتہ حنفیت سے خارج ہوتا ہے پس بعض احباب جو مذہب

لوگون پر البتہ ہے اور کچھ ضرور نہین کہ اگر تصوف اور اشغال مین تابع غوث پاک
کے ہون تو حنبلی ہونے مین اور احکام ظاہر مین بہی تابع غوث پاک کی ہون
اور نہ کہین غوث پاک نے لکہا ہے کہ جو کوئی میرے سلسلہ مین بیعت
کرے وہ حنبلی ضرور ہو اور سلف سے یہی طریقہ چلا آتا ہے شافعی حنفی کے
بیعت کرتے ہین اور حنفی شافعی کے بیعت کرتے ہین اور احکام فقہی مین متبع
اپنے امام کے ہوتے ہین اہل سنت صرف اور نحو اور بلاغت مین پیروی صاحب
کشاف کی کرتے ہین اور اسی وجہ سے تفسیر کشاف کو معتبر جانتے ہین لیکن اعتزال
مین اوسکے اتباع نہین کرتے یا صرف اور نحو مین تابع رضی کے ہین اور اس سے
لازم نہین آتا ہے کہ مثل رضی کے شیعہ بہی ہو جائین آپ کی عقل کیسی چوپٹ
ہو گئی ہے کہ اسقدر آپ نہین سمجہتے اور آپ کے علم پر کیسا برف پڑا ہی کہ بالکل
افسردہ ہو گیا اور آپ کے ذہن پر کیسی صاعقہ گری ہے اجلا کر خاک کر دیا **قولہ**
مذہب اور طریقہ کی ایک ہی معنی ہین **اقول** ان دونون کے معنی لغوی
ایک ہین مگر اصطلاح کا فرق ہے نسبت مجتہدین کے مذہب اور نسبت صوفیہ
کرام کے طریقہ کہتے ہین **ولا مناقشہ فی الاصطلاح قولہ** موجب حکم
امام میران پیر اصول فقہ کے قران اور حدیث کو ساتہہ اجماع و قیاس کے
نصب العین رکہتا ہون **اقول** سبحان اللہ اپنے موہنہ میان مٹہو **ع**
ثنا خود بخود گفتن نمی زیبد ترا صاحب * زنان ار پستان خود مالد خطوط نفس کے باید
آپ کے علم اور فہم کا تو یہہ حال ہے کہ مذہب اور طریقہ مین فرق نہین جانتے
اور اس اصطلاح سے واقف نہین اور موضوع فقہ اور تصوف مین امتیاز
نہین اور پہر دعوی قران اور حدیث فہمی کا کرتے ہین ایسی سمجہ نے
تو آپ کو اور آپ کے بعض احباب کو گمراہ کیا اور اتباع تفسیر سلف سے

بموجب المرء یقیس علی نفسہ کے حضرت مولانا پر بھی بہتان بدلیس باندھتے ہین ؂
قولہ اب چند باتین حضرت پیران پیر عبد القادر جیلانی کے پیش کرتا ہون۔
اقول جو موعودہ باب مذمت بدعت کے غنیۃ الطالبین سے آپ نقل کرتے ہین
اوس سے زیادہ مولانا کو مذمت بدعت کی معلوم ہے آپ کی حاجت نہین مولانا بدعت
سیئہ کو نہایت برا جانتے ہین جس جگہ تقریبات شادی وغیرہ مین باجہ وغیرہ ہوتا ہے
اور رسوم جاہلیت عمل مین آتی ہین اوسمین شریک نہین ہوتے ہان بدعت حسنہ کو
جسے اہل سنت وجماعت کا اتفاق سے جائز رکھتے ہین مثل انعقاد محفل میلاد شریف
اور ایصال ثواب عبادت مالی اور بدنے کی اب لوگ البتہ بدعت حسنہ کی دشمن ہین
اور سوم چالیسوان اور صدقات اور خیرات میرات کو موقوف کر دیا اور مراد حضرت پیران
پیر کی بدعت سے بھی بدعت سیئہ ہے بدعت حسنہ نہین اس وجہ سے کہ اکثر اذکار
اور اشغال پیران پیر کے ہیئت مخصوصہ اور اوقات مخصوصہ کے ہین کہ اوسکا ثبوت قطعی
پیغمبر اور سنت سے نہین پایا جاتا اور اب لوگ سنت اور بدعت اور بدعت حسنہ
او تیمیہ مین امتیاز کیجئے اور گردن انصاف کی نہ ماری حضرت سلامت جیسا کتاب اور سنت
مین احکام خمسہ واجب اور مندوب اور مباح اور محرم اور مکروہ پائی جاتی ہین بدعت
مین بھی یہ احکام خمسہ موجود ہین جیسا کہ قریب آیا ہے **قولہ** ہان بنا بر آپ کے قرار
داد کی ایک مشکل البتہ آپ کو درپیش ہوگی **اقول** یہہ آپ لڑکون کیسی
باتین لکھتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو ذرا بھی علم کا نہین ہے اگر مولانا حنفی
ہوئے اور قادری ہوئے اور حضرت غوث پاک حنبلی ہوئے تو اسمین کیا
اشکال ہے حال یہہ کہ حضرت مولانا احکام شرعی فقہی مین حنفی ہین حنبلی نہین
ہین کہ اشکال پیدا ہو جیسا آپ لوگ ہین کہ آپ لوگ حنفی اور شافعی اور
حنبلی بھی ہین بسبب اسکے کہ تقلید شخصی کو ضروری نہین جانتے یہہ مشکل آپ

کہ ضعف نظر مستلزم سلب نظر کا نہیں بلکہ ضعیف البصر نظر کرنے سے بالکل معذور نہیں
جب آپ کے فہم و دانش کا یہہ حال ہے کہ آپکو امتیاز مابین فاقد البصر و ضعیف البصر
کی نہیں پس تحریر جواب سے غرض خاص آپکے یہہ معلوم ہوتی ہے کہ آپ سب
لامذہبوں میں پیش پیش ہوں گو اور علما یگانہ آپ سے بیگانہ ہوں مگر جہلا بیگانہ نہ
آپ کے خویش ہوں **قولہ** اس مقام پر کیا عمدہ داد سخن دی ہے بعض احباب
نے **اقول** در صورت تسلیم غلطی اور نسبت کرنے طرف ناسخ کے عذر بدتر
از غلطی ہے کیوں نہ ہوگا اسواسطے کہ کیا غلطی کاتب سے ہونا محال ہے جو غلطی
رسالہ عجالہ کے ہر ہر سطر میں چار چار پانچ پانچ جگہہ واقع ہے کہ اگر اوس کی
گرفت کیجاوے ایک دفتر عظیم ہوجاوے اوس وقت آپ لوگ بجز نسبت
کرنے کاتب کے کیا جواب دینگے **قولہ** تفریط اور افراط اونکی کیونکر ثابت ہوگی
اقول آپ کی نگاہ پر حجاب تعصب کا ہے آپ کو تفریط اور افراط کیونکر معلوم
ہو سکتی ہے مصنف تقویۃ الایمان سے جو تفریط و افراط ظہور میں آئی وہ
محققین و ماہرین علوم حقہ پر پوشیدہ نہیں ہے **قولہ** صفحہ ۱۵ اور بر تقدیر ادعے
صاحب تقویۃ الایمان سے بہ نسبت اثنا الخ **اقول** معلوم نہیں ہوتا کہ یہہ
جملہ معترضہ مابین کلام کے کیسا واقع ہے اور یہہ کس قول کا رد ہے اس مقام پر
بعض احباب نے یہہ جملہ کیسا لکہا ہے بعض مقام پر رسالہ انا الدین جو غلطی کاتب کی
سے واقع ہوئی اوسپر بہت شور کرتے ہیں اپنی غلطیوں پر نگاہ نہیں کرتے **قولہ**
اول ہی باطل ہے **اقول** یہہ قول آپکا باطل ہے اسواسطے کہ سوائے
چند وہابیہ لامذہب کے کہ جنکے غذا گوہ اور گہڑیال اور مگرمچہ وغیرہ ہے سب اہل
سنت و جماعت کے نزدیک تفریط اور افراط ہی **قولہ** صفحہ ۱۶ نسبت کی تکرار الخ **اقول**
تکرار نسبت کی بوجہہ زیادہ اہتمام نسبت اہلبیت کے ہے اور یہہ

بار رکہا اگر آپ پوری متبع امام اعظم کے ہوتے تو کیون اسطرح کی خود ایسی
اختیار کرتے جدا کرے کہ آپ متبع امام اعظم کے ہون اور اتباع قران
اور حدیث اور اجماع کا دعوی آپ کا تو باطل ہے اسواسطے اتباع اتفاق اور اجماع کا
حکم قران اور حدیث مین ہے ومن یتبع غیر سبیل المومنین
الی اخرہ مشکوۃ مین ہے اتبعوا السواد الاعظم یعنی پیروی کرو تم جماعت
کثیر کی اور یہہ بہی حدیث ہے من فارق الجماعۃ شبرا فقد خلع
ربقۃ الاسلام من عنقہ یعنی جس نے جدائی کی جماعت سے
ایک بالشت پس تحقیق نکالا اوسنے رستی اسلام کے گلے سے اور حال یہ ہے کہ کل
امت روم شام فارس حرمین شریفین وغیرہ تقلید شخصی واجب کرتے ہین اور
آپ لوگ تقلید شخصی کو ضرور نہین جانتے یہہ بالکل مخالفت قران اور حدیث اور
اجماع کے ہے **قولہ** ان دونون سے کیا مراد ہے الخ **اقول** مراد ان دونون سے
وقت تحریر رسالہ ازالہ ہے اور سبب خاموشی کا تحریر رسالہ سے انکے یہہ ہے
کہ مولانا کو کوئی غرض خاص تحریر جواب تقویۃ الایمان کی نہ تہی جیسی بدین خود وموئی
بدین خود کل حزب بالدیہم فرحون لیکن سبب تحریر جواب تقویۃ الایمان کا یہہ ہوا
کہ ایک شخص آپکے شاگردون مین سے وہابی لامذہب ہوگیا تہا وہ اکثر او جات
تقویۃ الایمان کو دیکہہ کر بحث لاطایل مولانا سے کیا کرتا تہا آخر ایکبار رسالہ تقویۃ
الایمان کو بطریق تعنت کے مولانا کے حضور مین بہیجدیا اوسوقت مولانا نے بغرض
رہنمائی شاگرد گمراہ کے جواب لکہا **قولہ** صفحہ ۱۵ ابتداہی مین ملازمان کی صداقت کا
حال کہلنے لگا الخ **اقول** فصبر جمیل واللہ المستعان علی ما
تصفون اسقدر نہین سمجہے کہ مولانا کے برادر زادہ نے لکہا ہے تہا ضعف لصغر
کبر سن ہے اور مولانا نے فرمایا نظر سے گذرا تو اس کیا درج ہوا اس نظر نے

حسنہ کے البتہ موجب حدیث من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا کے ترویج اور تقسیم بدعت کے طرف احکام خمسہ یعنی واجب اور مندوب اور مباح اور حرام اور مکروہ کے نزدیک جمہور اہل سنت کے ثابت ہے کما فی رد المختار قولہ ای صاحب بدعۃ ای محرمۃ والا فقد یکون واجبۃ کنصب الادلۃ علی اہل الفرق الضالۃ وتعلم النحو لفہم الکتاب والسنۃ ومندوبۃ کاحداث نحو رباط ومدرسۃ وکل احسان لم یکن فی الصدر الاول ومکروہۃ کزخرف المساجد ومباحۃ کالتوسیع بلذیذ المآکل والمشارب کما فی شرح الجامع الصغیر للمناوی عن تہذیب النووی و مثلہ فی الطریقۃ المحمدیۃ للبرکوی انتہی اسیطرح جملہ فقہا اور محدثین نے لکھا ہے آپ لوگوں نے اور آپ کے امام نے نظار حقیقہ بدعات سنۃ اور حسنہ موقوف کردیا لیکن ایک بدعت ترک تقلید شخصی کی ایسی ایجاد کیا کہ اوس سے ہزاروں بدعات کا باب کہول دیا اور ہر شخص کو مجتہد بنا دیا کہ اپنی رائے سے جیسا چاہیں عمل کریں اور میدان اباحت اور تعیش اور عیش نفسانی کا وسیع کر دیا اور تکلیف شرعی کو برباد کر دیا اور سامان ہوا نفسانی کا درست کر دیا کہ ہر شخص مثل معتزلہ کے ہر مذہب سے موافق خواہش نفسانی کے جو چاہتے ہیں اختیار کرتے ہیں کبھی شافعی ہو جاتے ہیں کبھی حنفی ہو جاتے ہیں کبھی عامل بالحدیث بنتے ہیں جب خرگوش کہانے کو جی چاہا حنفی بن گئے جب گوہ اور ساہی کہانیکی خواہش ہوئی شافعی ہو گئے جب کچھوا اور دیگر مچھ اور سوئر کہانیکو جی چاہا مالکی ہو گئے اسیطرح سے موافق خواہش نفسانیکے

منجملہ بلاغت کے ہے جیسا القارعۃ ما القارعۃ مگر آپ کو فصاحت و
بلاغت سے کیا سروکار **قولہ** جسوقت آپ کے والد ماجد الخ **اقول** جناب
والد ماجد حضرت کے بوجہ توغل اشغال باطن کے قیل و قال کے طرف
توجہ نہین رکہتے تہے **قولہ** صفحہ ۱۶ اگر حسد کی طرف نسبت کرین توگنجایش ہے
اقول فصبر جمیل اگر صاحب تقویۃ الایمان زمرہ احیا مین ہوتے تو البتہ گنجایش
حسد کی تہی میت کے ساتہہ حسد کرنے سے کیا فایدہ بلکہ باعث اسکا وہی احقاق
حق ہوا لیکن آپکے جواب الجواب لکہنے کا باعث البتہ حسد ہوا ور نہ مولانا سے
اور آپ سے عداوت سابق نہ تہی اور نہ اب اور نہ آپ کے بعض احباب جناب
تقویۃ الایمان کے خلف نا خلف نہ تلمیذ بے تمیز ہین کہ باعث جوش حمایت
ہوتا اعوذ باللہ من شر حاسد اذا حسد **قولہ** صفحہ ۱۶ خود اہل دوائر مضحکہ
طفلان الخ **اقول** یہ محض آپکا دروغ بے فروغ ہے کوئی اہل دوائر ایسا نہین سمجہتے بلکہ
اہل دوائر لطیف جواب تقویۃ الایمان سے بہت خوش ہوئے اور دعا دینے دلکا
مولانا کو تہا اور سواے آپ اور آپ کے بعض احباب کی کہ اونہوں نے مذہب حنفی ترک کرکے
لامذہبی کو اپنا مذہب ٹہرایا ہے کوئی انکو ایسا نہین سمجہتا جیسا آپنے لکہا ہے بلکہ آپکے
جواب کو البتہ مشتی کا گریہ ندہ اور لونڈونکا کہیل سمجہتے ہین **قولہ** صفحہ ۱۶ ترویج شرک *
اقول فصبر جمیل آپ اور آپ کے امام نے البتہ شرک اور کفر کو نہایت ارزان
کر دیا کہ ہزاراں خاصان خدا کو مشرک بنا دیا اور دوکان شرک اور کفر گرم کیا
کہ مادر اپنی جماعت قلیلہ کے تمامی امت کو مشرک بنا دیا سو مولانا نے آپ
کے متاع شرک اور کفر کے کساد بازاری البتہ کر دیا اور بموجب من حال
لاخیہ بئرا فقد وقع فیہا احد ہمارے غضبہ منعکس ہوا اور مولانا نے
تو بدعت کے تردید نہین کی بلکہ بنا بدعت کو مسمار کر دیا لیکن بدعت

فقہ کے درباب تقلید شخصی کے آگے بیان ہوگی غرض یہ کہ اس فرقہ وہابیہ نے
ہزاروں بدعتیں خلاف سلف کے ایجاد کر دین **قولہ** صاحب تقویۃ الایمان نے
جو شروت آمرامد چھوڑ کر حمایت دین اشاعت سنت مین جانفشانی کین الخ
اقول الحق کہ صاحب تقویۃ الایمان اشاعت سنت مین جانفشانی کین اور
بدعت کا قلع و قمع خوب کیا اسمین شک نہین لیکن جو بایشر تھے چند مسائل مین
اونسے غلطی واقع ہوئی اور خطا ہوئی اور خطا اجتہادی بڑی مجتہدوں سے واقع ہوتی
ہے **ع** جائیکہ برق عصیان بر آدم صفی زد ٭ مارا چگونہ زیبد دعوی بیگناہے
صاحب تقویۃ الایمان سے مسالہ تقلید اور تقسیم بدعت اور ایصال ثواب عبادات
بدنی مین اور داخل کرنے چار و سلسلہ اولیاء اللہ کو فرقہ اہل ہوا مین اسیطرح
چند مسایل مین خلاف سلف اور خلف اور اجماع اہل سنت کے خطا سرزد ہوئے
ایک بزرگ نے خوب لکھا کہ مولوی اسمعیل صاحب نے قلع اور قمع بدعت کا
خوب کیا یہان تک کہ دو چار ہاتھ اصل زمین بھی کھود ڈالا یعنے افراط کر گئے اسیطرح
دوسرے بزرگ نے کہا کہ مولوی اسمعیل صاحب کے جہت سے ہزاروں مخلوق
عوام الناس راہ دین کے پاگئی لیکن خواص گمراہ ہوگئے کہ ترک تقلید کیا محسنات
فقہاء متاخرین کے منکر ہوگئے کمال تعجب کی بات ہے کہ قران شریف کے
سب آیات معمول بہا نہین ہے بلکہ بعض منسوخ ہین کل احادیث مقبول او معمول
بہ نہین ہین بلکہ بعض مخدوش غیر مقبول اور بعض منسوخ ہین مجتہدین کے سب
اقوال مفتی بہ نہین ہین ہدایہ فقہ مین کتاب بہت معتبر ہے اوسمین بھی علماء نے
بارہ غلطی نکالے ہین لیکن مولوی اسمعیل ملک تھے یا پیغمبر معصوم تھے اور کتاب
تقویۃ الایمان کیسی وحی منزل ہے کہ اوسمین کسیطرح کی خطا اور غلطی نہین ہے
اور سب اقوال اوسکے صحیح ہین معلوم نہین کہ مقلدین مولوی اسمعیل تقویۃ الایمان کو

جو جسا ہا اختیار کیا اور اون لامذہبوں نے بہت مسائل ایجاد کیے ہین
چنانچہ ایک لامذہب آیا تھا اوس نے کہا وضو مین مسح پانوٗن کا فرض
ہے اور بعض لامذہب کہتے ہین کہ جمع بین الاختین جایز ہے اور جب تک
انزال نہو جماع کرنے سے غسل واجب نہین ہوتا اور تراویح کو بدعت قبیحہ کہتے
ہین اور عبد الحق بنارسی نے متعہ حلال کر دیا اور نواب بہوپال کی لڑکے نے ایک کتاب
فقہ مین لکہی ہے اوس مین عجیب غریب مسائل لکہی ہین نابالغ کی ہی سب نماز فرض و
نفل جایز ہے نماز جمعہ قبل زوال کے جایز اگر عید جمعہ کیدن ہو تو عید کی نماز پڑھنے
جمعہ کی نماز ہو جاتی ہے جب شوہر عورت کا مفقود الخبر ہو جب چاہے نکاح کرے
کوئی مدت نہین ہے اس قسم کے مسائل اوسمین لکہے ہین حالانکہ تقلید شخصی زمانہ
خلفا سے باجماع اب تک برابر مسلمان کرتے چلے اتے ہین چنانچہ صحابہ مین خلیفہ کی
تقلید سب مسلمان کرتے تہے کہا کہ شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفا مین لکہا ہے بدون استطلاع
رای خلیفہ کاری را مصمم نمیساختند لہذا درین عصر اختلاف مذاہب و تشتت آرا
واقع نشد ہمہ بریک مذہب متفق و بریک راہ مجتمع بودند مذہب خلیفہ ورای او
بود در روایات احادیث و فتوی و قضاء و مواعظ مقصور بود در خلیفہ یا کسے کہ نایب خلیفہ
باشد با مرا و انتہی اور جب زمانہ ایمہ کا آیا سب باتفاق ایک کے ایمہ اربعہ سے
تقلید کرنے لگے اسلئے کہ مذاہب صحابہ کے جمیع مسایل اور حوادث کے لئے
کافی نہ تہی اور مذاہب ایمہ ماخوذ ہین مذاہب صحابہ سے جیسا کہ تحفہ اثنا عشریہ
مین لکہا ہے نہ گویند علقمہ از تابعین و عبد اللہ ابن مسعود در صحابی بانی مبانی مذہب
حنفی بودہ اند یا گویند کہ نافع و زہری در قرن تابعین و عبد اللہ ابن عمر در قرن
صحابہ بانی مبانی مالکی بودہ اند اور ازالۃ الخفا میں لکہا ہے نسبت فقہ حضرت عمر با فقہ سایر
مجتہدین اہل سنت مانند نسبت متن است با شرح انتہی اور دلایل اور عبارات اصول ایمہ

بیان تقلید شخصی

روٹی کمانے کا ذریعہ ٹھرایا کہ فسر یہ لقریہ دہ بدہ وعظ کہتے پھرتے ہین
روٹی کماتے ہین پیرزادے بیچارے اپنے مصلے پر بیٹھے ہوئے مثل اصحاب
صفہ کے عبادت مین مشغول ہین یہہ حضرات جہاد کے نام سے اور وعظ
گوئی اور پیری مریدی کے ذریعہ سے روپیہ جمع کرکے ملک گیری کے واسطے
گئے افغانستان کابل کے ان سے متفق ہوئے جب اونکے عقاید کا حال سنا
اور دیکھا کہ بزرگان سلف اور ایمہ پر طعن اور تشنیع کرتے ہین کنارہ کش ہوگئے
اور یہہ لوگ سکہون سے لڑے چونکہ نیت خالص نہتی شکست کہائی زمانہ
حضرت رسول خدا مین نہوٹ سے فتو نیت ہی کہ تیس آدمی نے مخالفت
کہائیگی چہوڑ کر مال غنیمت کے واسطے بے حکمی رسول کے اختیار کیا تہا شکست ہوگئی
تہی زمانہ خیبر مین فتو نیت سے کیونکر شکست نہوا گر نیت خالص ہوتی تو حسب
وعدہ خدا کے فتح کی حاصل ہوتی **قولہ** صفحہ ۱۶ بلکہ پیرزادون مخالفین سنت بیش
صورت گرگ سیرت الخ **اقول** انہ پیرزادون کے ڈھکوسلون کو موقوف
کرکے اپنی واسطے یہ قسم مقرر کی چنانچہ جابجا کیا ہوین غیرہ فاتحہ ہوتا تھا
سب موقوف کرا کے وہ رقم آپ لے لی اور بیچارے پیرزادون کا تو یہ
حال کہ اپنے مصلے پر خانقاہ مین بیٹھکے خدا کی عبادت اور بندگی مین مصروف
رہتے ہین اور گذرا اونکا توکل پر تھا سلاطین وقت نے اون کے حال پر
اور قناعت اور توکل کا دیکھکر معتقد ہوئے اور اون کے واسطے معافیات
اور جاگیرین مقرر کردین اونہون نے ہر طرف سے طالبعلمون اور مریدونکو
جمع کرکے اونکو روٹیان دیا اور علما نوکر رکھکر اون کو علم فقہ اور تفسیر
حدیث پڑھوایا اور مریدون کو فیض باطن سے فیضیاب کیا اگر معافی ضبط ہوجاتی
تہی آپ سے طلبہ علوم کے محتاج کر رہے تھے پہر حقتعالے اون پر فضل

کیا سمجھتے ہین کہ مثل اندہے اور گونگے بہرے کے اوسکے پیچھے چلی جاتی
ہین کہ تقلید شخصی ایمہ اربعہ کو بدعت کہتے ہین لیکن تقلید شخصی مولوی اسمعیل کو
واجب جانتے ہین معلوم نہین اوسکے باب مین کوئی نص صریح اور حدیث
صحیح وارد ہے اور طرفہ یہہ ہے کہ بعض مسایل کہ مولوی اسمعیل نے صراط المستقیم
مین لکہے ہین اوسکا لحاظ نہین کرتے چنانچہ اوسکا بیان پیچہے آتا ہے اور ہم یہہ
کہتے ہین کہ کتاب تقویۃ الایمان واسطے قلع اور قمع بدعات قبیحہ اور رسوم شادی
اور غمی کی خوب کتاب ہے اسمین شک نہین لیکن چند مقام پر اونسے خطا
سرزد ہوئی ہے اوسکو مولانا نے رد کیا ہے اور سب اقوال رد نہین کیا
بلکہ جو امر حق لکہا ہے اوسکو تسلیم ہی کرتے چلے گئے ہین اور خطا سرزد ہونا عجایبات
سے نہین ہے مقتضاے بشریت ہے اور ناحق پر اصرار کرنا چاہئے تابع حق کے
ہونا چاہئے ع ناصح یک معترف سہو خود نشد ۔ فرزند خاص حضرت
آدم نبی شود ۔ **قولہ** صفحہ ۱۶ کوئی ایسا نیچہ ایجاد نہین کیا جس سے آمدنی
کی صورت پیدا ہو الخ **اقول** آپ ناحق حق پوشی کرتے ہین کئی نسخے آمدنی
کے ایجاد کر گئے ہین ایک تو جہاد کو روٹی کمانے کا ذریعہ کر گئے کہ ہزاروں
اسمعیل جہاد کے ذریعہ سے لوگون کے روپیہ فریب سے لیکر اپنی تصرف
مین لاے اور اپنے بیون کے زیور بنوالئے اپنے عیش مین صرف کیا
اور دوسرا بیعت کو روٹی کہانے کا ذریعہ کیا چونکہ چارو سلسلہ قدیم ہو گئے
تہے بموجب کل جدید لذیذ ایک نیا سلسلہ احمدیہ ایجاد کیا کہ پیرزادہ
بیچارہ تو اونکے پاس جو طالب آیا مرید کر دیا اور جو کچہہ نصیب مین تہا فیوض
باطن سے کامیاب کیا روٹی کہلایا اس فرقہ کے لوگ کوچہ بکوچہ اسی
کمائی کے واسطے جاتے ہین سیکڑون روپیہ حاصل کرتے ہین اور وعظ گوئی کو

رات رات بھر ناچ اور رنگ مین گذرانتے ہین نماز صبح کے کام نہین بعضی
فقرا ڈاڑھی منڈاتے ہین نماز سے کچھ غرض نہین شراب کباب مین اپنی
اوقات بسر کرتے ہین ہمارے مولانا ایسے پیرزادون کی حمایت پر کمر نہین باندہتے
بلکہ جن پیرزادون کا ذکر اوپر گذرا اون کے ہملوگ شاکی ہین اور اون کے
توسل سے صورت نجات کی جانتے ہین **قولہ** صفحہ ۱۷ شیخ عبد الحق دہلوی کا توشہ
حلوا کے بیلے دو وجہ ہے شاہ بوعلی قلندر کی منہی راحت بخش جان فرسود کا لکھ
اقول وجہ طعن شیخ عبد الحق کے توشہ اور سمنی وغیرہ اور گگلہ خدا کی رات
حلوا کی شربت کا خیال مین نہین آتا کہ اسمین کیا قباحت ہے اور اگر کہا جاوے کہ یہ
چیزین فی نفسہ صحیح اور حرام مین سو یہہ نہین ہین اسواسطے جتنی چیزین دنیا مین سب
حلال طیب ہین لم تحرم ما احل اللہ لک ولا تقولوا لما تصف السنتکم
الکذب ھذا حلال و ھذا حرام یا یہہ وجہ ہے کہ خدا کی راہ مین یہہ
دیا جاتا ہے تو یہہ بھی نہین ہے اسواسطے کہ خدا کی راہ مین خرچ کرنیکا حکم
ہے یا ایھا الذین امنوا انفقوا مما رزقناکم یا یہہ وجہ ہے
کہ اسکا ثواب کسی بزرگ کی روح کو پہونچایا جاتا ہے سو یہہ بھی نہین اسواسطے
ایصال ثواب عبادت مالی کی واسطے متواتر دعوی ہے مسائل اربعین مین ہے
کہ امام سیوطی نے شرح الصدور مین طبرانی سے روایت کیا ہے ما من
اھل بیت یموت منھم میت فیتصدقون عنہ بعد
موتہ الا اھداھا جبرئیل علی طبق من نور ثم یقف علی
شفیر القبر فیقول یا صاحب القبر العمیق ھذہ ھدیۃ
اھداھا الیک اھلک فاقبلھا فیدخل علیہ فیفرح
بھا ویستبشر ویحزن جیرانہ الذین لا یھدی الیھم

بیان صوفیان و پیران نیک

کرتا تھا اور معافیان بحال کردیتا اور فیض باطن اور برکات نسبت سی کیسے
کیسے صاحب کمال ہوئے کہ اونکا شہرہ چلا جاتا ہے اور قیامت تک چلا جائیگا
ذرا خیال کرو الہ آباد مین اہل دول ایک کیسے کیسے صاحب کمال گذرے شیخ افضل
الہ آبادی اور شیخ خوب اللہ الہ آبادی شیخ محب اللہ الہ آبادی اور شاہ عبد اللطیف
الہ آبادی اور شاہ محمد فصیح الزمان الہ آبادی اور مولوی احمد اور شاہ
برکت الہ آبادی اور شاہ غلام علی اور شاہ عبد الجلیل الہ آبادی کہ جن کے
فیض برکت سے دین کی آبادی ہے دہلی مین دیکھو خاندان شاہ ولی اللہ
صاحب کا کیا آفتاب تھا کہ اوس سے فیض و برکت کا جاری تھا خاندان قطب الدین
بختیار کاکی کو لحاظ کرو اور خاندان سرزا مظہر جانجانان کو دیکھو کیسا ایک بعد
ایک کے صاحب کمال ہوتے آئے ہین اور کیسا چراغ ہدایت کا روشن تھا
جب سے رواج لامذہبون کا اور غیر مقلدونکا ہوا انطاہر نہ زاور رزرہ کا جرچا
تو ہوا لیکن باطن خباثت حب دنیا اور حسد و بغض اور ریا اور کینہ اور عجب سے
بھرگیا اور شومی بدنیتون سے سب خاندان درہم و برہم ہوگئے ذرا پیرزادو ن
کے بہ نسبت زبان درازی کیجے اور کلمہ سخیف زبان پر نہ لاے اور خوف
عاقبت کا ہی کیجے ع خوف ایمان است ہر گز طعن بر پاکان مزن ٭ اعتقاد
حسن ظن با اولیاءے بایدت ٭ ہان یہہ بات البتہ ہے کہ سب پیرزادے
ایسی نہین ہین بلکہ بعض خاندان بوجہ شیوع جہالت کے ایسے ہی
ہین جیسا آپ تحریر فرماتے ہین اور ہم بات انصاف کی اور کلمہ حق کہتے
ہین کسی کی جانب داری اور رعایت منظور نہین ہے بعض پیرزادون مین
بوجہ جہل کے تشیع اور گور پرستی بہت شایع ہوئی یہان تک نوبت پہونچی
کہ ناچ رنگ مثل عبادت کے سمجھتے ہین نماز قضا ہو لیکن راگ نہ قضا ہو

ابن مسعود قال لا یجعل احدکم للشیطان شیئا من
صلوٰتہ یری ان حقا علیہ ان لا ینصرف الا عن یمینہ
لقد رأیت رسول اللہ صلعم کثیرا ینصرف من یسارہ
متفق علیہ اور جو فعل لیپنے اور پوتنے اور بخور و پہول وغیرہ کسی کا خوش
اور جہال کرتے ہیں یا تعین ضروری جانتے ہیں کلام اونمیں نہیں ہے وہ
خارج از بحث ہے اور اگر یہہ فرمائے کہ سب وجوہ مجموعہ محدثہ باعث
قباحت ہے اور یہی بدعت ہے تو ہم کہینگے کہ جو چیز بالانفراد جایز اور مباح
ہے تو حالت اجتماع مین بہی جایز ہے جیساکہ حضرت امام غزالی نے احیاء العلوم
کے ربع ثانی مین بیان فرمایا افراد المباحات اذا اجتمعت کان
ذلک المجموع مباحا انتہی اور صراط المستقیم ملاحظ فرمای کہ اوسمین تمہارے
امام نے فاتحہ اور عرس وغیرہ کو جایز رکہا ہے عبارت یہہ ہے پس و خوبی
این عمدہ امور از درمرسومہ فاتحہا و اعراس و نذر و نیاز اموات شک و شبہ
نیست انتہی اور صراط المستقیم مین بیان طریقہ چشتیہ صفحہ ۱۲۲ افادہ اول مین تحریر
فرمایا ہے طالب را باید کہ با وضو دو زانو بطور نماز بنشیند و فاتحہ بنام
اکابر این طریقہ یعنے حضرت خواجہ معین الدین سنجری و حضرت خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی وغیرہ بخواند التجا بجناب حضرت ایزد پاک بتوسط این بزرگان
نماید انتہی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کتاب انتباہ مین بعد ذکر ختم خواجگان کے لکہا ہے
ختم تمام کند و بر قدرے شیرینی فاتحہ بنام خواجگان چشت عموما بخوانند و حاجت
از خدا تعالے سوال نماید پس جب آپ کے امام اور مقتدی بہی حلوا روٹی
اور گلگلا اور مالیدہ کی راہ کہولتے ہیں اور فاتحہ کرنا جایز رکہتے ہیں تو
آپ کا طعن بیجا ہے آپ کی طعن کی یہی وجہ ہے کہ بوجہ کمال بخل و لئیم الطبعی

متعلقہ عبارات

یا یہ وجہ ہے کہ سورہ فاتحہ اور اخلاص و معوذتین وغیرہ پڑھنے سے اوسکا
ثواب بھی بخشا جاتا ہے سو یہ بھی نہین ہو سکتا اسواسطے ثواب عبادت بدنی کا
بھی جمہور سلف اور حنیفہ اور احمد کے نزدیک پہونچتا ہے جیسا کہ شرح فقہ
اکبر مین ہے اختلف فی العبادۃ البدنیۃ کالصوم والصلوٰۃ
وقراءۃ القران والذکر مذہب ابو حنیفہ واحمد
وجمہور السلف الی وصولہا اگر یہ وجہ ہے کہ سامنے رکھا جاتا ہے
سو یہ بھی نہین ہے اسواسطے کہ سامنے رکھنا اسلئے اشارہ کے طرف
کھانے کے اسلئے ایصال ثواب کے ہے شرح الصدور مین ہے عن
سعد ابن عبادہ انہ قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ام سعد ماتت
فای الصدقۃ افضل قال الماء فحفر بیرا وقال ہذہ لام سعد اگر بوجہ ہاتھ
اوٹھانیکے ہے تو ہاتھ دعا کے واسطے اوٹھاتے ہین کہ خداوندا ثواب اس
کھانا اور سورتون کا فلانے کی روح کو پہونچا اور دعا کے واسطے ہاتھ
اوٹھانا حدیث مین آیا ہے اور اگر بوجہ تعین طعام اور اوقات کے ہی تو
حال تعین کا یہ ہے کہ اگر تعین کو فرض واجب یا سنت اعتقاد کرین تو البتہ
بدعت سیئہ ہوجائیگی اور جب اسکو مباح سمجھتے ہین اور یہی اعتقاد ہے کہ جسپر
کھانے پر ایصال ثواب کرو ثواب پہونچتا ہے اور جس وقت ایصال کرو
پہونچتا ہے اور کبھی کبھی تغیر بھی کردی تو حد بدعت سے صاف نکل جاتا ہے
تمہارے امام نے ایضاح الحق مین لکھا ہے کہ بدعت حقیقیہ تعلق اعتقادی
رکھتی ہے کہ جب اعتقاد تعین کا کرے اور اگر اعتقاد نکرے مگر تعین کو کسی
طرح ہاتھ سے ندے تو بدعت حکمیہ ہے اور اگر ترک بھی کردے تو حد بدعت
سے خارج ہوجائیگا اور یہی امر اس حدیث سے مفہوم ہوتا ہے عن عبداللہ

ہوئی ہو کہ بنظر نادانون کے تحمل بے ادبی کے ساتھہ ہوتی ہو لیکن ایسے بی ادبی
تو نہیں نہ ہوئی ہوگی کہ اگر کوئی بُرا سے بُرا ہو لیکن خدا کی نزدیک چمار کے برابر ہے
العیاذ باللہ اور جب رسول کی بی ادبی ہوئی کہ حبیب خدا کی ہین تو حق تعالی کی
حضور مین بہی بے ادبی ہوئی **قولہ** لیکن اپ نے یہہ نہین لکھا کہ دعا خیر اپکے اصطلاح
مین کسکو کہتے ہین الخ **اقول** ہماری اصطلاح یہہ ہے کہ فرقہ نجدیہ اور وہابیہ کے
حق مین دعا خیر یہی ہے جو درویش مستجاب الدعوات نے حجاج بن یوسف کی حق مین
کہا تھا اور ہمارے حقمین بہی دعا خیر ہے جو آپ نے تحریر فرمایا ہے یعنی اتباع
سنت سنیہ اور اجتناب بدعات شنیعہ اور پرہیز مطعومات ردیہ اور مولانا کے
جناب مین یہہ دعا ہے **ع** ای پیش ازانکہ در قلم آمد ثنای تو ✤ واجب براہل
مشرق و مغرب دعای تو ✤ ای در بقای عمر تو نفع جہانیان ✤ باقی مباد آنکہ
نخواہد بقای تو ✤ **قولہ** علما تحریر مین ہمانی کو فریبی ٹہراوین اور اپنی جرم کی معافی
چاہین **اقول** جب مولانا نی اپنی قصور اور خطا کی معافی چاہی تو انسانیت اور ادمیت
یہہ مقتضی تہی کہ اپ موافق اپنی زعم کی اُس فریبی ٹہرانی کو بہی قصور مین معدود
کرکی عفو فرماتی اور اسقدر شور و شر مولانا کے حقمین نکرتی لیکن آپ کو
یہہ ایت جزا سیئۃ سیئۃ مثلہا تو خوب یاد ہے لیکن فمن عفا و اصلح فاجرہ علی اللہ
بالکل فراموش کر گئی اور قدم تہذیب اخلاق سے بالکل باہر رکہا یا
ذرا غور کیجی کہ بزرگان دین اپنی جرم اور قصور کی معافی چاہتی ہین اگر آپ نے
نہین دیکہا ہو تو قول سعدی ملاحظہ فرمائی **ع** یارب از جنس ما چہ خیر آید ✤ تو کرم
کن کہ ربّ اربابی ✤ غیب دان و لطیف و بیچونی ✤ ستر پوش و کریم و توابی ✤ جای
گریہ کہ بر مصیبت ما ✤ تو کہ کودک بنور کابی ✤ بد بہ بی نیاز نتوان رفت ✤ جز
بستغفری و آدابی **قولہ** کاش اسینا مضمون سمجہکر عمل فرماتی تو رسالہ ازالہ

خداکی راہ مین دینا اور ایصال ثواب کرنے سے اور فقرا کو حلوا مالیدہ
دینے سے باز رکہتے ہین اور آپ اپنے بزرگون کو ثواب سے محروم رکہتے ہین
خوب کہا ہے کہنے والے نے مرکیا مردود نہ فاتحہ نہ درود بوجہ بخل کے آپ
خداکی راہ مین نہین دیتے اور شمار کر کرکے مال جمع کرتے ہین اور جو پیرا اوسکو
بجائے خداکی راہ مین صرف کرتے ہین اونکو طعن اور تشنیع کرتے ہین ﴿
ویل لکل همزة لمزة الذی جمع مالا وعدده یحسب ان
ماله اخلده کلا لینبذن فی الحطمة وما ادراك
ما الحطمة نار الله الموقدة التی تطلع علی الافئدة انها علیهم
موصدة فی عمد ممددة **قوله** صفحہ ۱ کہ آدمی تقویۃ الایمان پڑہکر
عقاید حقہ اہل اسلام الخ **اقول** امر تو ظاہر ہو جائیگا لیکن یہہ بہی ظاہر ہو جاتا ہے
کہ تقویۃ الایمان پڑہکر عقاید حقہ پر قائم رہتا ہے کہ صراط المستقیم پڑہکر
کہ اوسکے مولف بہی آپ کے امام ہین حالانکہ دونون کتاب مین باہم
اختلاف ہے فاتحہ وغیرہ کو صراط المستقیم مین جایز کر دیا ہے سید احمد
صاحب کو مرتبہ پیغمبرون پہ پہونچا دیا ہے تقویۃ الایمان مین جسکی جہت سے
بہ نسبت بندگان دین شرک اور کفر لازم آتا ہے صراط المستقیم مین نسبت
سید احمد صاحب کے جائز رکہا ہے معلوم نہین ہوتا ہے تقویۃ الایمان
تقویۃ الایمان ہے یا صراط المعوج ہے اور بموجب آپ کے
کہنے کے اسمین ناسخ کون ہے منسوخ کون سے ہے جب تقویۃ الایمان کو
صراط المستقیم رد کرتے ہے ازالۃ الشکوک نے اگر رد کیا تو کیا بعید ہے
قوله صفحہ ۱ صریح بے ادبی بہ نسبت شان خداوند عالم و رسول اکرم کی موجود
ہے **اقول** ہان شاید کوئی ایسے لفظ بموجب محاورہ اردو کے ترجمہ مین بزند

من اعلانه فهو صدق بقلبه ولم یقر بلسانه فهو مومن
من عند الله وان لم یکن مومنا فی احکام الدنیا
ومن اقر بلسانه ولم یصدق بقلبه کالمنافق فبا
لعکس وهذا هو اختیار الشیخ ابی المنصور والنصوص
معاضدة لذلک قال الله تعالی الخ سبحان الله آج تک
شرح عقاید نسفی کہ کتاب درسی ہے مبتدی اوسکو پڑھتے ہین آپ کی
نظر سے بھی نہین گذری دعوی تو مقابلہ ایسے عالم سے نظر کا ہے اور
علم کا یہہ حال ہے آپ نے پڑھنے کا نام کیون بدنام کیا مثل مشہور ہے
بارہ برس دلی مین رہے بھاڑ جھونکتے رہے ؎ نہ محقق بود نہ دانشمند
چارپای برو کتابے چند ٭ گر همه علم عالمت باشد ٭ بی عمل مدعی و کذابی
خر عیسی اگر بمکه رود ٭ باز آید هنوز خر باشد ٭ اور اس بعض احباب کو
دیکھو کیا سخت جاہل ہے کہ شرح عقاید بھی نہ پڑھا اور مولانا کی طرف نسبت
جہالت کا کرتا ہے اور جو کہ آپ نے طعن اور تشنیع کی ہے سب نسبت علامہ
سعد الدین مصنف شرح عقاید نسفی کی عاید ہوتا ہے مولانا سے کیا
مطلب مولانا کا دامن لوث غلطی سے پاک ہے مولانا تو فقط ناقل کلام
علامہ کے ہین اب الہی راجہ جواب لیکن آپ لوگون کے علم کے امتحان اور ابطال
مبلغ علم کے واسطے تصریح کتاب کے نہین لکھا ہے ؎ ای روبهک چرا
ننشستی بجای خویش ٭ با شیر پنجه کردی و دیدی سزای خویش اور اعتراض
کرنا بعض احباب کا جناب مولانا کی تحریر پر نزدیک علما محققین کے ایسا ہے
جیسا کہ زاغ بے تمیز مقابلہ پر جبرئیل کے اپنی بے تمیزی سے اوڑنے مین مقابلہ
کرے ؎ زاغ چه باشد که پر و چند سال ٭ در هوا رفت تشنه جبرئیل ٭

تعنیف کا قصد کرتے **اقول** غیر خدا کو سمیع و علیم بصفت کمال بجہنا
بوجہ اعجاز اور کرامات کے انکار آیت کا نہین ہے جیسا کہ علم غیب کی بابت
ہین حق تعالے نے خود فرمایا ہے ماکان اللہ لیطلعکم علی الغیب
ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء ان اللہ یسمع من
یشاء و ما انت بمسمع من فی القبور جیسا کہ احیا الموتے خاص
صفت حق تعالے کی ہے لیکن بطریق معجزہ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
وقوع مین آیا اور صاحب تقویۃ الایمان غیر اللہ سے مطلقا نفی سمع اور بصر کی
کرتے ہین اور مولانا حالت اعجاز اور کرامت کو مستثنی کرتے ہین اور یہی باعث
نزاع ہے اور حالت معجزہ اور علم معجزہ کا مستثنی نکرنا انکار آیت ولکن
اللہ یجتبی من رسلہ کا اور آیت الا من ارتضی من رسول کا کرنا
ہے جو بات آپ مولانا کے واسطے تجویز کرتے ہین وہی اُلٹ کر آپ پر پڑتی
ہے چاہ کندہ را چاہ درپیش است ؎ تو مارا ہمی چاہ کندے براہ ٭
لاجرم در فتادی بچاہ **قولہ** صفحہ بس آپ نے بیہ کیونکر بلا تحقیق لکہدیا
کہ اور اقرار شرط ایمان ہے نزدیک جمہور محققین کے **اقول** مولانا
نے بیہ امر بلا تحقیق نہین لکہا اور اپنی طرف سے نہین لکہا بلکہ شرح عقاید نسفی
سے لکہا ہے جیسا کہ عبارت شرح عقاید کی بعینہ لکہی جاتی ہے ھذا
الذی ذکرہ من ان الایمان ھو التصدیق والاقرار
مذھب بعض العلماء وھو اختیار الامام شمس الائمہ
وفخر الاسلام وذھب جمھور المحققین الی ان الایمان
ھو التصدیق بالقلب وانما الاقرار شرط لاجراء الا
حکام فی الدنیا لما ان تصدیق القلب امر باطن لابد لہ

تصدیق ہے سا تہہ شرط شہادتین کے اسواسطے کہ جیسا کل مین ہیئت اجزا کی
پائی جاتی ہے اسیطرح شرط شرط کے ساتہہ ہی جمع ہوتا ہے جیسا طہارت
نماز کے ساتہہ جمع ہوتی ہے اس عبارت سے یہہ کہان مفہوم ہوتا ہے کہ
شہادتین جزو ایمان ہے لیکن آپ کو مطلب سمجہنے کا شعور نہین ہے
قولہ مقلد کو مجتہد کے راے کی ہی خبر نہین **اقول** مجتہد کی ہی راے
ہے کہ ایمان عین تصدیق ہے اور اطمینان قلبی ہے شرح عقاید نسفی مین ہے
ہذا ہوا اختیار الشیخ ابی منصور ماتریدی رح اور امام ابی منصور مقتدی حنفیون
کے ہین اور چند واسطہ سے شاگرد امام ابوحنیفہ کے ہین **قولہ** جناب
مولوی صاحب نے ابہی مقدمہ مین تو مسئلہ ایمان کے الوداع پڑہی آیندہ
دیکہئے کیا کیا گل کہلتے ہین **اقول** قصر جمیل سبحان اللہ کہ خود مسئلہ ایمانسی
جاہل ہے اور اعمال کو جزو ایمان کہتا ہے مذہب معتزلہ کا اختیار کیا ہے
اہل سنت سے کنارہ کیا ہے اور جناب مولانا محقق پر تہمت عدم آگاہی کی
کرتا ہے پس معلوم ہوا کہ چشم یقین سے کور مادر زاد ہے اور چشم ظاہری
ہی نہین ہے کہ کبہی کتاب تو دیکہتا ؎ حیف کین بے بصران تا یہ ابد
بنگرانند؛ آنچہ در دیدہ صاحب نظران مے آید **قولہ** صفحہ ۲۴ اس جواب
الجواب کو آپ ملاحظہ فرمائیے کہ ہر مقام مین جواب کا نیا طرز اور جداگانہ
انداز ہے **اقول** سبحان اللہ اپنے منہ میان مٹہو ؎ خود ستائی شیوہ
شیطان بود؛ آنکہ خود را کم زند مردان بود؛ کیا طرز ہے کہ ایک بہی
صحیح نہین لکہا ہے مذاہب سے خبر نہین ہے کہ مذہب امام ابوحنیفہ کا کیا
ہے اور مذہب معتزلہ کا کیا ہے اور مذہب جمہور کا کیا ہے مادہ علمی اسقدر
نہین ہے کہ بہلا شرح عقاید نسفی تو دیکہا ہوتا لوگون سے کچہہ باتین

اور اعمال اور طاعت کو جزو ایمان کہنا یہہ مذہب معتزلہ کا ہے آپ کو
اس بات کی بہی خبر نہین ہے آپ کے تحریر سے کہ آپ نے شل اپنے نامہ
اعمال کے تین چار ورق سیاہ کیا ہے صاف ظاہر ہے کہ آپ مذہب معتزلہ کا
رکہتے ہین کہ اعمال کو جزو ایمان کہتے ہین اور سواد اعظم اہل سنت وجماعت
سے خارج ہین وصیت نامہ مین امام ابو حنیفہ نے لکہا ہے العمل غیر الایمان
والایمان غیر العمل بدلیل ان کثیرا من الاوقات یرتفع العمل عن المومن
ولا یجوز ان یقال ارتفع عنہ الایمان فان الحائض یرتفع عنہ الصلوۃ
ولا یجوز ان یقال رفع عنہا الایمان اب باقی جواب اس امر کا کہ بلحاظ نہین
اور بعض سلف کے یہہ رائے ہے کہ اعمال اور افعال حقیقت ایمان مین
داخل ہین یہہ ہے کہ اعمال اور افعال اونکے نزدیک جزو ایمان کامل کا
ہے اس حیثیت سے کہ نہین خارج ہوتا تارک اعمال کا حقیقت ایمان سے کہ یہی
مذہب شافعی کا ہے جیسا کہ شرح عقائد نسفی مین ہے ولا یخفی ان ہذا
الوجوہ انما تقوم حجۃ علی من یجعل الطاعات ارکانا
من حقیقۃ الایمان بحیث ان تارکہا لا یکون
مومنا کما ہو رای المعتزلۃ لا علی من ذہب
الی انہا رکن من الایمان الکامل بحیث لا یخرج
تارکہا عن حقیقۃ الایمان کما ہو مذہب الشافعی و
قد سبقت تمسکات المعتزلۃ باجوبتہا فی ما
سبق انتہی قولہ صفحہ ۲۱ آپ کو دو مشکلین درپیش ہوئین ایک تو یہہ
کہ ان دونون حبا تو امر الطلق پیدا کیجئے اقول بر تقدیر صحت نقل
و روایت صحیح امام سے معنی التصدیق مع الشتہا دتین کی یہہ ہین کہ ایمان

اسپنے سونہہ اور دل کے بہت کا غذ سیاہ کیا اور ذرا ہی خوف خدا کا نکیا کہ آیا مجکو ایسی عالم حقانے کی اہانت حلال ہے یا نہیں اور کچھہ اندیشہ عاقبت کا نکیا لیکن ہم لوگون کو اسکا کچھہ غم نہیں ہے بلکہ صبر کرتے ہین اسواسطے کہ بد مذہب لوگ ہمیشہ سے بزرگان دین کے اسیطرح توہین کرتے ہین ع
صد ہزاران اولیا سے حق پرست ٭ خود بیرقدرے سپا ست بدست ٭ چنانچہ
روافض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کرتے ہین اور طعن اور لعن کرتے ہین اور تبرا بکتے ہین اور اپنی کتابون مین تبرا لکہتے ہین اسیطرح خوارج اہل بیت رسول خدا صلعم سے عداوت رکہتے ہین اور جناب امیر اور اونکے اولاد امجاد پر تبرا کرتے ہین معتزلہ اور وہابیہ اولیاء اللہ اور ایہہ ہدی سے بغض رکہتے ہین اور توہین کرتے ہین اسیطرح آپ بہی ایسی عالم محقق حافظ اور حاجی اور سید درویش کامل کی اہانت کرنے سے عاقبت تباہ کرتے ہین اگر روافض نے اصحاب پر تبرا کیا اور خوارج نے اہل بیت پر تبرا کیا تو صحابہ اور اہل بیت کا کچھہ حرج نہوا بلکہ اونکے ثواب کے ترقی ہوتی جاتی ہے جسقدر یہہ بد مذہب اونکی مذمت کرتے ہین اونکا ثواب زیادہ ہوتا ہے کچھہ نقصان نہین ہے اسیطرح جب تک یہہ کتاب آپکی رہیگی مولانا کو ثواب اور آپکو عقاب زیادہ ہوگا مولانا نے بمقتضای مقام دو یک مقام پر کلمہ درشت لکہا آپ نے بلاوجہ اس کتاب مین من اولہ الی آخرہ مولانا کی اہانت اور مذمت جہانتک ممکن ہوا بہردیا کہنے کو جواب الجواب ہے اور واقع مین مذمت نامہ اور اہانت نامہ ہے اور جواب سی کچھہ علاقہ نہین **قولہ** صف ۲ معلوم نہین کہ ہندوستان کی کس شہر کے موافق یہہ ترجمہ فرمایا ہے **اقول** ناحق آپ مثل اپنے اعمال نامہ کی کاغذ سیاہ کرتے ہین اس مین کیا غلطی نکالا ہے

پونچہہ پونچہہ کر مشل ہے بہگوکے کچہہ بعض احباب ناوان سے کچہہ دوسرے ناوانون سے دریافت کرکے لکہدیا اوسکو جواب الجواب ٹہرایا ان باتون کی لکہنے مین شرم نہین آتی ہے **قولہ** صفہ ۲۱ صرف دس صفحہ کی تفاوت مین بمقدار حواس عشرہ کا جواب ہے **اقول** قصر جمیل معنی عبارت سولانا کہ ایمان عبارت ہے تصدیق ما جاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عند اللہ اور اقرار سے یہہ ہین کہ ایمان عبارت ہے تصدیق سے ساتہہ شرط اقرار کے اور شرط ساتہہ شروط کے جمع ہوتی ہے اسواسطے لفظ اور کی کہ بمعنی وا و جمع کے ہے لاتے اور جزو ہونا اقرار کا اس عبارت سے کہان مفہوم ہوتا ہے ع
برین فہم و دانش بباید گریست **قولہ** اور انتفاع شرط مستلزم انتفاع مشروط ہین یہان پر کلیہ اذا فات الشرط الخ **اقول** استلزام انتفا کل با نتفاء جزو اور استلزام انتفاء مشروط بانتفاء شرط مین زمین آسمان کا فرق ہے جزء کی نفی ہونے سے ذات کل کے بالکل منتفی ہو جاتی ہے اور شرط کی نفی ہونے سے مشروط من حیث وصف مشروطیت کے منتفی ہوتا ہے ذات اوسکی نہین منتفی ہوتی اگر نماز مین رکوع یا سجود نہ پایا جائیگا کل نماز منتفی ہو جائیگی اور اگر طہارت نہ پائی جائیگی جواز نماز کا کہ مشروط ہی نہ پایا جائیگا اور نماز پائی جائیگی بہلا ان باریکیون کو آپ کا ذہن غبی کہان پہونچتا ہے
س سخن شناس نہ دلبر اخطا اینجا است ✤ اسی وجہ سے اپنی زعم فاسد سے خرافات اعتراضات کرتے ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے کافیہ اور تہذیب نہین پڑہا **قولہ** صفہ ۲۲ مسلمانون کوان بزرگ سے کیا امید ہو سکتی ہے اونکے اتباع محض بے سود ہے بہائیو سوچو جاگو ایسے دانہ دام سے دور بہاگو الخ **اقول** خصر جمیل آپ نے مولانا کی اہانت اور طعن اور تشنیع مین مثل

کہل گیا **قولہ** شاہ عبد القادر صاحب اور مولانا رفیع الدین صاحب کا ترجمہ
کسی سے نکلوا کر نقل کرا دیتے **اقول** مولانا کو کیا ضرور ہے کہ وہ دونوں
مولویوں کے ترجمہ نقل کراتے مولانا خود اہل زبان ہیں اونکو مولوی
عبد القادر کی تقلید کیا ضرور ہے مولوی رفیع الدین صاحب سے کم
نہیں ہیں جیسا آپ کے اعتقاد میں آپ کے امام صاحب **تقویۃ الایمان**
میں اوس سے زیادہ مولانا کے معتقدون کے اعتقاد میں مولانا ہیں بوجہ
حسد کے آپ کے نگاہ میں مولانا کمتر نظر آتے ہیں ؎ گر نہ بیند بروز
شپرہ چشم ✤ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ **قولہ** صفحہ حضرت سلامت اکثر واو
کے دو معنی کس قاعدہ سے لائے **اقول** حضرت سلامت فراموشی کے
علاج کیجے لفظ اور کے معنی واو کے ہیں جیسا کہ ترجمہ مولوی رفیع الدین صاحب
و ترجمہ مولوی عبد القادر صاحب میں بہی موجود ہے اور لفظ حالانکہ معنی جملہ
ترکیب حالیہ کے ہے واسطے توضیح حال کے لفظ حالانکہ کے مولانا نے
زیادہ کی ہے آپ اس تحریر کے منع پر کیا حجت رکہتے ہیں ؎ گفتار بے دلیل
یہان معتبر نہیں **قولہ** اور بدون شرط کے مشروط کسی طرح موجود ہے
نہیں ہو سکتا الخ **اقول** مشروط بدون شرط کے ذاتاً موجود ہو سکتا ہی
بحیثیت وصفیت کے نہیں موجود ہو سکتا ہے جیسا کہ شرح جامی میں
ملا جامی نے لکہا ہے یعنی بلا سبب ای لم یتوقف فیہ سبب
من حیث ہو سبب فیما ہی شرط فیہ من الاسباب
الاربعۃ المذکورۃ لانہ قد انتفی احد السببین الذی
ہو العلمیۃ بذاتہا والسبب الاخر المشروط بالعلمیۃ
من حیث وصف سببیتہ فلا یبقی فیہ سبب من حیث ہو

جس پر آپ اسقدر نازاں ہیں یہہ ترجمہ مولانا کا موافق ترجمہ مولوی رفیع الدین
صاحب کے ہے دیکھتے نہیں ہیں آپ ہی کا لکہا ہوا تو ہے مولوی رفیع الدین
صاحب تحریر فرماتے ہیں اور بعضے لوگوں میں سے وہ ہے کہ کہتا ہے
اور مولانا نے لکہا ہے کہ بعض آدمیوں سے وہ آدمی ہے ان دونوں میں کیا
فرق نکالا ہے مولوی رفیع الدین صاحب نے لوگوں کے لفظ اور مولانا
نے آدمیوں کی لفظ لکہا ہے اسمین کیا حرج ہے یقول کا ترجمہ جیسا مولوی
رفیع الدین نے برعایت لفظ سوءمول کے کہتا ہے لکہا ہے مولانا نے بہی لکہا ہے
مولوی رفیع الدین نے لکہا ہے اور نہیں وہ ایمان لانے والے اور مولانا
نے لکہا ہے حالانکہ وہ مومنین سے نہیں ہم کا ترجمہ لفظ وہ کے ساتھ جیسے
مولوی رفیع الدین نے کیا ہے ویسا ہی مولانا نے کیا ہے اور لفظ سے
کے زاید واسطے تحسین کلام کے لاتے ہیں محاورہ میں لوگ بولتے ہیں بلکہ
اوس گروہ سے نہیں ہے اور کچہہ ضرور نہیں ہے کہ ترجمہ لفظی اردو میں موافق
ترجمہ عربی کے ہو مولوی رفیع الدین و مولوی عبدالقادر نے لکہا ہے
اور اون کو یقین نہیں یہہ ترجمہ کہاں الفاظ وبا ہم مومنین سے موافق ہے آپ
پوربی آدمی بنگالی دیہاتی کج مج زبان کہ جسکو سلیقہ کلام کرنے کا نہیں ہے
کیا حرف گیری کرتے ہیں آپ محاورہ اردوے شہر کا کیا جانیں آپ کو
اس سے کیا آگاہی ہے شہر اور دیہات کے محاورہ میں تہوڑا بہت فرق
ہوتا ہے اگر کوی اہل زبان حرف گیری کرتا تو مضایقہ نتہا آپ کیا جانیں
آپ کی کتاب بالکل خلاف محاورہ ہے مضامین اور معانی سے فرصت
نہیں ملتی کہ ہم لفظ اور عبارت کی غلطی کی طرف متوجہ ہوں ورنہ بالکل
کتاب غلطی سے بہری ہوی ہے اس مقام پر آپ کی تفسیر دانی کا حال

لکہا ہے یہہ بہی غلطی مطبع کی ہے لیکن چونکہ آپ کو حق سے عناد ہے اس عناد نے
ایسا پردہ مخالفت کا آنکہون پر ڈالا ہے کہ آپ غلطی مولف مین اور غلطی کاتب
مین کچہہ تمیز نہین کرتے اور یہہ نہین سمجہتے کہ مولانا کی شان سے ہی کہ ایسی
غلطی کرین پس بات کو ایک مبتدی سمجہتا ہے اوسمین مولانا باوجود اس فضیلت و
کمال کے کیونکر غلطی کرینگے آپ کی کتاب مین چہاپہ کی ہزارون غلطی ہین
اور اوسکو خود جانتے ہونگے مظہر صحت اسی غلطیون کے آخر کتاب مین ایک اشتہار
چہاپ دیا گیا ہے تاکہ آپ پر عاید ہو مگر نہ خیال اس کے کہ مطبع کی غلطی کی پکڑ کرنا
اہل تحصیل سے بعید ہے ہم اوسکو گرفت نہین کرتے **قولہ** جناب معترض
صاحب کا یہہ رسالہ سراپا غلطیون سے لدا ہوا ہے **اقول** کیا آپ کی
فصاحت ہے رسالہ کو لدا ہوا ہے تحریر فرمایا یہہ زبان پوربی صحرائیون کی
ہے **قولہ** پس یہہ تہوڑی غلطیان لکہ دیگئین **اقول** یہہ جسقدر غلطیان آپنے
لکہین ہین کوئی غلطی نہین ہے بعض مقام پر آپ کے فہم کا قصور ہے وہ آپکو
سمجہا دیا گیا اگر بسبب کج فہمی کے نہ سمجہین تو ناچاری ہے اور بعض مقام پر
آپکا افترا ہے کہ آپ نے تہمت باندہی ہے اور بعض مقام پر کاتب کی
غلطی ہے کہ اوسمین مولف کا کچہہ قصور نہین ہے **قولہ** آپ کے حق مین دعاء خیر
کرتا ہون الخ **اقول** موافق هل جزاء الاحسان الا الاحسان کی مین
بہی آپ کے حق مین دعاء خیر کرتا ہون کہ خداوند ہمسب مسلمانان خصوصاً مولوی
شکر اللہ صاحب مصنف رسالہ عجالہ فی ازالۃ الازالہ کو طریقہ اہل سنت و جماعت
اور مذہب حنفی پر قایم رکہہ اور اعتزال اور توہب اور تذبذب مذاہب اور
ضلال ذمیمہ اور لحم المیت سے محفوظ رکہہ اور حسن عقیدت اولیاء کرام و فقہاء
عظام سے عطا کر **قولہ** الغرض جو بات صاحب تقویۃ الایمان نے اس مقام پر

سبب انتہی + جیسا نماز بدون طہارت کے کہ شرط ہے ممکن ہے لیکن
صفت جواز کے ساتھ نہین پائی جاتی اور کل بدون جزو کے ممکن
نہین **قولہ** معلوم ہوتا ہے کہ لفظ او رحضور کا تکیہ کلام ہے **اقول** لفظ او
تو حضور کا تکیہ کلام نہین ہے بلکہ موافق مطلب کے ہے اسواسطے کہ
لفظ او کے ترجمہ مولوی عبد القادر اور مولوی رفیع الدین مین موجود ہے
پس یہ طعن مولوی رفیع الدین اور مولوی عبد القادر پر عائد ہوتا ہے لیکن
غیبت علما اور بدگوئی اور مذمت آپکا تکیہ کلام البتہ ہے کہ کوئی قول نہین
ہوتا کہ اوسمین آپ عیب گوئی کرکے گوشت بہائی مسلمان میت کا نوش
فرماتے ہون پیرزادون کے واسطے طعام المیت تجویز ہوتا ہے لیکن
آپ کی غذا بالکل لحم المیت ہے نعوذ باللہ من ہذا الخبائث **قولہ**
صورت تو یہہ ہے کہ آپ نے یعرفون کا ترجمہ جانتے ہین لکہا ہے الخ
اقول آپ یا تو دروغگو کذاب ہین یا آنکھون سے بالکل نابینا ہین
مولانا نے یعرفون کا ترجمہ صفحہ ۳ مین صاف صاف پہچانتے ہین لکھا
ہے جانتے ہین کہان لکہا ہے اور اگر مولانا بموجب بعض تفاسیر کے مرجع
ضمیر مفعول یعرفونہ کا ذات بابرکات صلعم ٹہرایا تو کیا خرابی ہوئی کچہہ
اس مقام پر تفسیر شاہ ولی اللہ صاحب کی ضرور نہین ہے آپکو جو کچہہ بلا وجہ
مولانا سے عناد بمقتضاے طبعی ہو گیا ہے اعتراض کرتے ہین دروغ یا افترا کا
جسطرح ہو تیر مارنا چاہیے لگے خواہ نہ لگے **ع** نیش عقرب نہ از پے کین است
مقتضاے طبیعتش این است **قولہ** یہہ ترجمہ الذین کا معلوم نہین کہ حصر کا
فائدہ الخ **اقول** ترجمہ الذین کا (انہین لوگون نے) کے ساتھہ ظاہر اغلطی
چھاپی کی ہے یہہ ترجمہ چاہیے (جن لوگون نے) اور اسیطرح کتابون کو نکتا ہین

استوی کو پڑہکر مجسمہ ہوگئے اور کہتے ہین کہ حق تعالے بصورت انسان کے
عرش پر جانب فوق بیٹہا ہے قدم اوسکے کرسی پر ہین اسیطرح سیکڑون
فتنہ برپا ہوتے جاتے ہین جاہلون کے قران کے معنی سمجہنے کے وہ مثال ہے
کہ ایک جاہل جو کچہہ کماتا تہا اپنی مان کو دیتا جورو کو کچہہ نہ دیتا لوگون نے
کہا کہ مان کو سب کیون دیتا ہے اوسنے کہا قران مین اللہ تعالی فرماتا ہے
ماکسب توسب مان کو دینا چاہئے دوسرے نے کہا کہ اطعمہم
من جوع یعنی جورو کو ہی طعام چاہئے تب وہ قایل ہوا یا حدیثی تیز
کہتی ہین کہ قران مین ہی سو طے عذاب ہے قولہ اس مطلب
کے واسطے تو سن سکت ہے الخ اقول مولانا اظہار حق اور ہدایت خواص و
عام کیواسطے جواب باصواب تقویتہ الایمان کا لکہا الساکت
عن الحق الشیطان الاخرس پس اگر ہدف تیر من صنف قد
استہدف کے ہوئی اور مخالفین اور معاندین نے اونکی مذمت لکہی اور
عیب جوی اور نکتہ گیری کیا تو اسکا کچہہ باک نہین ہے بزرگان دین نے خدا
کی راہ مین بڑے بڑے مجاہدہ کئے ہین اور اظہار حق اور اعلاء کلمہ اللہ
اور ہدایت خلق اللہ کے واسطے بڑی تکلیفین اوٹہای ہین اگر مولانا نے اسقدر
ایذا اوٹہائی تو کچہہ بعید نہین ہے یہ سبب اجر اور ثواب کا ہے دیکہو کہ
مولانا کے بزرگوار حضرت جناب سید الشہدا امیر المومنین امام حسین
علیہ السلام نے اظہار حق کے واسطے مع اصحاب اور اولاد کے دشت کربلا
مین بہوکے پیاسے خدا کی راہ مین جان دیدیا مولانا نے اگر تہوڑی تکلیف
اہانت کی اوٹہائی تو کیا عجب ہے لیکن عجب وقت آیا ہے اور ان اندہون
اور غیر مقلدون کا عجب حال ہے کہ طریقہ نواصب اور خوارج پر قدم رکہا ہے

مین فرمائی الخ **قولہ** تقویۃ الایمان کی کس عبارت سے آپ نے سمجھا کہ
آیات قرآنی کو بخوبی سمجھنے اور منتہی تک پہونچنے کا دعوی کیا ہے **اقول** تقویۃ الایمان
کے اس عبارت سے یہہ بات سمجھی جاتی ہے (کہ قرآن مجید مین باتین بہت
صاف و صریح ہین اونکا سمجھنا مشکل نہین ہے) جب قرآن مجید کی باتین بہت
صاف و صریح ہین اور سمجھنا اونکا مشکل نہین تو بخوبی سمجھنا اور منتہی تک پہونچنا
کب دشوار ہوگا اور یہہ قید تو آپ البتہ زیادہ کرتے ہین کہ علم سیکھنا چاہئے
طلب العلم فریضۃ علی المسلم والمسلمۃ ورنہ تقویۃ الایمان کے عبارت مین
یہ نہین ہے کہ بعد علم سیکھنے کے مشکل نہین ہے البتہ یہہ قید ہوتے تو کیون
اعتراض ہوتا آپ البتہ تقویۃ الایمان کے اصلاح کے درپے ہوئے ہین
لیکن لا یصلح العطار ما افسد الدہر اگر آپ پہلے سے شرح تقویۃ الایمان کی لکھتے
تو کس واسطے نوبت اوسکی رد کی پہونچتی اور اس عبارت تقویۃ الایمان نے
تو قیامت برپا کر دیا اور ایک عالم کو گمراہ کر دیا کہ بہت لا مذہب اس تقویۃ الایمان کو
پڑھکر دعوی کرتے ہین (کہ علم کی کیا ضرورت ہے قرآن کیواسطے ترجمہ
مولوی عبد القادر صاحب کا اور حدیث کیواسطے مظاہر الحق کفایت کرتے
ہے زیادہ علم کی کیا حاجت ہے اور علم اصول فقہ وغیرہ کو بدعت کہتے
ہین اور دونون ترجمہ پر بکمال استنباط احادیث و مسائل کرتے ہین اور آئمہ
اربعہ کے کچھ حقیقت نہین سمجھتے ہین ایک لا مذہب کہتا تھا کہ پیغمبر معصوم نہین ہین
حضرت آدم کے حق مین حق تعالے فرماتا ہے وعصی آدم ربہ فغوی ایک غیر
مقلد کہتا ہے وضو مین مسح فرض ہے غسل سنت ہے قرآن مین ارجلکم
کے لام کو کسرہ چاہئے عطف قریب پر چاہئے نہ بعید پر حالانکہ مولوی اسمعیل نے
اپنی کتاب ایضاح الحق مین بدعت حقیقی لکھتے ہین بہت لا مذہب الرحمن علی العرش

متعلق نہین لہذا ذکر تقلید کا ضرور ہوا دوسرے یہہ کہ اگرچہ نام کتاب کا
تقویۃ الایمان رکہا ہے اور اس کتاب مین پہلے بیان توحید اور شرک کا
ہے پہر بیان اتباع سنت اور بدعت کا ہے اور اتباع سنت اور بدعت
متعلق اعمال سے ہی چنانچہ صاحب تقویۃ الایمان نے بدعت کے بیان مین
بہت رسوم جاریہ اور راگ وغیرہ کا بیان کیا ہے اور ایک فصل تقلید کی
بہی بیان کیا ہے اور یہہ سب اعمال سے متعلق ہے لہذا مولانا نے تقلید کو
بیان کیا بڑا تعجب ہے کہ آپ تقویۃ الایمان پر ایمان لاے ہین مگر آج تک
تقویۃ الایمان کو آپ نے ملاحظہ نہین فرمایا کہ اسمین کیا کیا بیان ہے
آپ کو اس سے بہی خبر نہین ہے کہ اسمین بدعت وغیرہ اور رسوم جاہلیت
اور تقلید وغیرہ کا بہی بیان ہے آپ کیسے مومن تقویۃ الایمان کے ہین کہ
آپ کو اوسکے بیان سے خبر نہین ہے اور مولانا پر اعتراض کرنے کو طیار ہین
واقع مین اسکا نام تقویۃ الایمان صحیح نہین ہے بلکہ تقویۃ الایمان و اتباع
السنہ نام رکہنا مناسب تہا اور ایک تعجب یہہ ہے کہ تقویۃ الایمان مین لکہا ہی
سو ہر کسی کو چاہیے کہ توحید اور اتباع سنت کو خوب پکڑے اور شرک اور بدعت
سے بہت بچے کیونکہ یہی دونون چیزین اعمال و اصل ایمان مین خلل ڈالتے ہین اور
باقی گناہ اون سے پیچہے ہین کہ وے اعمال مین خلل ڈالتے ہین انتہی۔ اس بیان سے
صاف ظاہر ہے کہ بدعت ایمان مین خلل ڈالتے ہے اور حال یہہ کہ بدعت نہ شرک
ہے نہ کفر زیادہ برین نیست کہ گناہ کبیرہ ہے اور گناہ کبیرہ ایمان مین خلل نہین ڈالتا بلکہ
یہہ مذہب خوارج کا ہے کہ مرتکب کبیرہ کا کافر ہے مومن نہین باقی رہا شاید آپ
نے اس مسئلہ مین بہی تقلید اپنے امام صاحب تقویۃ الایمان کی اختیار کی ہی
اس وجہ سے کل بیان اس کتاب کا شرک ہو خواہ بدعت متعلق ایمان سے

کہ شہادت حضرت مظلوم کی قایل نہین ہے اور یہہ ایک بدعت ایجاد کیا ہی
اللّٰهم احفظنا من فتنة هذا الزمان **قوله** جناب مولوی
قاضی بخشش احمد صاحب نے دہجیان بکہیر دین **اقول** کیا فصاحت
اور بلاغت آپکی یہہ بولی بنگلی پوربیون اور بنگالیون کی ہے ورنہ اہل زبان
دہجیان اوڑائین بولتے ہین اگر قاضی صاحب نے مثل آپ کے ایک جواب
خرافات لاطایل لکہا تو کیا ثمرہ اوٹہایا مولوی امیرالدین نے رسالہ نافعہ
لایل الناصحہ ہین کیسی اونکی دہجیان اوڑائین کہ پہر جواب نہو سکا سو نہہ
چہپا کر بہاگ نکلے **قوله** صفحہ ۳۱ عوام کا مطلب آپ ہی نے خوب سمجہا ہی کیون
نہو یہہ عوام تو یار غمگسار ہیچو شیر و شکر یک دل و یک جگر ہین **اقول** مولانا
صاحب عالم فاضل صاحب ظاہر و باطن اور صاحب مکاشفہ و مشاہدہ و اشراق
خواطر ہین معانی قران اور حدیث اور اقوال ایمہ مجتہدین اور علما محققین کی
سمجہتے ہین ہر خواص و عام کے مطالب کو سمجہکر اونکے مسایل کا جواب دیتے ہین
ہر عوام کا مطلب سمجہنا اونکے نزدیک کیا دشوار ہے البتہ جو انبیا ہین وہ
مطلب عوام نہین سمجہتے اون کے مطالب کے خلاف سمجہکر اون بیچارون کو
راہ حق سے گمراہ کر دیتے ہین **قوله** صفحہ ۳ کجا بیان ایمان کجا مضمون تقلید
حضرت سلامت اتنا ہی آپ نے نہین خیال فرمایا کہ اس کتاب کا نام تقویۃ
الایمان ہے **اقول** اس مقام پر بیان تقلید کی دو وجہ ہے اول یہہ کہ جب قران
شریف کی باتین صاف اور صریح ہونے کا ذکر آیا اور حال یہہ کہ قران شریف
مین بیان ایمان و اعمال کا دونون ہے اور اوسمین دلالۃ النص و عبارۃ النص
و اشارۃ النص و اقتضاء النص سب موجود ہے اور پہر صاحب تقویۃ الایمان نے
صراحت اوسکے بہ نسبت ایمان کے خاص نہین کیا اور اعمال عام کی تقلید سے

ذرا سونچو سمجھو ہوش کی باتین کرو جیسا لڑکے چھڑی کو گھوڑا تصور کرکے اوسپر سوار ہو کرکے دوڑتے ہین ایسا آپ اپنی قلم کے گھوڑی کو دوڑاتے ہین اور نیک و بد مین امتیاز نہین کرتے جو جی مین آتا ہے لکھتے ہین **قولہ** صفحہ ٣٣ پس یہہ فرمائیے کہ عوام اور خود بدولت جو تقلید ایک امام کا دعوی کرتے ہین یہہ تقلید قبل ایمان کے ہے یا بعد الخ **اقول** درستی ایمان کے بحث مین تقلید کا ذکر نہین ہے بلکہ قران کے بہت صاف و صریح ہونے مین اسکا ذکر ہے اور قران اصول او ر فروع سب کو شامل ہے اور تقویۃ الایمان مین ذکر محض توحید اور شرک کا نہین ہے بلکہ اتباع سنت اور بدعت کا بہی ذکر ہے **قولہ** صاحب تقویۃ الایمان نے یہہ کہان لکہا ہے کہ قران کے معنی مطلب جاہل عوام خود ہی پڑہ لیوین اور سمجہین کسی عالم یا مجتہد سے نہ پوچہین الخ **اقول** یہہ عبارتین تو تقویۃ الایمان مین نہین لکہی یہہ آپ البتہ اوسکی اصلاح دیتے ہین اور بنا دیتے ہین پہلے سے اگر آپ شرح کر دیتے تو یہہ قول اوسکا کیون رد کیا جاتا **قولہ** صفحہ ٣٣ آپ ہی فرمائیے کہ یہہ غنا او رسرود و تعزیہ پرستی قبرون کے طواف و سجدہ کرنے کو کہان امام مجتہد نے کہدیا ہے الخ **اقول** تعزیہ پرستی اور سجدہ تعظیمی وغیرہ کو ہم تو خود بدعت سیئہ جانتے ہین اور کسی امام مجتہد نے ایسے امور کا حکم نہین کیا لیکن ان امور کو بدعت سیئہ اور محرمہ جانتے ہین شرک اور کفر اور مخل ایمان نہین جانتے یہہ عقیدہ اہل سنت کا نہین ہے کہ مرتکب حرام مشرک یا کافر ہو جاتا ہے ہان اگر سجدہ بغیر اللہ بطور عبادت کے کریگا تو البتہ شرک ہو جائیگا ہکذا فی ماتہ مسائل اور غنا اور سرود اگر خالی ہو آلات ستطربہ اور مزامیر سے اور عورت

کیا ہے کہ بدعت کو خلل انداز ایمان کا تصور
کیا ہے اور مذہب خوارج کا اختیار کیا ہے کہ بدعت کو خلل انداز ایمان کا تصور
کیا ہے سبحان اللہ ع وزیرے چنین شہریارے چنان * جہان چون
نگردد خرابی جہان * **قولہ** ایمان مقلد کا صحیح ہے لیکن وہ شخص گنہگار ہے
نسبت چھوڑنے دلیل لانے کے **اقول** بوجہ ذکر تقلید کے آپ اپنی زعم
فاسد میں یہ سمجھے ہیں کہ مولانا ایمان کے باب میں بھی تقلید واجب کہتے ہیں
حالانکہ یہہ آپ کا محض گمان فاسد ہے ناحق باتباع اس گمان کے آپ نے
ایک ورق کاغذ برباد کیا حالانکہ تقویۃ الایمان میں ذکر اتباع سنت اور رد بدعت
کا کیا ہے اس وجہ سے مولانا نے تقلید کا بیان کیا اور اگر بہ نسبت ایمان کی
بھی تقلید کا ذکر کیا تو بھی حرج نہیں اس لیے کہ آپ ہی مقر ہیں کہ ایمان مقلد کا
صحیح ہے باقی رہا گنہگار ہونا بوجہ ترک استدلال کے سو اوسکی یہہ کیفیت ہی
کہ انسان ماں کے پیٹ میں پیدا ہوتے ہیں محقق ایمان اور استدلال نہیں ہوتا جب
وہ کلام کرتا ہے اور کچھہ سمجھنے لگتا ہے اوسکے ماں باپ اوسکو کلمہ شہادتین اور
صفت ایمان مجمل اور مفصل تعلیم کرتے ہیں اور بتقلید والدین کے مومن ہوتا
ہے جب حال بلوغ کو پہونچتا ہے تب تحقیق اور استدلال کرتا ہے اور اکثر
لوگ ناخواندہ اوسی ایمان تقلیدی پر رہتے ہیں اونکو نوبت استدلال کی
نہیں پہونچتی اس وجہ سے اگر تقلید کا ذکر کیا تو کیا مضایقہ ہوا **قولہ** شاید
آپ نے اللہ تعالے کو واحد اور محمد صلعم کو رسول برحق حضرت امام ابوحنیفہ کے
فرمانے سے تقلیداً بلا تحقیق مان لیا ہے اپنی طور پر توحید اور رسالت کے
تحقیق نہیں کے الخ **اقول** شاید آپ والدہ شریفہ کے شکم سے عالم محقق اور
مستدل پیدا ہوئے تھے اور آپکو کچھہ حاجت تعلیم کلمہ شہادتین وغیرہ کی
نہیں ہوئی بمجرد تولد کے کلمہ شہادتین اور صفت ایمان کے بیان کرنے لگے

اسکا کیا ہے اور اس مقام پر پانچ وصف اختیار کرنیکی کیا وجہ ہے شان نزول
اسکا کیا ہے یہہ سب باتین الفاظ سورہ اخلاص سے کہان ظاہر ہین اور بدون
ان مطالب کے سمجھے معنی سورہ کے بخوبی فہم مین نہین اسکتے ہین ما اتاکم
الرسول مین ما عام ہے ظاہر نہین ہے کہ کیا کیا چیز رسول نے ہم کو دی
تفسیر طلب ہے اسیطرح یہہ بھی ظاہر نہین ہے آیت سے وہ چیز کہ اوس سے
منع کیا ہے انما الٰهکم اله واحد کی تفسیر جب تک لا اله
الا هو الا اله واحد کے ساتھہ نکیجاے معنی ظاہر نہین ہے
محمد رسول الله مین اگرچہ رسول کے معنی پیغمبر کے ہین لیکن ہر شخص پر
رسول کے معنی شرعی اصطلاحی کہان ظاہر ہین وما ینطق عن الهوی
ان هو الا وحی یوحی مرجع ضمیر ہو کا کیا ہے اس مقام پر ایک اعتراض
ہوتا ہے کہ شاید حضرت اجتہاد سے کوئی بات نفرماتے حالانکہ خلاف اسکے
ثابت ہے کہ حضرت اجتہاد سے بھی فرماتے تھے لا تاکلوا اموالکم
بینکم بالباطل تفصیل طلب ہے کہ کیا کیا چیز اکل بالباطل ہے ینزل
الغیث ویعلم ما فی الارحام سے نفی علم غیب کے ظاہر نہین ہے
اسیطرح آیت نماز کی مجمل ہے کسی آیت مین ترتیب نماز کی نہین بیان فرمائی
سب احادیث سے معلوم ہوے ہین اسیطرح حال زکوٰۃ کا ہے حج وصوم
کے سب آیات صریح نہین ہین اب پر تقویۃ الایمان کی عبارت کا کہ قران
مجید مین باتین سب صاف ہین اثر ہوا ہے کہ آپ ان سب آیات کو آیات
بینات مین داخل کرتے ہین حالانکہ سب باتین ظاہر نہین ہین آپ نے شاید
ترجمہ مولوی عبد القادر کا دیکہا ہے اور اوسی پر آپ قانع ہو کر خوش ہوگئے ہین
کہ سب آیات بینات ہین اور آپ اپنی کو عالم مومنین شمار کرتے ہین معلوم ہوا

اور امر ہے نہو اور مضمون اسکا ذکر جنت او رنار کا ہو تو وہ سکو آپ کے
امام کے چچا تحفہ اثنا عشریہ مین جایز رکھتے ہین اور کتاب اشباہ مین آپکی
امام کے دادا استفادہ اہل قبور طواف قبر کا حکم دیتے ہین آپ اسکو
دیکھ لین **قولہ** صفحہ ۳۴ جبتک ایسی یعنی یقسم الخ **اقول** صحیح عبارت اسکی
الشی جبتک یعنی و یصم ہی ہے لیکن یہہ غلطی کاتب کی ہے اسمین آپکا قصور نہین ہے
ایسی غلطیان ہزارون ہین بلکہ یہ کتاب معدن غلطیون کی ہے لیکن ہم
مطبع کے غلطیون کی گرفت نہین کرتے کہ داب محصلین سے بعید ہے اور
آپ کاتب کے غلطی کی گرفت کرکے مولانا پر تہمت غلطی کی رکھتے ہین اور
انصاف کو ہاتھہ سے دیتے ہین **قولہ** صفحہ ۳۵ آپ نے اپنے جہل کا اقرار کیا
جزاک اللہ **اقول** نصیر جہیل آپ اسقدر نہین دیکھتے کہ یہہ عبارت کہ ہم جاہل
اور بے زبان محض ہین مقولہ عوام کا ہے کہ اسکو مولانا نقل کرتے ہین یا خود
مقولہ مولانا کا ہے کہ اپنے جہل کا اقرار کرتے ہین اور عبارت کا خیال
آپکو کچھہ نہین کہ یہہ قول کس عبارت کے تحت داخل ہے یہانسے معلوم ہوا کہ آپکی
فہم ناقص مین امتیاز نہین ہے بلکہ آپ کے نظر و نہین ہیگا نہ بیگانہ اور یگانہ
خویش معلوم ہوتا ہے اگر آپ کو اسقدر بہی مادہ فہم نہین ہے تو جواب
لکہنے کی کیا ضرورت تہی وہی مثل ہے مار و گہٹنا پہوٹے آنکہہ چہ خوش گفت
است سعدی در زلیخا ✤ الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا ✤ **قولہ** صفحہ ۳۶ یہہ سب
آیات بینات ہین جنکے معنی کہلے ہوئے ہین **اقول** آپ نے اس مقام پر حقیقت
آیات سے لکہے سب صریح اور بین نہین ہین بعض تو البتہ بین ہین سورہ اخلاص
مین احد کے کیا معنی ہین احد واحد مین کیا فرق احد کیون اختیار فرمایا
صمد کے کیا معنی ہین صمد اور احد مین کیا فرق ہے اور ہو ضمیر کیسی ہے مرجع

ف [illegible]

کہ آپ اپنے فہم ناقص سے سمجھے ہین بلکہ یہہ مقصود ہے کہ آیات منجملہ اونہین اقسام کے ہے چنانچہ بعد بیان اقسام مثولہ کے مولانا نے یہہ تصریح کی ہے اور صاف صریح ایک قسم ہے ان اقسام سے لیکن چونکہ آپ بالکل کور باطن ہین یہہ عبارت مولانا کی آپ کو نظر نہین آتی ہے اسواسطے اپنی اسقدر کاغذ شل اپنے دل اور مونہہ کے سیاہ کیا ہے **قولہ** صف آپ کے اس قول سے کہ صریح ایک قسم ہے ان اقسام سے یہہ معلوم ہوتا ہے الخ **اقول** یہہ ہی آپ کے فہم کا قصور ہے کہ اس عبارت سے ان اقسام پانزدہگانہ کو صریح کا قسم پوچھتے ہین بلکہ مراد یہہ ہے کہ صریح بھی منجملہ اقسام مذکورہ کے ایک قسم ہے خواہ بعض کے مقابل او قسم ہو جیسا کنایہ ہے خواہ بعض کے مجامع ہو جیسا خاص اور عام ہے آپ درپے بگاڑنے کلام مولانا کے ہین لیکن اگر خدا نہ بگاڑے تو کیونکر بگڑسکتا ہے **مصرعہ** دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است **قولہ** چونکہ حقیقت اور مجاز منحصر ہے صریح اور کنایہ مین تو یہہ کہنا بھی صحیح ہوگا کہ تمام قرآن مجید منحصر ہے صریح اور کنایہ مین اور ابھی آپ تسلیم کرچکے ہین کہ صریح کا سمجھنا عوام پر مشکل نہین ہے **اقول** یہہ آپ تسلیم کرچکے ہین کہ قرآن شریف باعتبار وضع لغت کے چار قسم ہے خاص عام اول مشترک مأول اور باعتبار وجوہ بیان کے چار قسم ظاہر نص مفسر محکم اور چار قسمین انکے مقابل ہین یعنی خفی مشکل مجمل متشابہ اور باعتبار وجوہ استعمال نظم کے چار قسم ہے حقیقت مجاز صریح کنایہ اور یہہ بھی تسلیم کرچکے جمع ہوتے ہین اقسام ایک تقسیم کے ساتھہ اقسام تقسیم دوسرے کے تو مولانا نے جو صریح کے بہ نسبت فرمایا ہے کہ سمجھنا عوام پر مشکل نہین ہے تو فقط باعتبار وجوہ استعمال کے ہے اور اس سے یہہ نہین لازم آتا ہے کہ باعتبار وضع لغت کے اور باعتبار وجوہ

کہ آپکو تفاسیر سے خبر نہین ہے فقط ترجمہ دیکھہ لیا ہے **قولہ** صفحہ ۳۶ از انجملہ
ایک آیۃ یہہ ہے امن یجیب المضطر اذا دعاہ الخ **اقول** اس آیۃ مین
ظاہرا اشکال ہے کہ بعض مضطر کی دعا قبول نہین ہوتی ہے اور بیضاوی مین جواب
لکھا ہے کہ الف لام مضطر مین جنس کا ہے استغراق کا نہین ہے پھر کہان
یہہ آیت ظاہر ہوئی **قولہ** قبرون اور بزرگون روضون سے استمداد چھوڑ
دیوین الخ **اقول** روحون اور قبرون سے استمداد ہم لوگون کا ایسا ہی
جیسا کہ آپ کے امام کے چچا تفسیر عزیزیہ مین تحریر فراتے ہین ہو ہذا الیکن
درینجا باید فہمید کہ استعانت از غیر بوجہی کہ اعتماد بران غیر باشد و او را مظہر
عون الہی نداند حرام است و اگر التفات محض بجانب حق است و او را یکے مظاہر
عون دانستہ و نظر بکارخانہ اسباب و حکمت او تعالے دران نمودہ بغیر استعانت
ظاہری نماید دور از عرفان نخواہد بود و در شرع نیز جایز و روا ست و انبیا
و اولیا این نوع استعانت بغیر کردہ اند و حقیقت این نوع استعانت بغیر نیست بلکہ
استعانت بحضرت حق است لاغیر **قولہ** صفحہ ۳۸ اس عبارت سے ظاہر ہے کہ
آپ کے نزدیک آیات بینات ان اقسام ثلثہ مین ہین الی قولہ آپ فرماتے
کہ ان امور مذکورہ کی سوا قران مین اور کون چیز باقی رہی ہے کہ اوس کو
آیات بینات گنین گے **اقول** آپکو فقط اعتراض کرنے سے کام ہے اول آخر کو
نہین دیکھتے اپکی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے کہا کہ نماز نہ پڑھنا چاہیے کہ حق تعالے
فرماتا ہے ولا تقربوا الصلوٰۃ دوسرے نے کہا آگے تو پڑھو اوسنے
کہا تمام قران پر عمل مشکل ہے مولانا نے یہہ جو فرمایا کہ نظم قران منحصر
آیات بینات مین نہین بلکہ سوا اسکے بہت سے اقسام ہین اس سے
یہہ مقصود نہین ہے کہ آیات بینات ان اقسام کے علاوہ اور مقابل ہین جیسا

قولہ صفحہ ۳۸ یہہ مضمون آپ کے ذمہ بدایونی کا ادہار ہے کوئی بات بھی تو
اپنی طبیعت سے پیدا کرکے لکہتے الخ **اقول** یہہ مضمون بدایونی کے کیا
خصوصیت ہے اور اوسمین چوری کو کیا دخل ہے جو کوئی کہے کہ آفتاب روشن ہے
تو اوسمین کسیکی خصوصیت کیا ہے بہی اس بات کو لکہتے ہین یہہ بات سبہی
کہتے ہین کہ معنی سمجہنا عوام پر نظم قران کا بلا سمجہائے دوسرے کے سخت
دشوار ہے **قولہ** صفحہ ۳۹ جواب سنئے صاحب تقویۃ الایمان تو صرف سمجہنے کے
بابت فرماتے ہین چاہئے اپنی استعداد سے سمجہا ہو کسی کے سمجہانے
سے سمجہا **اقول** یہہ تو آپ بات بناتے ہین صاحب تقویۃ الایمان نے
یہہ نہین لکہا کہ کسی کے سمجہنے سے سمجہو اگر یہہ لکہتے تو کیون اعتراض اون پر
ہوتا المعنی فی بطن الشاعر آپ اپنے امام کی خوب دل کی بات سمجہتے ہین
اور تقویۃ الایمان مین خوب اصلاح دیتے ہین **قولہ** ہان گور پرستون اندہون الخ
اقول یہہ جو آپ تدبیر بتلاتے ہین غلط ہین بلکہ عوام کو چاہئے کہ نہ گور پرستون
اندہون سے سمجہین اور نہ اون علما سے سمجہین کہ آپ کو حقانی متبع سنت
جانتے ہین اور حالانکہ محض خود رای متعصب خود بین ہین بلکہ چاہئے علماء
مفسرین متقدمین متاخرین جیسا صاحب معالم اور بیضاوی اور مولانا
عبد العزیز صاحب قدس سرہ ہین اون سے سمجہین **قولہ** آپ عوام کے کون
ہین وکیل ہین او دہار کہائے ہین یا کیا ہے **اقول** ہم عوام مومنین کے
بہائی ہین خیر خواہ ہین حق تعالے فرماتا ہے انما المومنون اخوۃ
اور اپنے حضرت کے امت کے نیک خواہ ہین اور اونکو تہمت شرک اور
کفر اور یہودیت اور نصرانیت سے بچاتے ہین اور بموجب کریمہ ظن المومنون
والمومنات بانفسہم خیرا کے اونکے کلام محتمل خیر پر حمل کرتے ہین اور اون سے

بیان کے بہی عوام پر مشکل ہو جایز ہے کہ صریح ضمن مشکل یا مجمل یا متشابہ یا مؤول
یا مشترک یا مجاز مین پایا جاوے تو عوام پر کیونکر سہل ہوگا بلکہ یہہ امور تو
علماء پر مشکل ہین ہان اگر صریح خاص ظاہر حقیقت ہوگا البتہ عوام پر
مشکل نہوگا تو آپ نے یہہ کیونکر فرمایا کہ اوپا قران کا سمجہنا عوام پر مشکل نہ
ٹہرا یہہ کچھہ ضرور نہین ہے کہ صریح کے سمجہنے سے متشابہ مجمل مشکل مجاز
بہی سمجہہ مین آجاوے یہہ آپکی کیسی عقل کرم خوردہ ہوگئی ہے کہ اسقدر بہی
نہین سمجہتے تو معلوم ہوا کہ ایک قسم صریح کہ جب متحقق ہو ضمن حقیقت اور محکم
اور خاص مین تب سہل ہوگا ورنہ اور سب مشکل ہوگا **قولہ** آخر آپ نے صاحب
تقویۃ الایمان کے تحریر کے ساتھہ اتفاق راے کیا الخ **اقول** یہہ محض
غلط ہے مولانا فقط ایک قسم صریح کے کہ جب متحقق ہو ضمن محکم اور حقیقت مین
عدم اشکال کے قائل ہین اور صاحب تقویۃ الایمان کل قران کے نسبت
لکہتے ہین کہ قران مین سب باتین بہت صاف صریح ہین اونکا سمجہنا مشکل نہین
تو دونون مین بڑا فرق ہے آپ البتہ اپنے امام سے مخالفت کر کے نصف
قران کے اشکال کے قائل ہوئے **قولہ** صفحہ ۳ ایک فایدہ اس بسط تقریر سے
اور بہی ہوا الخ **اقول** یہہ فایدہ جو آپ نے گمان کیا ہے اس بسط تقریر سے
وہ کچھہ نہوا اسواسطے کہ مولانا کے شاگردان شاگردانکے بڑہے ہوئے ہین
کہ ابہی آپ برسون تعلیم کرین آپ کی تحریر سے نور الانوار کا دیباچہ کیا آسان
ہوگا ہان اس بسط اور تطویل لاطائل سے آپ اظہار اپنے علم کا کرتے ہین کہ
مین بہی کچھہ نور الانوار پڑہا ہون تو لوگ معلوم کرین کہ نور الانوار تک پڑہے
سو وہ بہی بخوبی حاصل نہوا اس لئے کہ بہت اقسام اور تعریف اور حکم ہر ایک کا
کچھہ بہی نلکہا جسقدر آتا تہا لکہدیا اور جو نہین سمجہے اوس سے معذور ہوئے

خصوصیت سے حکم کو خاص سمجھنا باوجود عموم لفظ کے خلاف تفسیر دانی ہے اقول
آپ نے اس مقام پر موافق اس قاعدہ کے عوام مومن کو تحت یہود کے داخل
کرتے ہیں بڑی کوشش فرمائی اور بڑی اپنی علمیت ظاہر کی اور ہزار زور مارا لیکن
خدا کے فضل سے میں آپ کی سب تقریر لاطائل کو ایک چٹکی میں ھبا منثورا کرتا
ہوں اور عوام مومنین کو دائرہ امت محمدیہ سے احاطہ یہودیت میں بچا لونگا
آپ کسیقدر زور لگائیں اور امت محمدیہ کو اپنے ساتھ دوزخ میں لیجائیں تو کیا
ہوتا ہے ایکا زور ہرگز نہیں چلنے کا آپ ناحق سر مارتے ہیں جواب عموم لفظ کا
یہ ہے کہ اگر مولانا مقبول صاحب تقویۃ الایمان کا یہ نسبت عوام کی تسلیم کرتے
یعنی عوام کو مصداق اس آیتہ سے نکالتے تو البتہ خلاف عموم لفظ کے ہوتا ہے اور
جب مولانا مقبول صاحب تقویۃ الایمان کا تسلیم نہیں کرتے اور مطلب قول عوام کا
دوسرے طور سے بیان فرماتے ہیں تو وہ لوگ تحت اس آیتہ کے داخل
ہوتی اور مصداق اس آیتہ کے ہوئی تو آپ کی یہ محنت کہ دو ورق سیاہ
کئے ہیں سب برباد ہوئے مثال اسکی ایسی ہے کہ جیسا کلیہ شریعت کا ہے کہ کافر
دوزخ میں جاوینگے پس اگر کسی شخص نے کہا کہ زید کافر ہے دوزخ میں جائیگا دوسرے
نے جواب دیا زید کافر نہیں ہے دوزخ میں کیونکر جائیگا اگر اوسکے کفر کو تسلیم
کرکے پھر نفی دوزخ کی اوس سے کرتا تو خلاف قاعدہ شرع کے ہوتا اور جب اوسکے
کفر کو تسلیم کرکے پھر نفی دوزخ کی اوس سے کرتا تو خلاف قاعدہ شرع کے ہوتا ہی
اور جب اوسکے کفر کو تسلیم نہیں کرتا تو کیونکر خلاف قاعدہ شرع کے ہوا اگر عوام مومنین
بھی کم آیات بینات کا انکار کرتے تو البتہ تحت فاسقین یہود کی ہوتی اور جب یہ بیچارے
آیات بینات کا انکار نہیں کرتے لیکن اپنے عدم فہمی کا عذر پیش کرکے پیروی علماء
علام کی کہ وہ معنی آیات کے خوب سمجھتے ہیں کرتے ہیں تو وہ تحت فاسقین کے کیون

گمان نیک رکھتے ہین آپ لوگ اونکو ہمیشہ کیطرف کھینچتے ہین ہم لوگ اونکو
جنت کیطرف لیجاتے ہین **قوله** حضرت سلامت عوام کا مطلب آپ بیان کرتے
ہین الی قوله اور وے عوام جنکا مقوله صاحب تقویۃ الایمان نے بیان کیا
ہے وہی اور ہین **اقول** حضرت سلامت یہ ہم تسلیم کرتے ہین عوام مومنین
ہمارے بھائی دوست آشنا ملاقاتی ہین اور اونکا مطلب موجب ظن المومنون
کے بیان کرتے ہین لیکن وہ عوام کہ جنکا مقوله صاحب تقویۃ الایمان نے
بیان کیا ہے وہ شاید آپ کے ہموطن اور عزیز واقارب ہین اور سکنا ء
شاہجہان آباد منجمله موافقین اور متبعین صاحب تقویۃ الایمان ہے کہ ہم قوم اونکو
نہین سمجہتے اونکا مقوله وہی ہوگا جیسا صاحب تقویۃ الایمان نے بیان کیا
ہے ہم مارا اونکے اور عوام مومنین کے البتہ وکیل ہین کہ وہ ہمارے دینی بھائی
ہین جب ایک بھائی پر کوئی دشمن تلوار کھینچے تو دوسرے بھائی پر مدد
اوسکی ضرور ہے **قوله** صفحہ مولوی فضل رسول کے فضله خواری زله برداری
تابکے **اقول** بڑی تعجب کی بات ہے کہ اگر کوئی عالم کوئی کتاب تالیف کرے
اور اوس مین مسائل لکہے پہر اگر وہی مسائل دوسرا عالم لکہے تو وہ اوسکا
فضله خوار زله ربا ٹھہرے تو صاحب کنز اور صاحب وقایہ ایک دوسرے کے فضله
خوار ہین اور صاحب میزان منطق اور صاحب تہذیب ایک دوسرے کے زله ربا
ہین اور صاحب مصباح اور صاحب کافیہ ایک دوسرے کے زله ربا ٹھہرے
آپ کیسے خفیف العقل ہوگئے کہ کچہ سمجہتے نہین ہین جو بات کہ مولوی فضل
رسول نے لکہا ہے اور وہی مولانا نے لکہا تو یہ کمال تحقیق کا ہے کہ وہ
بات لکہا جو دوسرے محقق نے لکہا ہے منقولات مین تو قول متفق علیہ لانا
زیادہ معتبر ہے تفرد کم علمون کا شعبہ ہین سلے **قوله** صفحہ شان نزول کی

ہوا کہ اپنے علم کا اور عالم ہونے کا دعوی کرتا ہے اسیطرح آپکے امام کا حال ہے کہ اگرچہ بصراحت دعوی اجتہاد کا نہین پایا جاتا ہے لیکن وجوب تقلید ترک کرنا اور تحریر مجتہدانہ کرنا بدون سند قول کسی مجتہد مسلم الاجتہاد کے اور خود استنباط مسائل کے قران اور حدیث سے کرنا جیسا تقویۃ الایمان مین ہے یہہ سب دلائل دعوی اجتہاد کے ہین **قولہ** ہو لو یصاحب صراط المستقیم مین فرماتے ہین در اعمال اتباع مذاہب اربعہ خوب است **اقول** دعوی اجتہاد کے واسطے ضرور نہین ہے کہ دوسرون کی تقلید کے نفی کرے امام شافعی تقلید امام ابوحنیفہ یا امام مالک کی نفی نہین کرتے **قولہ** صفحہ ۲۲ آپ نے اون کے سمجھنے پر کیونکر اطلاع پائی شاید غیب دانی کا دعوی ہوا ہے **اقول** غیب دانی کا دعوی نہین ہے بلکہ بقرینہ تحریر اور تقریر اور اعمال اور افعال کی یہہ دعوی اجتہاد کا پایا گیا ہے **قولہ** صفحہ ۲۲ اور عنقریب الوہیت پر نقشہ جمیگا سردست سفر معراج کا عزم ہوگا۔ **اقول** نصبر جمیل آپ باوجود تقلید صاحب تقویۃ الایمان کے اسقدر شرک اور کفر پر آمادہ ہین کہ بندگان خدا سے امام امرین اعتقاد الوہیت اور غیب دانی کا رکھتے ہین اور آپ کے کلام سے ظاہر ہے کہ آپ کو بھی دعوی غیب دانی اور الوہیت کا ہے کہ فرماتے ہین اور عنقریب الوہیت پر نقشہ جمیگا سردست معراج کا عزم ہوگا من حفر بیرا لاخیہ فقد وقع فیہ **قولہ** پیشتر ازین جولاہہ بودم بعد ازان کشتیم شیخ الخ **اقول** فصبر جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون سبحان اللہ کیا تہذیب اور کیا شرافت ہی کہان تو بحث مسائل کے ہے اور کہان تعریض جناب مولانا کی شرافت و سیادت مولانا کی بفضلہ اظہر من الشمس ہے کہ سید حسن الحسینی ہین اور قرابت اونکی داتا گنج مین ہے کہ وہان سید بخاری ہین اور کڑا اور سید سرایان مین ہے

داخل ہونگے یہہ آپ کی ہٹ دہرمی ہے کہ زبردستی مار مار کرکے اونکو تحت فاسقین
کی داخل کرتے ہین واہ کیا اسلام اور ایمان ہے کہ مومنین کو زبردستی تحت فاسقین
اور یہود کی داخل کرتے ہین **قولہ** آپ نے جو یہہ لکہا مطلب عوام کا یہہ ہے الی قولہ
اس عبارت سے یہ وہ مطلب آپکا کیونکر نکلتا ہے **اقول** حضرت سلامت مطلب
عوام کا جو مولانا نے لکہا وہ اس عبارت کا ہے بلکہ ہمکو یہی باتین کفایت کرتی ہین جسپر
چلی آتی ہین یعنے علماء سے جو بات سنتے ہین اوسپر عمل کرتے ہین اور جس عبارت کے
معنی یہہ آپ حمل کرتے ہین محض غلط ہے اوس عبارت کے معنی مولانا نے نہین
بیان فرمایا **قولہ** ۲۷ تو بنا بر قول آپ کے لازم آتا ہے کہ اون کے سوا اور یہود
اور جملہ نصاری اسکے مصداق نہون **اقول** یہود اور نصاری اور سب منکرین آیات
نبیات کے مصداق آیہ وما یکفر بہا کے ہونگے اور عام مومنین مصداق اوس کے
نہین ہوسکتے کہ وہ منکرین آیات بینات کے نہین ہین بلکہ اپنے عدم فہم کا عذر
کرتے ہین اس لیئے تقلید علما کی کرتے ہین **قولہ** صفحہ ۲۸ سوائے اسکے صاحب تقویۃ
الایمان نے کسی کو اس حکم مین داخل کہان کیا الخ **اقول** صاحب تقویۃ الایمان
نے عوام کو اس حکم مین اگر بصراحت نہ داخل کیا ہو لیکن آپ تو بصراحت نقارہ پر
چوب مار کر مومنین کو حکم یہود مین داخل کرنیکے واسطے آمادہ ہو گئی ہین
اور وتو وبق کا عذر مثل اپنے نامہ اعمال کے رنگا ہے **قولہ** مولوی صاحب کی کتاب
مین آپ نے دیکہا ہے کہ اپنے تئین مجتہد مسلم الاجتہاد ہونے کا دعوی کیا ہی
اقول دعوی دو قسم ہوتا ہے ایک تو صراحتہ دوسرا ضمنا صراحتہ تو ظاہر ہے
ضمنا یہہ کہ اگرچہ صراحتہً دعوی نکیا لیکن تقریر اور بیان اس قسم کا کیا کہ اوس
سے دعوی بوجہا جاتا ہے جیسے کوئی شخص بظاہر دعوی نکرے کہ مین عالم ہون
لیکن یون کہے کہ مین وعظ کہتا ہون اور درس دیتا ہون تو اوس سے مفہوم

اقول اگر آپ نے یہہ استعمال نکیا تو اس سے یہہ لازم نہین آتا کہ واقع مین
بہی یہہ استعمال نہو جایز ہے کہ مولانا نے سنا ہو آپ نے نہ سنا ہو دیکر استعمال
لفظ حضرت مین واسطے قران شریف کے ایک نکتہ عجیب ہے کہ آپ سے غبی اوسکو
نہین سمجہ سکتے وہ یہہ ہے کہ حق تعالے نے قران مجید کی طرف اوس فعل کی
نسبت کیا ہے کہ پیغمبر کیطرف نسبت کیجاتی ہے جیسے ان ہذا القران یہدی للتی ہے
اقوم و یبشر المومنین الخ ان ہذا القران یقص علے بنی اسرائیل اس وجہ سے وہ لقب
حضرت کہ پیغمبر کے یا کسی بزرگ کے واسطے قران مین استعمال کیا اور یہہ
امر مسجد اور منبر اور محراب وغیرہ مین نہین پایا جاتا جیسا کہ آپ نے استعمال فرمایا ہے
ہدہ فاید وجدیدہ من مولانا **قولہ** صفحہ ۳۳ یہہ ابتدا مین حضرت خبر مین ہوتا
آپ کے خاص فصاحت ہے **اقول** غالبا یہہ غلطی سطبع کی ہوگی لفظ صحیح
ہوتے ہے **قولہ** صفحہ ۳۵ آپ نے نزول قران مجید کا سبب جو یہہ لکہا ہے
کہ حضرت کو علم لدنی تہا کس کتاب کا مضمون ہے الخ **اقول** حضرت سلامت
علم لدنی حضرت کو سبب نزول قران مجید کا نہین لکہا آپ کے فہم کا قصور ہے
بلکہ قران مجید کے فصیح اور بلیغ اور معجز ہونے کا سبب آپکا عالم علم لدنی کا
ہونا ہے اس واسطے کہ باوجود آپ کے اُمی ہونے کے اگر علم لدنی نہوتا تو
قران شریف ایسا معجز اور بلیغ نہوتا کہ اوسکے واسطے علم زیادہ درکار ہی
اور معجز و نزول قران کے اسباب پر تو وہی آیات دالہ مین جو آپ نے لکہا ہے
تو ذرا دونون وجہ مین فرق کیجیے وانک لتلقی القران من لدن
حکیم علیم **قولہ** صفحہ ۳۶ سبحان اللہ خداوند تو قران مجید کی اسانی
اور قواعد کا بیان کر گئے الی قولہ اور اب اوس کے مقابلہ کو کمر باندہتے ہین *
اقول مقابلہ کو نہین کمر باندہتے بلکہ اس کریمہ کے تائید کرتے ہین وملک

اونکی سیادت کی دلیل صاف ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ آپ بموجب
مقولہ المرء نفیس علی نفسہ کی تصاب سے آپ ڈنا رہوئے ہین یا بذات خاص انکی
اصالت اور نسب مین فتور ہے ص ۹ اصل بدانہ خطا خطا کنند قولہ صفحہ ۲۳ مولوی صاحب
اشایش یکان ومحبت ودستان ایزدسنان کی رضامندی کے واسطے ترک
فرمائے الی قولہ آپ نے بہ نیت ثواب ایک گرگٹ بھی نہ مارا ہوگا **اقول**
طریقہ حصول ثواب ورضامندی خدا کا ایک طور پر منحصر نہین ہے بعضے جہاد
کر کے بعضے تعلیم علم ظاہر بعضے تعلیم باطن بعضے عبادت بندگی کر کے خدا کے
رضامندی حاصل کرتے ہین خلفا ثلثہ نے جہاد کیا جب زمانہ امیرالمومنین علیہ السلام کا
آیا تو باوجودیکہ جہاد موقوف ہوا جناب امیر نے تعلیم علوم باطن اور
ذکر اور شغل اور تزکیہ اور تصفیہ قلب اور تعلیم طریقہ نفس کشی کا کیا اور فرمایا
رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر اسیطرح
ہے اس وقت مین چونکہ جہاد موقوف تھا مولانا نے طلبہ علوم کو علوم
پڑھایا اور اپنی اوقات عبادت اور ریاضت مین صرف کیا اور باطن کیطرف
متوجہ ہوئے اکثر مسلمان کو ہدایت کیا اور مرید کیا اور تعلیم سلوک باطن کی
کی اور جہاد نفس کشی کا کہ جہاد اکبر ہے مولانا کے ہاتھ سے وقوع مین آیا زید
اسقدر ہے کہ مولوی اسمعیل نے اپنے دشمن پر فتح نپائی اور مولانا نے بفضل
اپنے دشمن یعنے نفس امارہ پر فتحیاب ہوئے **ذلك فضل الله يؤتيه من
يشاء والله ذو الفضل العظيم** **قولہ** صفحہ ۲۴ سنہ کی ضمیر مجرور کا مرجع یا سب
احکام ہین یا نفس الخ **اقول** مرجع ضمیر سنہ کا سب احکام نفس ہین تاویل ظاہر
کے اور باقی احتمالات آپکا گمان فاسد ہے **قولہ** قرآن کے ساتھ حضرت کا
استعمال سوائے حضرت کے کسی سے مسموع نہوا اسکو ایجاد بندہ کہنا چاہیے

صاحب نے صاحب تقویۃ الایمان کو فرقہ وہابیہ کا مجتہد ٹہرایا تو چنداں
قباحت نہین اسواسطے کہ اگر یہ نسبت وہابیہ کے وہاب کی طرف ہی اور
وہاب نام خدا کا ہے خدا کیطرف منسوب ہونے مین کچہہ قباحت نہین ہے
جیسے لوگ حقانی اور ربانی کہتے ہین اور اگر یہہ نسبت طرف عبدالوہاب
نجدی کی ہے تو بہی آپ لوگون کی نظر مین کوئی برائی کی بات نہین ہے
اسواسطے کہ آپ صاحبون کے عقاید ان لوگون کے عقاید سے بہت مطابق
ہین چنانچہ آپ اُنکے عبدالوہاب کو عالم متبع سنت فرماتے ہین اور رسالہ
توحید نجدی کا اور تقویۃ الایمان باہم بہت موافق ہین اگر بوجہ اس مشابہت
کے اوسکی طرف نسبت کیے گئے تو چنداں قباحت نہین ہے اور یہہ نسبت
تمام عالم مین مشہور ہوگئے ہے کہ ایسے لوگون کو وہابی کہتے ہین بخلاف لہابیہ
کے کہ آپ نے مولانا کو منتسب لہابیہ کیونکر فرمایا ظاہر ہے لہب شعلہ آگ کو کہتے
ہین تو شاید آپ نے نسبت آگ کے طرف کرکے ناری ٹہرایا یا ابولہب کی
طرف نسبت کرکے لہابیہ لکہا ہے تو آپ سے پوچہتے ہین کہ مقتضاے اسلام
اور ایمان کا یہی ہے کہ ایسے مسلمان دیندار متقی پرہیزگار کیطرف ایسی نسبت کی
جاے آپ کے نزدیک شاید تقویۃ الایمان کا جواب لکہنا موجب سلب ایمان ہی
یا وہابیہ کہنے سے ایمان سلب ہو جاتا ہے خیر اسکا ہم جواب نہین لکہتے
اسکو حوالہ بخدا کرتے ہین اسکا فیصلہ قیامت کے دن بحضور خداوند تعالی
کی ہو جائیگا انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ لیکن اسقدر کہتے ہین کہ حدیث مین
ہے کہ من قال لاخیہ یا کافر فقد باء بہ احدھما
اگر مستحق اس کلمہ کے جناب مولانا ہین تو خیر ورنہ یہہ کلمہ آپ ہی پر اولٹ
پڑیگا انشاء اللہ تعالے **قولہ** یہہ تو فرمایئے کہ صاحب تقویۃ الایمان کو

الامثال نضربها للناس وما یعقلها الا العالمون ذرا آپ بھی تعقل کیجیے **قولہ** خدا جل جلالہ کو اپنے بندون کی ہدایت منظور ہے یا اپنے انشا پردازی اور وقت بیانی الخ **اقول** سبحان اللہ آپ اس بات کا انکار کرتے ہین اور انشا پر خاک ڈالتے ہین حق تعالے کو بندون کی ہدایت تو منظور ہے اور ساتھہ اسکے اعجاز سکو دین کے ساتھہ فصاحت اور بلاغت کے واسطے اظہار معجزہ حضرت کے اور اثبات نبوت کے منظور ہے یہان تک کہ واسطے تعجیز کے حکم ہوا فاتوا بسورۃ مثلہ اور باوجود دعوی فصاحت اور بلاغت کے ایک چھوٹے سورہ کے برابر کلام نہ بنا سکے اور قران شریف کا مقفی اور مسجع ہونا اور ایجاز اور اطناب اور انشا پردازی اور مجاز اور اشارات اور دلالات اور کنایہ کے اور وقت مشکل اور مجمل کے نہین بوجھتے آپ کو فقط ایک آیت قران شریف کی خوب یاد ہوگئی ہے ولقد انزلنا الیک ایات بینات اور باقی قران مجید فراموش ہوگیا ع چون غرض آید ہنر پوشیدہ شد صد حجاب از دل بسوے دیدہ شد + **قولہ** صفحہ ۲۵ یہ تو فرمائیے کہ اس مقام پر حضرت موسی علیہ السلام کے قصہ کو کیا مناسبت ہے **اقول** آپ کو اس قصہ کی مناسبت ابتک معلوم نہوئی وہی مثل ہے کہ ایک شخص نے یوسف زلیخا ختم کیا پھر پوچھنے لگا کہ زلیخا زن بود یا مرد حضرت سلامت حضرت موسے کے قصہ کی یہہ مناسبت ہے کہ حق تعالے نے حضرت کو علم لدنی عطا کیا تا کہ آپ امت کو بزور علم لدنی کے قران مجید سمجھا دین اور تفسیر آیات کی فرما دین جیسا کہ حضرت خضر کو علم لدنی دیا تا کہ حضرت موسی کو تعلیم کرین تو علم لدنی واسطے تعلیم دوسرون کے عطا ہوتا ہے یہہ کچھہ دشوار نہین ہے + **قولہ** صفحہ ۲۶ جناب معترض صاحب اس فقرہ لیا ہے الخ **اقول** اگر جناب مولوی

ف بیان آیات بینات

تو ہمکو اب کچھ بحث اور گفتگو نہیں ہے مولانا نے اپنے محاورہ مین کلمہ
بے ادبی کا پایا اسوجہ سے اعتراض کیا اور جب یہہ کلمہ وہان تعظیم کا ہے تو یہ
تعظیم آپ لوگون کو مبارک ہو اب اس مین کچھہ بحث نہین ہے پس یہہ
کلمات مولانا کے کہ جسکو آپ بے ادبی پر محمول کرتے ہین وہ بھی شہر
الہ آباد کے محاورہ کے موافق ہے تو آپکا اعتراض بھی محض بیجا اور بیہودہ ہے
ہندیان را اصطلاح ہند مدح * سندیان را اصطلاح سند مدح **قوله**
صفحہ ۵ مین آپ نے ترجمہ آیتہ وما محمد الخ یون لکھا ہے نہین ہے محمد باپ
کسکا **اقول** مولانا نے جو ترجمہ آیتون کا کیا ہے موافق ترجمہ مولوی
عبد القادر صاحب کے ہے وہ بھی ایسے الفاظ ترجمہ مین لاتے ہین
تو اصل اعتراض اونہین پر متوجہ ہوتا ہے نہ مولانا پر فلنولینک
قبلة ترضاها کا ترجمہ مولوی عبد القادر نے یہہ کیا ہے سو البتہ پھیرینگے
تجکو جس قبلہ کیطرف تو راضی ہے اور ما کان محمد ابا
احد کا ترجمہ یہہ کیا ہے محمد نہین باپ کسیکا **قوله** صفحہ ۴۹ آپ نے نام مبارک
حضرت سرور کائنات علیہ الصلواۃ والسلام کا لکہا اور درود نہی تحمل
فرمایا حالانکہ حدیث شریف مین آیا ہے الخ **اقول** آپ ضمنا دعوی اپنے
علم منطق اور مناظرہ کا کرتے ہین مگر اس تحریر سے معلوم ہوا کہ آپ کو کچھہ بھی
علاقہ معقولات اور منقولات سے نہین ہے آپ کی دلیل دعوی سے بالکل
متخلف ہے دعوی تو آپکا بہ نسبت نہ لکہنے درود کے ہے ساتھہ نام حضرت
صلعم کے اور دلیل حدیث کے درباب ذکر کے ہے کہ جب ذکر حضرت کا ہوا
اور درود نہ بہیجی تو بخیل ہے تو کہان لکہنا اور کہان ذکر ان دونون مین فرق
ہے اسے بہائی میرے لکہنا قلم سے ہوتا ہے کاغذ پر یا تختی پر اور ذکر زبان سے

محبت مسلم الاجتہاد کس نے لکہا ہے **اقول** یہہ کیا ضرور ہے کہ جب یہ لقب
لکہا جاوے تب ہی مجتہد ہونا ثابت ہوا ونکے مقلدین اونکے ساتہہ ایسے اعتقاد رکہتے
ہین بلکہ اس سے زیادہ پیغمبر کے برابر بوجہتے ہین کہ حدیث پیغمبر مین تو کلام کرتے
ہین لیکن تقویۃ الایمان پر اعتراض باعث کفر جانتے ہین جیسا آپکا حال
ہے بلکہ جیسا فقیسلان مداریہ حضرت شاہ مدار سے اور سالاریہ حضرت مسعود
سالار غازی سے اعتقاد رکہتے ہین ایسا اعتقاد صاحب تقویۃ الایمان کے
مقلدون کا ہے اور اس فرقہ کی کوئی کتاب اصول اور فروع وغیرہ کے ہو تو
اوس نشان دین یہہ مذہب تو ایک نئے اصل حادث ہوا ہے ان مین کتاب
کہان ہے ایک کتاب جدید تقویۃ الایمان اور دوسرے صراط مستقیم اور تیسرے
کتاب التوحید نجدی کی ہے اعتصام السنۃ مولوی جہاد کی ہے اسیطرح تین
چار کتاب اور ہین اس زمانہ مین البتہ بہی اور بہی یان تالیف ہوتے ہین اور اس
فرقہ کے کچہہ اصلیت ہو تو کتاب بہی ہوئی اصل نکے واسطے کتاب کہان دعوی
تو عمل قران اور حدیث کا ہے حالانکہ کوئی عمل موافق اسکے نہین ہے اور
باقی کتابین مذہب ائمہ اربعہ اور کتب کلامیہ کو اہل اس فرقہ کی مثل قصہ اور افسانہ
کے سمجہتے ہین **قولہ** صاحب تقویۃ الایمان کا بالفرض اگر کوئی فرقہ ہوتا تو
اسماعلیہ کہلاتا کہ وہابیہ الخ **اقول** چونکہ صاحب تقویۃ الایمان نے طریقہ
عبد الوہاب نجدی کے بہت پابندی کی اسواسطے مقلدین تقویۃ الایمان وہابیہ
کہلاتے ہین اور اکثر رسالہ متاخرین مین اسماعلیہ بہی نظر آتا ہے شاید آپ کے
نظر سے دو رسالہ نہین گذرا **قولہ** صاحب تقویۃ الایمان نے اس شہر کے
محاورہ موافق استعمال فرمایا **اقول** اگر شاہجہان آباد کا یہی محاورہ ہے اونکے
محاورہ مین یہہ کلمہ محل تعظیم مین بولا جاتا ہے اور دہلی کے یہی فصاحت اور بلاغت ہے

کیونکہ شان مسلمان سے انکار آیت قرآنی بمراحل دور ہے **قولہ** ایک پیر صاحب کے
مریدین تمام مسئلہ اوامر و نواہی ہے **اقول** اس حکایت کا اس محل پر کیا موقع
یہان تو مذکور فہم کی بات سمجھنے کی اور اوسکی راہ پر چلنے کی ہے کہان ہیچ مین ایک
حکایت بے موقع لکھدیا ہے غرض یہہ ہے کہ مولانا کی خدمت کے واسطے کوئی
محل نکالا نہین کوئی بات لکھئے کچھ عیب کر دیجئے گو بمذمت حضرت کی ترجیع
مجالہ کا ثواب پایا ہے **قولہ** حکیم خدا اور رسول کا کلام ہے اور مضامین دوائے
شفا الخ **اقول** اے حق پوش باطل نیوش مولانانے تو تسلیم کیا کہ گو حکیم حکیم
اوسکا کلام ہے مگر گفتگو اسمین ہے کہ وہ زبان عرب مین بیان ہے عوام کے
فہم سے باہر ہے تو عوام کو اوس سے فایدہ نہین ہے مگر بواسطہ علما کے اسکی
مثال ایسی ہے کہ ایک ہندی ترکی حکیم کے پاس دوا پوچھنے گیا لیکن وہ مریض
حکیم کی بات نہین سمجھتا تو اوس وقت ایک ترجمان ضرور چاہیئے دونون مین کہ
حکیم کی بات مریض کو سمجھا دے اور یہان پر ترجمان علما ہین **قولہ** تعجب ہی
کہ جو معترض صاحب فرماتے ہین وہ خود تقویۃ الایمان مین موجود ہے **اقول**
ہان اسقدر فرق ہے کہ تقویۃ الایمان مین ہے کہ قرآن مجید مین باتین بہت
صاف ہین انکا سمجھنا مشکل نہین ہے اور مولانا یہہ فرماتے ہین کہ سمجھنا اس کلام کا
سوائے علما اور مجتہدین کے ممکن نہین ہے خود بخود نہین سمجھ سکتا ہی **قولہ**
یہہ بھی کہنا مناسب تھا کہ قرآن اور حدیث کو سوائے عالم اور مجتہد کے نہین سمجھ
سکتا اور مجتہدین ہوئے عالم برادر زادہ میرا ہے **اقول** مولانا تو اپنے معتقد
ہیرے کا برابر اقرار کرتے ہین آپ کے امام البتہ آپ کے نزدیک مجتہدین اور
اونکا برادر زادہ بھی عالم علوم عربیہ کا نہین ہے باوجود اسکے وہ بھی آپ سے
فہم اور ذکا مین بہتر ہین اور بہ نسبت آپ کے عالم ہین **قولہ** فرماتے تو کیا حضرت

ہوتا ہے وہ دونوں ایک چیز نہیں ہے ذرا ہوش کی باتیں کیجے شاید غفلت
ایسا مدہوش نہو کہ تمکو قلم اور زبان میں فرق نہوا اور اثبات دعوی کے واسطے
کوئی دوسری حدیث لاؤ تو البتہ آپکا شاہد مدعی کرسی ثبوت پر جاگزین ہو
ورنہ ہاتھ مدعا سے اوٹھانا چاہیے **قولہ** صفحہ مضامین احادیث متعلق
ایمان اور صوم اور صلوٰۃ حج الی قولہ نہایت عام فہم ہیں **اقول** جیسا کہ
اقسام مشکل مجمل متشابہ کنایہ مجاز قران مجید میں ہیں حدیث میں بھی
ہیں سب احادیث عام فہم نہیں انما الماء من الماء ان فی الصلوٰۃ
لشغلا اسکتوا فی الصلوٰۃ اور مثل اسکے سب شرح طلب ہیں **قولہ**
حلوا مائدہ توشہ شہ منی میں فتور پڑیگا **اقول** معلوم ہوتا ہے کہ آپکو کبھی حلوا
مائدہ توشہ شہ منی کا کھانا نصیب نہیں ہوا نہایت اسکے طمع رکھتے ہیں کہ بار
اسکا ذکر کرتے ہیں اور ان چیزوں کے کھانے پر حسد کرتے ہیں اور دندان
طمع تیز رکھتے ہیں تو اگر آپکو ان چیزوں کی نہایت رغبت ہے تو اس
شہر میں جب کبھی آپکی تشریف لانے کا اتفاق ہو کہلا بھیجئے تو کسی دوسرے
محتاج کو نہ دینگے آپ ہی کے پاس بھیدینگے کہ جس میں آپ کا نفس امارہ قرار
پکڑے اور بعض احباب کی اور اونکی آبا و اجداد کی عمر تو حلوا مائدہ کی کھاتے
گذری ہے آپ کو شاید نصیب نہوا **قولہ** صفحہ اسکا جواب حضرت سے کچھ نہو سکا
تو قیاس پر آگئے آپ نے کیا قیاس کیا جو دوسرا کریگا **اقول** حضرت
سلامت مثل باطن کے آپ بالکل ظاہر میں معطل البصر ہیں کہ نہیں دیکھتے کہ مولانا نے
بعد اس فقرہ کے جواب دوسرے فقرہ کا تحریر فرمایا اور مطلب قیاس کا یہ
ہے کہ جیسا پہلے فقرہ کا مطلب ہے اوسی قیاس پر دوسرے فقرہ کا مطلب ہے
یعنی غرض اوسکے اظہار کمال علما اور بزرگوں کا اور اپنا اظہار قصور اور عجز کا

کہ تقلید کا طریقہ ہم حنفیون کا تین طور پر ہے اول تو یہہ کہ جو اقوال امام کے ہین جسکو صاحبین یا دوسرے علما مجتہدین فی المذہب یا فی المسایل نے ترجیح دیکر فتوے دیا وہ واجب العمل ہین جیسا در المختار مین ہے اما نحن فعلینا اتباع ما رجحوہ وصححوہ کما افتوا فی حیوتہم دوسرے یہ ہے کہ جس مسئلہ مین امام سے کوئی روایت نہین پائی جاتی تو جو مجتہد فی المسائل کہ مسایل قواعد اور اصول حنفیہ سے استنباط کرتے ہین اوسپر عمل کرتے ہین جیسا طحطاوی اور رد المختار حاشیہ در المختار مین لکہا ہے الثالثۃ الطبقۃ المجتہدین فی المسائل التی لا نص فیہا عن صاحب المذہب کالخصاف وابی جعفر الطحاوی وابی الحسن الکرخی وشمس الائمۃ الحلوائی وشمس الائمۃ السرخسی وفخر الاسلام البزدوی وفخر الدین قاضیخان وامثالہم فانہم لا یقدرون علی شئ من المخالفۃ لا فی الاصول ولا فی الفروع لکنہم یستنبطون الاحکام فی المسائل التی لا نص فیہا حسب الاصول والقواعد انتہی تیسرے کوئی مسئلہ ایسا ہو کہ کتب حنفیہ مین اوسکا حکم نہین پایا جاتا تو بضرورت جایز ہے کہ دوسرے امام کے قول پر عمل کرین جیسا کہ رد المختار حاشیہ در المختار مین ہے ذکر الفقیہ ابو اللیث فی تاسیس النظائر انہ اذا لم یوجد فی مذہب امام قول فی مسئلہ یرجع الی مذہب مالک لانہ اقرب المذاہب الیہ پس جو امور کہ بعد زمانہ امام کے پائے گئے یا بہت امور کہ خاص ہند مین پائے گئے اور حکم اوسکے جواز یا ناجواز کا امام سے مروی نہین ہے جیسا فاتحہ اور عرس اور محفل مولد شریف وغیرہ کہ اسکو علماء حنفیہ نے شامل

امام نے بھی فرمایا ہے کہ ایسا عذر بارد کرکے خدا اور رسول کی اطاعت سے
باز رہوا **اقول** یہہ عذر نہ سمجھیے قران کا واسطے باز رہنے کی اطاعت خدا
اور رسول سے نہیں ہے بلکہ اسواسطے ہے کہ ہم قران اور حدیث سے استنباط
کرکے مسائل نہین نکال سکتے ہمارے واسطے یہی کافی ہے کہ ایک امام کو آئمہ
اربعہ سے تقلید اور پیروی کرین **قولہ** آپ کو واہمہ ہوگیا کہ جو عبارت اس
رسالہ کے دیکھتے ہین الخ **اقول فصبر جمیل واللہ المستعان علی ما**
تصفون کیا آپکے دماغ مین کچھہ خلل ہوگیا کہ سب حواس معطل ہوگئے مولانا
اپنی تقلید کے ٹوٹنے کا خوف تقویۃ الایمان کے عبارتون سے نہین رکہتے لیکن
جس بات کا خوف ہے وہ پہلے سے نظر آتا ہے وہ یہہ ہے کہ سیکڑون مسلمان
اسکے عبارت سے گمراہ ہوجاوینگے اور راہ راست تقلید کے ترک کردینگے ہم
نظر آتا ہے کہ ہزارون عام مسلمان نے تقلید ترک کرکے گمراہ اور خود سر ہوگئے کتنے
ہین ہم تو جہنمی سا ہی نہین جانتے ہمارا عمل تو قران اور حدیث پر ہے ہمین تو
جو مولوی اسمعیل صاحب لکھہ گئے ہین وہی جانتے ہین ایک شخص جو اپنا نامی
مولوی اسمعیل کا مقلد ہے سخت جاہل ہے وہ کہتا ہے جو کوئی نماز چھوڑ دیوے
وہ کافر ہوگا اوس سے سود لینا جائز ہے اور بے طلاق دیے وہ کے جورو سے
نکاح کرلینا درست ہے سو وہ اسطرح مسئلہ گڑھا کرتا ہے اور جسکی جورو سے
چاہتا ہے بے طلاق دیے شوہر کے نکاح کرلیتا ہے بہ طلاق دے دیا کرتا ہے
اور مسلمانون سے سود لیتا ہے مثلاً یہہ سب گمراہی کی جڑ اسکے نامہ اعمال مین لکھی
جاوینگے اور یہہ سب عذاب کسکے گردن پر ہوگا **قولہ** آپ امام صاحب کی تقلید
تو کیا کسی مجتہد کے مقلد نہین ہین خالص غیر مقلد ہین دلیل اسکی یہہ ہے کہ آپ
قبرونکا طواف الخ **اقول** اہتمام پر ضرور ہوا کہ پہلے ہم ایک مقدمہ سے

اور مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی اور مولوی محمد مخصوص اللہ صاحب اور مولوی
محمد موسی صاحب اور مولوی رشید الدین خان اور مولوی فضل حق صاحب خیرابادی
اور سب علماء لکہنو کے بلکہ علماء مذاہب اربعہ ساکنان بلدہ مکہ معظمہ اور علماء مدینہ منورہ اور
علماء جدہ وغیرہ سب قائل ہین چنانچہ استفتا مع دستخط اور مہر علماء حرمین شریفین کی
موجود اور عمل مسلمانان حرمین شریفین اور روم اور شام اور بلخ اور بخارا اور ہند کا
اسی پر ہے وللاکثر حکم الکل اب عمل مولد مین ہمکو کیا تامل ہے چونکہ یہان پر ذکر تقلید کا ہی
لہذا در باب جواز عرس اور مولد شریف کے قران اور حدیث سے استدلال نہین کیا
فقط سند علماء حنفیہ مجوزین پر اقتصار کیا کہ تقلید انکی عین تقلید امام ابو حنیفہ کی
ہے مولانا تقلید امام سے کب باہر ہین اور جانور غیر اللہ کی نیاز ہونیکی دو صورت ہے
اگر غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنے سے ذابح کو جان دینا غیر اللہ کے واسطے مقصود ہی
اور گوشت مقصود نہین ہے جیسا اکرام ضیف کے واسطے ذبح کیا یا بتون کے نام پر
ذبح کیا یا اونکے اوپر چڑہایا یا پل دینے کیواسطے ذبح کیا تو اسکو ہم حرام جانتے
ہین جیسا کہ در مختار مین ذبیحہ اکرام ضیف کو حرام لکہا ہے اور اگر جان دینا اللہ
خدا کے واسطے ہے اور اوس سے گوشت مقصود ہے جیسے کسی کی دعوت کے واسطے
جانور ذبح کیا یا کسی بزرگ کے فاتحہ کے واسطے ذبح کیا یا ولیمہ یا عقیقہ یا قربانی
کے واسطے ذبح کیا تو ان چیزون پر اگرچہ نام غیر کا لیا گیا مگر چونکہ اراقہ دم اللہ کی
واسطے ہے اسکو حلال جانتے ہین چنانچہ مقصود تفسیر عزیزیہ کا یہی ہے اور علماء
حنفیہ اسطرح لکہتے ہین اور رسالہ مولوی برہان الدین صاحب دہلوی مین ایسا ہی
لکہا ہے ہم لوگ حسب تقلید امام کے کسطرح باہر نہین جاتی **قولہ** حالانکہ یہ
امور ہیئت مجموعی کسی مجتہد خصوصا امام صاحب سے ہرگز ثابت نہین اگر ہو ان ہیئت کیجئے
الخ **اقول** ان امور کے جواز اور عدم جواز دو ہیئت مجموعی امام صاحب سے ثابت

ف بیان جواز عرس و مولد شریف

ف بیان اہل اللہ

شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور مولانا شاہ
عبدالعزیز وغیرہ اصول اور قواعد حنفیہ کے مطابق استنباط کرکے جائز یا نا
جائز کیا ہم مقلدون کے واسطے لایق تعمیل ہے اور تقلید انکی عین تقلید امام
ابوحنیفہ کے ہے اس لیئے کہ عالم حنفی ہین اور قواعد حنفی سے استنباط کیا تو آپ
آپ ملاحظہ فرماویے کہ طواف قبرون کے باب مین شاہ ولی اللہ صاحب آپکے
امام کی جدامجد صاحب کشف قبور کے باب مین کتاب انتباہ مین تحریر فرماتے ہین
اور مولانا تو طواف کے پابند نہین ہین فی الانتباہ پس از فاتحہ یازدہ بار سورہ
اخلاص بخواند و چشم بند کند و تکبیر بگوید بعدہ ہفت کرت طواف کند و در آن
تکبیر بخواند و آغاز از راست کند بعدہ طرف پایان رخسارہ نہد اور درباب
عرس بزرگون کے مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب آپ کے امام کی چچا اور استاد نے
بجواب استفتاء مولوی عبدالحکیم پنجابی کے لکھا ہے اور یہہ جواب مثل کتاب کے
مشہور ہے عبارت اوسکی یہہ ہے عرس بزرگان خود بر خود فرض دانستہ
سال بسال بر مقبرہ اجتماع کردہ طعام و شیرینی تقسیم کردہ مقابر را ثنا مخبد
سکیند این طعن مبنی است بر جہل احوال مطعون علیہ چراکہ غیر از فرایض شرعیہ
مقررہ ہیچکس فرض نمیداند آرے زیارت قبور و تبرک بقبور صالحین و امداد
ایشان باہداد ثواب و تلاوت قران و دعاء خیر و تقسیم طعام و شیرینی امر مستحسن
و خوب است باجماع نزد علما انتہی و تعیین روز عرس از برائے آنست کہ آن روز
مذکر احوال ایشان میباشد از مدار العمل بدار الثواب و آن روز کہ این امر واقع شود
موجب فلاح و نجات است انتہی اور استحباب انعقاد محفل میلاد شریف
اور قیام وقت ذکر وضع کے قایل سیکڑون علماء حنفیہ مثل ملا علی قاری اور شیخ
عبدالحق دہلوی اور مولانا شیخ عبدالرحیم اور مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

صاحب کی چار دلیل ہین اول قرآن دوسرے حدیث تیسرے اجماع چوتھے
قیاس اور ملحقات اونکے تفصیلاً علماء جانتے ہین چنانچہ ہدایہ اور عینی اور مواہب
الرحمن اور بھی اس قسم کے کتابین فقہ کی ہین کہ اوسمین مسائل کو مع دلیل کے
جانتے ہین اور ہمیشہ سے مسائل امام کے چھان اور تحقیق ہوتے چلے آتے ہین چنانچہ
ردالمحتار حاشیہ درالمختار مین ہے کہ روایت کیا امام ابوجعفر شہر آبادی نے
شفیق بلخی سے تحقیق وہ کہتے ہین کہ تھے امام ابوحنیفہ نہین وضع کرتے تھے کوئی
مسئلہ علم دین مین یہانتک کہ جمع ہوتے تھے اونکے اصحاب اوسپر اور امام منعقد
کرتے تھے اوسپر مجلس پس جب سب اصحاب متفق ہوتے تھے اوسکے موافقت پر
واسطے شریعت کے تو امام فرماتے تھے ابو یوسف کو یا غیر اوسکے کو کہ رکھو تم
اس مسئلہ کو فلانے باب مین ایسیہی بیچ میزان امام شعرانی قدس سرہ کے اور مسند
خوارزمی مین ہے کہ تحقیق امام جمع ہوئے ساتھ اوسکے ہزار اصحاب اسکے اجل
اور افضل اون مین چالیس تھے کہ وہ تحقیق پہونچے حد اجتہاد کو پس مقرب کیا
اونکو اور نزدیک کیا اونکو امام نے پس جب کوئی واقعہ ہوتا تو امام آپنے
اصحاب سے مشورہ کرتے بعد مناظرہ کے اور گفتگو کرتے اور اونسے سوال کرتے
پس سنتے جو اونکے پاس اخبار اور آثار ہوتے اور فرماتے جو امام کے پاس
ہوتا اور مناظرہ کرتے ایک مہینا یا زیادہ یہانتک کہ قرار پاتا آخر قولونکا
پس لکھتے اوسکو ابو یوسف یہانتک کہ ثابت ہوتا اصول اوپر اس طریقہ
شوری کے نہ یہہ کہ امام آپ تنہا مسئلہ بیان کرتے جیسا دوسری آئمہ کا
دستور تھا اور پھر اسیطرح قرناً بعد قرن علماء اور مجتہدین محققین کرتے چلے آئے
جو مسئلہ موافق کتاب اور سنت کے پایا اوسکو مفتی بہ گردانا اسیواسطے درمختار
مین لکھاہے وامانحن فعلینا اتباع ما رجحوہ وصححوہ اب مقلدین

نہین ہے اس وجہ سے کہ زمانہ امام مین یہہ امور اس ہیئت مجموعی کے ساتھہ نہین
پائی گئی لیکن علماء حنفیہ کے قران اور حدیث سے استنباط کرکے جایز رکہا تو ان علما کا
جایز رکہنا گویا امام کا جایز رکہنا ہے اسواسطے استنباط اسکا موافق اصول
حنفیہ کے ہے اس قسم کے امور سیکڑون ہین کہ امام سے مروی نہین ہے لیکن
علماء نے موافق اصول حنفیہ کے استنباط کیا ہے اور اوسپر عمل کرنا عین تقلید امام
کی جانتے ہین اصل یہہ کہ آپکو علم اصول اور فقہ سے ہرگز آگاہی نہین ہے اور محض جاہل
ہین اسی وجہ سے ایسی خرافات مزخرفات بے علمی سے کہا کرتے ہین۔ الحمد للہ رب العالمین
قولہ صفحہ ۳۸ یہہ تو فرمایئے کہ آپ نے امام اعظم کی تقلید اونکے کہنے سے یا بغیر
کہنے یا اپنی رائے سے کیا اون کا کہنا تو ہرگز ثابت نہوگا **اقول** امام اعظم کا یہہ
کہنا کہ تم لوگ میری تقلید کرو یہہ تو ثابت نہوگا اسواسطے کہ جو بزرگ دین کے
ہین اپنی پیشوائی کے طالب نہین ہوتے جیسا خلافت اور قضا وغیرہ ہے بلکہ ان
امور سے انکار کرتے ہین جب اونکو سلطان یا حاکم وقت بجبر ایسے امور پر مقرر
کرتا ہے تو بلا جا رہی قبول فرماتے ہین چنانچہ امام صاحب دنیا سے وفات کر گئے
اور قید اور تکلیف گوارا فرمایا لیکن عہدہ قضا قبول نکیا پھر اونکو کیا غرض ہے کہ لوگون
کو اپنی تقلید کے طرف دعوت کرین لیکن قول تقلید شخصی کسی کے ہو البتہ امام سے ثابت
ہے چنانچہ آگے بیان اثبات تقلید مجتہد معین مین ہم بیان کرینگے کہ ائمہ ثلثہ سے
حکم تقلید شخصی کا ثابت ہے **قولہ** صفحہ ۳۸ وہ خود فرما گئے ہین کہ حرام ہے میری
قول پر عمل کرنا جب تک اوسکے دلیل معلوم کرے **اقول** امام صاحب مین ایسی
ہے دیانت اور امانت اور تواضع اور تدین تہا کہ ایسا فرما گئے اور اپنے اجتہاد پر
دوسرے کے عمل کے واسطے اعتماد نکیا لیکن بفضلہ تعالے مقلدین امام کی دلیل
اکثر بخوبی جانتے ہین اجمالاً اور تفصیلاً اجمالاً تو عالم اور عامی سبھی جانتے ہین کہ امام

بیان وجوب تقلید شخصی ×

صاحب ایسا وہ صاحب فہم ہوگیا کہ بالکل قرآن اور حدیث کا اور اجماع اور قیاس کا
ماہر ہوگیا اور امام ابوحنیفہ بن گیا یہان تک کہ اوسکو تقلید غیر کی حرام
ہوگئی واہ وا اے حضرت سلامت ذرا ہوش کی دوا کیجئے اگر آپ کو اس
قدر مادہ فہم کا نہ تھا تو کسواسطے جواب لکھنے کی تکلیف فرمائی اپنے بعض احباب
اس امر کو پڑھنے دیتے جسطرح ہوتا وہ بیچارہ پک پھونک لیتا آپ نے جواب
کیا لکھا اپنی قلعی کھولا لیس آپ کے قاعدہ سے یہہ بات لازم آتی ہے کہ جو شخص
اپنے رائے سے اتباع پیغمبر کی کرے وہ خود پیغمبر ہوجاے اور اوسکو پھر اتباع
پیغمبر کی ضرورت نرہے اسقدر رائے سے مرتبہ پیغمبری کا حاصل ہوجاے بہر
حال اگر دوسرے کے کہنے سے تقلید کیا یا اپنی رائے سے تقلید کیا تو وہ مقلد
دو امام کا نہین ہوتا بلکہ امام اوسکا وہی ہوگا کہ جسکی تقلید مسائل مین کرتا ہے اور
اپنی رائے سے تقلید کرنے سے وہ مجتہد نہین ہوتا کہ اوسکو تقلید غیر کی حرام
ہوجاے **قولہ** اور یہہ بہی عنایت فرماکر لکھئے کہ ایک مجتہد معین کی تقلید کس آیت
اور حدیث سے واجب ثابت ہوئی کیونکہ کوئی واجب بغیر حکم خدا و رسول کے
ثابت نہین ہوسکتا اصول کی عبارت ہے الواجب ما اوجبہ اللہ و رسولہ الخ
اقول آپ کی عبارت سے مفہوم ہوتا ہے کہ واجب فقط آیت اور حدیث
سے ثابت ہوتا ہے اور اجماع اور قیاس سے نہین ثابت ہوتا ہے حالانکہ
ہدایہ مین لکہا ہے فرضیت نماز اور روزہ اور زکواۃ کی اجماع سے ثابت ہے
یہان تک کہ منکر اوسکا کافر ہے اگرچہ فرضیت تینون رکن کی کتاب اور
سنت سے ثابت ہے لیکن اجماع کو اگر ثبوت فرضیت مین دخل نہوتا تو
صاحب ہدایہ کیون اجماع کیطرف نسبت کرتے اور قیاس سے بہی فرضیت اور
وجوب ثابت ہوتا ہے چنانچہ تعین مسح ربع راس کے اور ڈاڑہی کے امام ابوحنیفہ

حنفیہ کو حاجت تحقیق دلیل نہین ہے بے تامل آنکھ بند کئے ہوئے سیدھی
سڑک پر چلے جاتے ہین اور جو لوگ کہ شکی ہین ہمیشہ شک مین رہتے ہین
یہان تک کہ اونکو ایمان مین بھی شک ہو جاتا ہے اور شاک فی انبہ شاک
ہوکر اسی شک اور شبہ مین مرتے ہین اور کوئی تحقیق اونکو نہین حاصل ہونے
قولہ صفحہ اگر دوسرے کے کہنے سے تقلید کی تو دو شخص کے مقلد ہوئے پہر
تقلید شخصی آپ کی کہان رہی **اقول** سبحان اللہ آپ کے فہم اور علم کی کچھ حد
نہین ہے آپ نے کس کتاب سے یہہ مسئلہ اخراج کیا ہے یا اختراع طبعی
ہے کہ اگر کسی کے کہنے سے تقلید کیا اوسکی بہی تقلید ہوئی اور وہ بھی امام ہوگیا
اگر ایسی ہی قیاس ہے تو اگر کہنے سے کسی نے دین اسلام قبول کیا تو وہ
ہدایت کرنے والا بہی اوسکا رسول اور پیغمبر ہوگیا واہ رے تیری عقل اور واہ رے
تیری بوجہ جس شخص نے ہدایت طرف تقلید کے کیا تو سب علم اور اعتقاد امام کا اوس
شخص ہادی مین آگیا یہان تک کہ وہ امام بن گیا آپ جس مسئلہ پر عمل
کرینگے دونون کے مسئلہ پر عمل ہوگا سبحان اللہ آپ نے کہان پڑہا ہے کہ
اسقدر شعور بہی نہین ہے کہ آپ ہادی اور امام مین اور راہ بتلانے والی
اور منزل مقصود مین فرق نہین کرتے بہلا جو شخص کسیکو بتا دے کہ دہلی اودہر
سے اودہر جاؤ تو وہ خود بہی دہلی ہو جائیگا عزیز میرے ذرا سمجھو اور ہوش کرو
جس شخص نے تقلید کرنے امام کو کہا وہ ہادی ہوا طرف تقلید کے اور جسکی تقلید
کی وہ امام اور پیشوا ہوا ہدایت کرنے سے یہہ نہین لازم آتا کہ اوسکا بہی مقلد
ہو جاوے اور تقلید شخصی جاتی رہے **قولہ** صفحہ اور اگر اپنی راے سے تقلید کی
تو آپ خود صاحب فہم ٹہرے پر تقلید آپ پر حرام ہوئی **اقول** سبحان اللہ
کیا آپ کی سمجھ ہے جس نے اپنی راے سے تقلید کیا تو خود بخود اس راہ کے

بھیجا رسول ملائکہ کو انکو نہیر ملکہ بلکہ ہمنے بھیجا بشر کو وحی کی ہم نے اونپر پس اگر تمھین
شک ہی تو پوچھو اہل ذکر سے کہ مراد اوس سے اہل کتاب ہین اگر نہین جانتے ہو
تم اسواسطے کہ علما یہود اور نصاری سے منکر نہین اس امر کے کہ رسول بشر
سے ہو اگرچہ منکر ہین نبوت محمد رسول اللہ صلعم کے بمشارکت مشرکین کے
اس لئے کہ وہ قریب ترین تصدیق مین اون سے کہ جو ایمان لاے تھے لیکن
نزدیک محققین علما اصول کے اعتبار واسطے لفظ کی ہے نہ واسطے خصوص
مورد کے پس اس آیت کریمہ سے اگرچہ واسطے رفع شبہہ مشرکین کے محل
خاص مین نازل ہوی الا بقتضاے عموم لفظ کے کہ وہ سوال کرنا ہے وقت عدم
علم امر دین کے اوسکے واقفین سے یہہ حکم مستنبط ہوا کہ جسوقت مسلمان کو کوئی
امر دین کا نہ معلوم ہو تو علما مجتہدین اور ماہرین کے طرف رجوع کرے اور
سیکھے کما فی البیضاوی وفی الآیۃ دلیل علے وجوب المراجعۃ الی العلماء فیما
لا یعلم انتہی اور سیکھنا عامی کا مسائل مستنبطہ کو مجتہدین سے نہوگا مگر بطور تقلید
کے یعنی مان لینا قول غیر کا بغیر معرفت دلیل کے اس لئے کہ عامی کو قدرت
اقامت اور معرفت دلیل کے نہین ہے اسی وجہ سے سید سمہودی نے عقد الفرید
مین لکھا ہے ودلیل وجوب تقلید غیر المجتہد مجتہد قولہ
تعالے فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون
اسیطرح دوسرے علما اصول نے لکھا ہے اور امام ابو المنصور ماتریدی نے معنی
اس آیت کے تاویلات مین یہہ بیان فرمائے ای اسئلوا اھل الذکر
وقلدوھم ای ان کان لا بد من التقلید فقلدوا اھل
الذکر واسئلوا عنھم فانھم یعلمون ذالک
پس اس آیت سے وجوب تقلید مطلق کا ثابت ہوا اب بیان تقلید شخصی کا

قیاس سے ثابت کیا ہے اور اصولیین کا یہ مطلب ہے کہ جب اجماع اور قیاس
قرآن اور حدیث سے ثابت ہوا تو جو امر کہ اجماع اور قیاس سے ثابت ہوا
اوسکا ثبوت بھی قرآن اور حدیث سے ہوا جو آپ مولانا سے ثبوت تقلید مجتہد
معین کا قرآن اور حدیث سے طلب کرتے ہین تو ہمارے واسطے اس کے
ثبوت کی کچھہ حاجت نہین ہے اسواسطے کہ ہم لوگ مقلدین ہین اور مقلد کے
واسطے قول امام کا یا علماء مقلدین حنفیہ کا کفایت کرتا ہے اور جب ہم بموجب
آیۃ فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون
کے مقلدین ہوئے تو مسئلہ تقلید شخصی مین ہمارے لئے قول ہمارے علماء کا
وافی اور کافی ہے لیکن آپ چونکہ سائل دلیل تقلید شخصی کے قرآن اور حدیث
سے ہین تو بموجب اسکے واما السائل فلا تنہر اور گمراہ کو ہدایت کرنا چاہیے تو ہم
بھی اثبات اسکا قرآن اور حدیث سے ہی کرتے ہین آپ تسلیم کرین خواہ
انکار کرین وما علینا الا البلاغ ہمارا کام کہدینا ہے یا رواب اسکے جانو یا نہ
مانو لیکن ہمکو اختصار منظور تھا آپ نے ہمکو مجبور کیا ہے [illegible] ہمارا اس بیان
اس مقام پر اب کلام بطول کھنچتا ہے لیکن خدا آپ کو ہدایت دے کہ آپ
دلیل قرآن اور حدیث کو تسلیم کرین اور چاہ ضلالت غیر مقلدی سے نکلین
اب بگوش ہوش سنئے کہ تقلید مجتہد معین کی کہ اوسکو تقلید شخصی کہتے ہین
چند آیت سے ثابت ہوتی ہے اول تو یہہ آیت فاسئلوا اهل الذكر
ان كنتم لا تعلمون یعنے سوال کرو تم اہل ذکر سے اگر نہین جانتے
تقریر مرام کی یون ہے تفسیر کبیر اور تفسیر امام بغوی مین شان نزول
اس آیۃ کریمہ کا یہہ لکہا ہے کہ یہہ آیت جواب ہی اوس سوال کا کہ کفار قریش
اور یہود اور نصاری کہتے تھے کہ نہین تھا محمد مگر بشر مثل ہمارے مقصود یہہ کہ نہین

کئے گئے ہین اور انکے اجتہاد پر اجماع امت کا ہے اس وجہ سے تقلید باجماع
امت ائمہ اربعہ مین منحصر ہوگئے چنانچہ بیان حصر تقلید کا ائمہ اربعہ مین مشروحًا کتب
اصول اور فقہ مین جیسا نور الانوار اور اشباہ نظایر او مسلم الثبوت اور نہایۃ المراد
در انصاف وغیرہ مین مشروحًا بیان کیا ہے باقی تقلید شخصی ایک کے ان چار مین
سے ابتداءً واجب ہی جسکو چاہے اختیار کرے چارو اہل ذکر ہین لیکن بعد اختیار
ایک کے اوسکو ترک نکرنا ہوگا یہ تقلید مختص ہو جائیگی اسواسطے کہ جس امام کی
تقلید ابتداءً اختیار کیا ہے اگر اعتقاد مقلد مین وہی افضل ہے تو اوسکی تقلید
متعین ہوی اس لئے کہ افضل کو ترک کرکے مفضول کے تقلید جایز نہین ہی جیساکہ
ہدایہ مین مع حدیث کے لکہا ہے وینبغی للمقلد ان یختار من هو الاقدم
والاولی لقوله علیه السلام من قلد انسانا عملا وفی رعیته
من هو اولی منه فقد خان الله ورسوله وجماعة
المسلمین اگر اعتقاد مساوات کا ہے کہ چارو علم اور اجتہاد مین برابر ہین
تو بعد اختیار ایک کے اوسکو ترک کرکے دوسرے کو اختیار کرنا ترجیح بلا مرجح
ہے اور اگر مقلد ابتداءً ارادہ کرے کہ مین دو یا تین یا چار کی تقلید کرون تو مسایل متفق
علیہا مین جس مین سب کا اتفاق ہے کچہ حرج نہین ہے اور مسایل مختلف فیہا مین
دو تین اور زیادہ کے تقلید نہین کرسکتا کہ عمل بالضدین اور اضداد محال ہے
اگر کوی کہے کہ ہم بعض مسایل مین ایک کے اور بعض مین دوسرے کے تقلید
کرینگے تو ہم جواب دینگے کہ تخصیص عمل بعض مسایل کے بعض مجتہد کے ساتہ
تو آیت اور حدیث مین مذکور نہین ہے پس یہ تخصیص بلا مخصص اور ترجیح بلا مرجح ہے
پھر اگر کوی کہے کہ مخصص اور مرجح دلیل ہے جس مسئلہ مین جس امام کی دلیل قوی
اور مطابق کتاب اور سنت کے پاوینگے اوسپر عمل کرینگے تقلید شخصی کی کیا

یہہ ہے کہ لفظ اہل کے واسطے واحد اور جمع کی ہے کذا فی القاموس پس
بنظر جمع ہونے کے یہہ لفظ عام ہے شامل ہے مجموعہ افراد کو اور بنظر
واحد کے تخصیص اوسکے ایک تک جایز ہے مثل لفظ طائفہ کے کہ وہ واحد
اور جمع کے واسطے ہے اور اوسکی تخصیص واحد تک درست ہے کما فی التلویح
انہ اسم الواحد فما فوقہ کما فسر ابن عباس وبعض المفسرین
انما لیست للجمع کالرھط بل بمنزلۃ الفرد فتصح تخصیصہا
الی الواحد پس اہل ذکر سے جمیع علما مراد ہونگے یعنی جمیع علماء کی
تقلید کرو تو تکلیف مالا یطاق لازم آویگی اسواسطے کہ عامی عاجز ہے تقلید کو
تقلید جمیع علماء عالم کی اور رجوع طرف ہر مجتہد اور اہل علم کے یکبارگی خواہ بطور
بدل کے ممکن نہیں ہے پس امتثال امر جو مقصود ہے نہیں ہوسکیگا لا یکلف اللہ نفسا
الا وسعہا پس ضرور ہوا کہ اہل ذکر کی تخصیص کیجاوے اور ظاہر تخصیص اس جا میں
عقل ہے اس وجہ سے کہ تقلید جملہ علماء عالم کی محال ہے جیسا کہ تخصیص
عقل کے ساتھہ توضیح مین لکھا ہے قصر العام علی بعض ما یتناولہ
لا یخلو من ان یکون بغیر مستقل وھو الاستثناء والشرط
والصفۃ والغایۃ او مستقل وھو التخصیص وھو اما
بالکلام وغیرہ وھو اما بالعقل نحو خالق کل شیء
یعلم ضرورۃ ان اللہ تعالی مخصوص منہ وتخصیص الصبی
والمجنون من خطابات الشرع من ھذا القبیل انتہی پس تمام
جمیع اہل الذکر مراد نہین ہوسکتے بوجہ استلزام محال کے بلکہ بعض اہل ذکر مراد
ہین وہ کون کون ہیں ائمہ اربعہ ہین اسواسطے کہ یہہ چارون امام مجتہدین دین کے
ہین اور اونکے مذاہب مدون ہین اور سب مسائل کلیہ اور جزئیہ مدلایل بیان

ہن بہیڑیا گلہ بکری کے کہ لیتا ہے چہوٹی ہوئی کو اور دور رہنے والی
کو اور کنارہ رہنے والی کو خبردار رہیو تم اوس جنگلون سے کہ
جسمین بہت راہین جمع ہوئین اور متفرق ہوئین اور لازم پکڑو تم
جماعت کو اور عامہ جماعت کو اس حدیث سے دو بات ثابت ہوئے
نفی اتباع اور تقلید متعدد کی اور ایما طرف وجوب تقلید شخصی کے
اسواسطے کہ جماعت عامہ مومنین کے عرب عجم سب تقلید شخصی کرتے
ہین تیسری آیت انما النسئی زیادۃ فی الکفر یضل بہ الذین کفروا
یحلونہ عاما ویحرمونہ عاما یعنے سوا اسکے نہین ہے کہ تقدیم
اور تاخیر مہینہ حرام کے زیادتی ہے کفر مین گمراہی مین پڑتے ہین
ساتہہ اوسکے وہ لوگ کہ کفر کیا حلال کرتے ہین ماہ حرام کو
ایک سال اور حرام کرتے ہین ایک سال مہینہ حرام کے
چار ہین رجب اور ذیقعد اور ذی الحجہ اور محرم اسمین لڑائی
ممنوع ہے کفار قریش بہی ماہ حرام مین نہ لڑتے تہے لیکن
ایک گمراہی یہ لگالی تہی کہ آپس مین لڑتے اس مین آجاتا ماہ
حرام اوسکو ہٹا دیتے کہتے اپکے برس صفر پہلے آیا محرم
پیچہے آویگا تو ماہ حرام مین لڑتے بس اس آیت سے باشارہ
نفی التزاما تقلید شخصی ثابت ہوئی اس وجہ سے کہ درصورت تعدد
تقلید کے ایک ہی چیز کو بہوا و نفسانی موافق مذہب حنفی کے
حرام اور موافق مذہب شافعی کے حلال جانے گا اور یہ فعل کفار کا
ہے پس حلال کو ہمیشہ حلال ور حرام کو ہمیشہ حرام جانے ورنہ گمراہی
مین پڑیگا اور درباب تقلید شخصی کے حدیث ہدایہ کے معہ عبارت ہدایہ اوپر

مردود ہے ہم کہینگے کہ جو شخص خود مسائل کو مدلائل جانتا ہے اور ہر مسئلہ کی دلیل سے بخوبی واقف ہے وہ تو خود مجتہد ہوگا اوسکو تقلید کی کیا حاجت ہے یہان کلام مقلدین ہے کہ مسائل کو مدلائل نہین جانتا اور قول مجتہد کو بلا معرفت دلیل کے تسلیم کرتا ہے پس مقلد عمل نکریگا بعض بعض مسائل بعض بعض امام پر مگر باتباع شہوانی اور ہوا نفسانی کے اورحق تعالے فرماتا ہے ومن اضل ممن اتبع هواه بغير هدى من الله فثبت التقليد الشخصي بغير المجتهد دوسرے آیت وان هذا صراطي مستقيما فاتبعوه یعنی یہہ مذکور راہ میری ہے سیدہی پس پیروی کرو اسکی قاعدہ ہے کہ اشارہ ہوتا ہے طرف معین شخص کے پس معلوم ہوا کہ راہ معین اور مشخص راہ خدا کی ہے اوسکی پیروی واجب ہے اور جو راہ غیر معین ہے اور تکرار اوسکا ایک امر پر نہین ہے وہ راہ خدا کی نہین ہے ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله یعنی اور مت پیروی کرو تم بہت راہون کے پس جدا کردیگی یہہ پیروی تمکو اوسکی راہ سے تفسیر جلالین مین اسکے معنی یہہ لکہی ہین ولا تتبعوا السبل الطرق المخالفة یعنی پیروی نکرو طرق مخالفہ کے جیسا مذہب حنفی اور شافعی وغیرہ پس دونون کو مسائل فرعیہ مین کہ باخود با مخالف ہین تقلید مین جمع کرو کہ بوجہ منافات کے راہ حق سے تفرق ہوجائیگا اور موافق اس آیت کے حدیث مشکواۃ شریف مین وارد ہے عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلعم ان الشيطان ذئب الانسان كذئب الغنم يأخذ الشاذة والقاصية والناحية واياكم والشعاب وعليكم بالجماعة والعامة رواه احمد یعنی معاذ ابن جبل مروی ہے کہ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ تحقیق شیطان بہیڑیا انسان کا ہے

اقول شیطان نے اس شبہ سے کہ سلسلہ روایات فقہ کا امام تک مرفوع نہین ہے اکثر لامذہبون کی راہ ماری ہے اور حال یہہ کہ ان بیچارون کو علم نہین ہے اس وجہ سے چاہ ضلالت مین پڑی ہوئی ہین ذرا آپ در مختار اور طحطاوی اور رد المحتار حاشیہ در المختار کو ملاحظہ فرمائے کہ اوسمین سلسلہ کل روایات حنفیہ کا اپنے سے امام ابو حنیفہ تک اور امام سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک اور آنحضرت سے حق تعالے تک پہونچایا اور مکہ معظمہ مین تشریف لیجائیے کہ وہان کتب فقہ مثل ہدایہ اور کفایہ اور جامع صغیر وغیرہ سبکے اسناد امام تک موجود ہین اوسی ضمن مین روایات تقلید کے بھی امام تک مرفوع ہے اب اس مختصر رسالہ مین اگر روایات تقلید کے اسناد لکھین تو یہہ رسالہ دفتر ہوجائے اگر آپ کو تحقیق اسکی منظور ہے کتب مذکور کو ملاحظہ فرماوین اور در المختار کہ اوسکے روایات مرفوع ہے امام تک اوسمین لکھا ہے واما المقلد فلا ینفذ قضاءہ بخلاف مذھبہ کما فی القنیہ اور در باب تقلید شخصی کے قول صاحبین کا مفتی بہ ہے اوسکو دیکھیئے کما فی شرح الوھبانیۃ قضی من لیس مجتھدا کالحنفیۃ زماننا بخلاف مذھبہ عامدا لا ینفذ اتفاقا کذا ناسیا عندھما وفی تبیین الحقایق شرح کنز الدقایق ولو قضی القاضی المقلد او المجتھد منہ علی خلاف مذھبہ عالما بان مذھبا ما ملہ بخلاف ذلک لا ینفذ عند محمد وابو یوسف وعن الامام روایتان والفتوی اسے علی قول صاحبہ انتھی اب آپ ارواح آیا

عہ حجب سے بہت تقلید سے بہت علما سے بہت سے نقلی نصوص سے بہت منقول سے بہت روایت سے بہت نص سے بہت تحقیق سے بہت

گذرے دوسری حدیث مشکوٰۃ شریف مین ہے عن عرفجۃ قال سمعت رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من اتاکم و امرکم جمیع علے رجل واحد
یرید ان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوہ رواہ مسلم
یعنے روایت ہے عرفجہ سے کہ کہا سنا مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے جو شخص آوے تمہارے پاس اوس حال مین کہ امر دین کا مجتمع
ہو ایک مرد پر اور حال یہ کہ وہ شخص ارادہ کرے کہ چیرے لاٹھی تمہاری
کو یعنے تمہاری جماعت کو متفرق کردے یا جدائی ڈالی تمہاری جماعت
مین پس مارڈالو اوسکو نقل کی یہ مسلم نے اس حدیث سے صاف
ظاہر ہے کہ اطاعت اور تقلید ایک ہے امام کی جاہیے اور جو شخص کہ
ارادہ تفریق جماعت کا کرے جیسا کہ لامذہب ہین چاہتے ہین جماعت
تقلید مین ائمہ اربعہ مین تفرقہ ڈالین واجب القتل ہین اب درباب
تقلید شخصی کے قول امام ابو حنیفہ اور صاحبین کا بگوش دل سنئے ۔
فی الکفایہ ان المفتی ینبغی ان یکون ممن یوخذ عنہ الفقہ
ویعتمد علیہ فی البلدۃ فی الفتویٰ وان کان المفتی اخطا
فی ذلک ولا یعتبر بغیرہ ھکذا روی الحسن عن ابی
حنیفہ وابن رستم عن محمد وبشیر عن ابی یوسف اس عبارت
سے صاف ظاہر ہے کہ جو مفتی صفات مذکورہ کے ساتھ پایا جاویگا اوسکی
تقلید واجب ہے اور غیر کی تقلید نہ کی جائیگی پس یہی تقلید شخصی
ہوئی کہ ائمہ ثلثہ سے مروی ہے **قولہ** اور یاد رکھے کہ جو کوئی بالفرض
وجوب تقلید شخصی کے دلیل لاوینگے تو سلسلہ اوسکا حضرت امام
تک پہونچانا پڑے گا پھر اوس وقت دائرہ ہی اور فکر کام کریگا نہ سعو

الزمان فھو من اہل البدعۃ والنار امام نووی نے روضہ مین لکھا ہے واما
الاجتہاد المطلق فقالوا طرأ اختتم بالائمۃ الاربعۃ حتی اوجبوا تقلید
واحد من ہولاء شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے عقد الجید مین لکھا ہے
وقطع الکراھسی انہ یجب علی العامی ان یلتزم مذھبا معینا جامع
الرموز مین ہے واعلم ان من جعل الحق متعددا کالمعتزلہ اثبت للعامی
الخیار فی الاخذ من کل مذھب یھواہ ومن جعل الحق واحدا
کعلمائنا الزم للعامی اماما واحدا کما فی الکشف رسالہ
الترجیح فی بحث التسمیع لاخیر ان یکون حنفیا فی بعض المسائل شافعیا
فی البعض کما عرف طحطاوی کے شروع مین لکھا ہے ان الوجوب تقلید واحد بعینہ و
انہ لا یجوز تقلید ما زاد علی الواحد بحیث یکون حنفیا وحنبلیا فی ان واحد
کما ھو الواقع الان من بعض الناس علامہ عبد الکریم نے ملل اور نحل مین فرمایا
الا ان علماء الفریقین لم یجوزوا ان یاخذ العامی الحنفی الا بمذھب
ابی حنیفہ والعامی الشفعوی الا مذھب الشافعی انتہی مین نے وجوب تقلید
شخصی کے ساتھ آپ کے دعوی ثبوتی کیا اگر ابھی آپ کی سیری نہوئی ہو تو کتاب
انتصار الحق تالیف علامہ وہر فہامہ عصر مولوی ارشاد حسین صاحب حنفی کے جو
رد مین معیار الحق تصنیف مولوی نذیر حسین پیشوا غیر مقلدین کے ہے ملاحظہ فرما
مین کہان تک آپ کی سمع خراشی کرون اگر دلایل وجوب تقلید شخصی کے
دیکھنے کی زیادہ خواہش ہو تو رسالہ تہدید فی وجوب التقلید کو کہ
تالیف فقیر کا ہے ملاحظہ فرمائیے **قولہ** صفحہ اب چند اقوال علماء کے
مخالفین کی جانب سے درباب عدم وجوب تقلید شخصی کے بطور امتحان
شمی آپ کے پیش کرتا ہون **اقول** اے عزیز آپ کیسے خرد دشمن

فقہا اور اصولیین اور محدثین کے درباب تقلید شخصی کے بہ تتبع انصاف دیکھے
چنانچہ ملا علی قاری نے اپنی رسالہ مین کہ قفال کے جواب مین تالیف
کیا ہے تحریر فرماتے ہین بل وجب علیہ ان یعین مذہبا من
ہذہ المذاہب اما مذہب الشافعی فی جمیع الفروع والوقائع
واما مذہب مالک واما مذہب ابی حنیفہ وغیرہم ولیس لہ ان
ینتقل من مذہب الشافعی ما یہواہ ومن مذہب ابی حنیفہ ما یرضاہ
لانا لو جوزنا ذلک لادی الی الخبط والخروج من الضبط وحاصلہ
نفی التکلیف لان مذہب الشافعی اذا اقتضی تحریم الشیٔ ومذہب
ابی حنیفہ مثلا اباحۃ ذلک الشیٔ بعینہ او عکس ذلک فہو
ان شاء مال الی الحلال وان شاء مال الی الحرام فلا
یتحقق الحلۃ والحرمۃ وفی ذلک اعدام التکلیف وابطال
فائدتہ واستیصال قاعدتہ وذلک باطل تاج الدین سبکی نے
جمع الجوامع مین لکھا ہے وانہ یجب التزام مذہب معین محلی نے شرح
جمع الجوامع مین لکھا ہے والاصح انہ یجب علی العامی وغیرہ من لم تبلغ رتبۃ الاجتہاد
التزام مذہب معین من مذاہب المجتہدین علامہ خطیب سر نے بدر الطالع شرح
جمع الجوامع مین لکھا ہے والاصح انہ یجب علی العامی وغیرہ ممن لم تبلغ رتبۃ الاجتہاد
التزام مذہب معین من مذاہب المجتہدین المقررۃ بحیث لا یخرج عنہ فی
جمیع الاحکام بل التزام امام ذلک المذاہب لکھا طحطاوی نے حاشیہ
در المختار کی کتاب الذبائح مین قال بعض المفسرین ان ہذہ الطائفۃ الناجیۃ
المسمی باہل السنۃ والجماعۃ قد اجتمعت الیوم فی المذاہب الاربعۃ الحنفیون
والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن کان خارجا من ہذہ المذاہب فی ذلک

مجمل تو نہین کہ بدون بیان کے اوسپر عمل نہین ہو سکتا اور یہ بہی جانتا ہو وہ
قول امام کا جو مخالف حدیث کے ہے ایا ماخذ اوسکا کیا ہے آیا آیت یا کوئی
دوسری حدیث ہی یا محض قیاس ہے اگر کوئی آیت یا حدیث ہے تو تقلید
امام کی ترک نکرے اور اگر محض قیاس ہے تو تحقیق کرے کہ یہ حدیث امام کو
پہونچی ہے یا نہین اگر پہونچی ہے تو اوسکو کسوجہ سے نہین قبول کیا آیا
اوسکے نزدیک حدیث مجروح یا ماول یا مصروف ظاہر سے ہے اگر یہ
بات پائی جائے تب بہی قول امام کا ترک نہ کرے ہکذا فی التفسیر
الاحمدی غرضکہ جب خوب تحقیق حاصل ہو جائے کہ یہہ حدیث صحیح غیر
منسوخ غیر ماول غیر مختص ہے غیر مجروح غیر متشابہ غیر مجمل غیر مشکل
ہے اور جانب امام مین محض رائے اور قیاس ہے تب قول امام کا
ترک کرے اور جو اوس حدیث پر عمل کرے اور مراد ان علما کے
جنکی آپ سند لائے ہین عمل بالحدیث اسی تحقیق کے ساتہہ ہے اور یہ مراد
نہین کہ جیسے حدیث پاوے کسی کتاب مین دیکہے یا کسی سے سن پائے تو
قول امام چہوڑکر حدیث پر عمل کرے جیسا اب لامذہبون کی راہ ہے یہ
عمل بالحدیث نہوا بلکہ تقلید اپنے امام کی ترک کرکے دوسرے شخص کتاب
والے کی یا جس سے سنا ہے کہ یہ حدیث ہی اوسکی تقلید ہوئی جس شخص کو تحقیق
حدیث بطور مذکور نہین ہے وہ عامی ہے اوسکو ہرگز جائز نہین ہے کہ وہ
قول امام کا ترک کرکے عمل بالحدیث کرے اب ہم بمقابلہ اقوال علمار کے
اقوال انعین عمل بالحدیث کے سند لاتے ہین اور آپ کے دعوی کو ھبا منثورا
کرکے خاکمین ملاتے ہین تقریر شرح تحریر مین ہے لیس للعامی الاخذ لظاہر
الحدیث بجواز کونہ مصروفا عن ظاہرہ منسوخا بل علیہ الرجوع الی الفقہاء

فہم خصم ہین کہ ذرا خیال نہین کرتے کہ یہ اقوال علما کے درباب عدم
وجوب تقلید شخصی کے ہین یا درباب ترک قول امام کے بمقابلہ
حدیث کے وہ مسئلہ اور ہے یہہ مسئلہ اور ہے مغالطہ دہی عوام کے واسطے
سب خلط ملط کرتے ہو اور دہوکہا دہی کو یہ تلبیس کرتے ہو ان
عبارات مذکورہ مین تو وجوب اور عدم وجوب تقلید کا ذکر ہی نہین
ہے اور مقلدین کو بمقابلہ حدیث صحیح غیر منسوخ غیر ماول کے ترک
محض قول اور قیاس مین انکار نہین ہے اسوجہ سے کہ متبوع اور
مقتدا حقیقی رسول خدا صلعم صاحب شریعت ہین اور قول امام کا اسی
وجہ سے اختیار کرتے ہین کہ یہ امام قرآن اور حدیث سے استنباط اور
اجتہاد کرکے بیان کرتے ہین اور مجتہد کو پیغمبر نہین جانتے لیکن عمل
بالحدیث اور ترک قول امام کیواسطے ایک شرط ہے وہ یہہ ہے کہ وہ عامل
بالحدیث محقق حدیث کا ہو اور مرتبہ اجتہاد کا رکہتا ہو اور اقسام حدیث
کو معہ اوسکے حکم کے جانتا ہو کہ یہ حدیث مشہور یا صحیح یا ضعیف یا مرفوع
یا مرسل یا ناسخ یا منسوخ ہے اور اوسکے راویون کے اسماء سے معہ
عقل اور ضبط اور عدالت کے آگاہ ہو اور جانتا ہو کہ یہہ حدیث
منسوخ یا مختصات نبی سے تو نہین ہے اور اوسکی معارض آیت
قرانی اور دوسری حدیث اقوی تو نہین ہے کہ ان صورتون مین
عمل اوس حدیث پر ناجائز ہوگا اور اقسام نظم حدیث سے مثل خاص
اور عام اور ماول ور مشترک اور نص اور ظاہر اور محکم اور مفسر وغیرہ سے
واقف ہو مزید یہ بہی جانتا ہو کہ یہ متشابہ تو نہین ہے کہ وہ ظاہر پر محمول نہین
ہے اور وہ ماول تو نہین ہے اور اگر ہے تو اوسکی کیا تاویل ہے اور مشکل اور

بیان عمل بالحدیث کی شرایط اور ترک قول امام کی

راے ہے اور کوئی آیت یا حدیث نہین ہے مگر اسمیات کو ہم تسلیم نہین کرتے کہ آپ یا ان
کی جانب مخالف مین حدیث صحیح ہے اور امام کے جانب کی حدیث محدثین کے نزدیک
ضعیف ہے یا مخالفین کی حدیث صحیحین مین ہے اور امام کی حدیث دوسری کتابون مین ہے
اس لئے کہ قاعدہ اصول کا ہے کہ جس حدیث کے ساتھ مجتہد استدلال کرتا ہے
اور اوسپر بنا مسئلہ فقہ کے رکھتا ہے اوسکی تصحیح ہو جاتی ہے کسی کتاب مین ہو تضعیف
محدثین کی اوسکو ضرر نہین پہونچاتی ہے جیسا کہ ردالمحتار حاشیہ درالمختار مین منقولا
تحریر سے لکھا ہے ان المجتہد اذا استدل بحدیث کان تصحیحا لہ کما فی التحریر
قولہ حضرت سلامت یہان امامون نے تقلید شخصی کو مباح تک نہین کیا ہے
وجوب کہان سے لائے گا **اقول** حضرت سلامت آپ نے اسی فہم کے موافق
اپنے دین اور ایمان کو چوپٹ اور درہم برہم کر دیا براے خدا ذرا عبارت سیوطی
کی طرف لحاظ کرو کہ امامون نے اپنی تقلید کو منع کیا ہے یا تقلید شخصی کسی کی
ہو اوسکو منع کیا ہے یہ تو ہم آپ سے پہلے ہی عرض کیا کہ بزرگان دین اپنے نفس
کے واسطے کسی قسم کی مقتدائیت مثل افتا اور قضا اور تولیت وغیرہ کی نہین گوارا
کرتے اپنی تقلید کو کب حکم کرینگے اگر اپنے نفس کی تقلید سے مطلق تقلید شخصی کی
ممانعت ثابت ہو تو امام ابوحنیفہ رح نے اپنے نفس کے واسطے عہدہ قضا نہین گوارا
کیا تو چاہئے اختیار قضا مطلقاً ممنوع ہو جاے پھر بعد اسکے امام ابویوسف نے
کیون عہدہ قضا اختیار کیا اور قطعاً اختیار قضا کیون ممنوع نہو گیا حالانکہ ہم نے
کفایہ وغیرہ سے ثابت کیا کہ ائمہ ثلثہ نے تقلید شخصی کا حکم کیا ہے یہان تک
فرمایا ائمہ نے کہ قاضی مقلد کی قضا خلاف اپنے مذہب کی نافذ نہوگی آپ
کی عبادت کی جہت سے پھر ہمکو بعض عبارت اعادہ کرنا ہوا درالمختار مین ہے
و اما المقلد فلا ینفذ قضاؤہ بخلاف مذہبہ اصلا شرح وہبانیہ

لعدم الاهتداء فی حقہ الی معرفۃ صحیح الاخبار وسقیمہا وناسخہا ومنسوخہا فاذا اعتمد کان تارکا للواجب انتہی اور کفایہ شرح ہدایہ کی کتاب الصوم مین ہے العامی اذا سمع حدیثا لیس للعامی ان یاخذہ بظاہرہ لجواز ان یکون مصروفا عن ظاہرہ او منسوخا امام الحرمین وستاد امام غزالی نے برہان مین لکہا ہے اجمع المحققون علی ان العوام لیس لہم ان یتقلدوا بمذاہب اعیان الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم اور مسلم الثبوت مین ہے اجمع المحققون علی منع العوام من التقلید اعیان الصحابۃ رضی اللہ عنہم اب آپکا دعوی ترک تقلید امام کا کہان باقی رہا آپ کو اگر ذرا حیا ہو ندامت سے ایک چلو پانی مین ڈوب مرو اور اب اس رسالہ کا جواب کا قصد نکرو ورنہ مثل مشہور ہے بے حیا کی ناک کٹی تو گز بڑہی اب ہم بہی آپ سے دو سوال کرتے ہین اگر مرد انہ ہو تو جواب معقول دوگے اور اگر مثل اپنے بعض احباب کے ہو تو کیا بیان کروگے تمکو مولوی کہنا جونپور کا قاضی بنانا ہے اول سوال یہ ہے کہ تعدد تقلید ہی قران اور حدیث سے ثابت کردو کہ کس آیت یا حدیث سے ثابت ہے کہ عامی جب چاہے شافعی کے مسئلہ اور جب چاہے حنفی کے مسئلہ پر اور جب چاہے دوسرے امام کے مسئلہ پر اپنی راے سے عمل کیا کرے اور ایک امام کے تقلید شخصی نہ کرے صراحت کے ساتہہ نشان دیجیے دوسرے امام ابو حنیفہ کہ جن کے اوپر آپ کے چوٹین چل رہی ہے اونکے مذہب مین کون کون مسائل خلاف حدیث ہین کہ جانب مخالف مین حدیث موجود ہے اور امام کی جانب محض

بیان ممانعت عوام کی تقلید صحابہ سے

وہی طریقہ جاری کیا اگر کسی کی کوشش کارگر ہوئی اب اس زمانہ مین پہر تقلید اوٹہانیکا آپ نے بیڑا اوٹہایا ہے تو آپ خاطر جمع رکہئے آپکی بہی کوشش کام نہ آویگی جیسے آپ کے مقتدایون نے ذلت اور رسوائی اوٹہایا ہے آپ بہی [illegible] سے [illegible] گئے اور صد ہا برس کی بنی ہوئی بات کو نہ بگاڑ سکینگے یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ المشرکون۔ ع چراغے را کہ ایزد برفروزد ہر آنکو پف زند ریشش بسوزد

قولہ یہ تو فرمائی کہ عامی کے لئے کوئی مذہب بہی آج تک مقرر ہوا ہے کہ آپ ہی نئے جواب دینے والے ہین کتابون کی دیدہ شنید مصنف کہلانیکا حوصلہ بیشتر شرح تحریر کی عبارت ذرا کان دہر کر سن لیجئے

اقول یہ قضیہ آپ ہی پہ منعکس ہوا اسواسطے کہ شاہ ولی اللہ صاحب آپ کے امام کے راو اعقد الجید مین فرماتے ہین کہ عامی کے واسطے مذہب ہے عبارت اونکی یہ ہے والمرجح عند الفقہا ان العامی المتبع الی من ہب لہ مذہب لا یجوز لہ مخالفۃ سو اس سے ثابت ہوا کہ اگرچہ بعض علما اس طرف گئے ہین کہ عامی کے واسطے کوئی مذہب نہین ہے لیکن مرجح اور مفتی بہ فقہا کے نزدیک یہی ہے کہ عامی کے واسطے مذہب ہے تو مولانا نے بلحاظ ایسے قول مرجح کے عوام کے واسطے مذہب قرار دیا ہے اور اونکی وکالت کی اور اس خاکسار کے نزدیک تحقیق عامی کی یہ ہے کہ عامی دو طرح ہین ایک عامی تو وہ ہے کہ برائے نام مومن ہے نہ نماز سے کام نہ روزہ سے بازاری خلقت اہل پیشیہ جیسے کونجڑے قصائی وغیرہ کہ اپنے کام مین مشغول رہتے ہین ختنہ کراتے ہین گوشت گاؤ کہاتے ہین نماز عیدین کبہی پڑہا خواہ نہ پڑہا محرم مین شربت وغیرہ تعزیہ پہ چڑہایا اور نہ کبہی صحبت علما مین آتے

مین ہے قضی من لیس لمجتھد آلحنفیہ زماننا بخلاف مذھبہ عامدا
لاینفذ اتفاقا وکذا انا سیاعند ھما اب ہمنی آپکو مسائل تقلید کے خوب
یاد کرا دیا خبردار اب نہ فراموش کرنا اور وجوب تقلید شخصی پر اعتقاد کامل رکھنا
نہین توگمراہ ہوجاوٗگے اور تذبذب مین مثل منافقون کے خراب اور برباد ہوگے۔

لا الی ھولاء ولا الی ھولاء قولہ صفحہ ۸۸ ایسے لایق مقلد آپ ہوئے کہ
صدہا برس کی بنی ہوئی بات کو چیر پھاڑ کرکے خاک مین ملادیا **اقول** الحمد للہ
اسقدر تو آپ کے اقرار سے ثابت ہوا کہ تقلید شخصی صدہا برس سے بنی ہوئی
بات ہے اور اسمین کچھ فرق نہین باقی رہا کہ مولانا نے چیر پھاڑ کرکے خاک
مین ملادیا تو اوسکی کیفیت یہ ہے کہ مولانا تو خود تقلید کا دم بھرتے ہین اونھون
نے کیونکر خاک مین ملایا ہان یہ بات ہوئی کہ اپنے رسالہ مین غیر مقلیدی صاحب
تقویۃ الایمان کا بیان کیا تو اوس پر آپکو بڑا غیظ اور غضب پیدا ہوا کہ بوجہ عناد
حق اور مخاصمت مولانا کی اس تقلید شخصی کے کہ صدہا برس سے بنی ہوئی بات
ہے درپے مٹانے کے اور خاک مین ملانے کے ہوئے کہ آپ صاحب تقویۃ الایمان
کو اگر غیر مقلد ٹھراتے ہین تو تقلید شخصی کوئی چیز ہی نہین اور درپے حق پوشی کے ہوئے
تو آپ خاطر جمع رکھئے یہ تقلید خاک مین نہین ملنے والی ہے یہ صدہا برس سے
بنی ہوئی ہے اور بنی رہیگی اور آپکی کوشش کچھ فائدہ نکریگی سواد اعظم اسکو قایم
رکھے گی قال رسول اللہ صلعم لایزال من امتی امۃ قایمۃ بامر اللہ لایضرھم
من خذلھم ولا من خالفھم حضرت سلامت ابتدا سے مفسدان دین چلے
آئے ہین مگر اونکی کوشش مفید نہوئی پہلے عبد اللہ ابن سبا نے فساد ڈالا پھر
یزید پلید وغیرہ نے پھر اسی طرح مقتدای اہل ہوا کے مفسد چلے آئے یہان تک
کہ سنہ ۱۲۰۲ مین عبد الوہاب نجدی نے فتنہ برپا کیا پھر ہندوستان مین مولوی اسمعیل نے

بیان تقلید شخصی کا صدہا برس سے بنی ہوئی ہونا

اور دہوکا دینا ہے حدیث مین فقط خدا اور رسول کے جاننے کا ذکر نہین ہے بلکہ ملائکہ اور کتب کا بہی ذکر ہے **قولہ** خدا جانے کیا بات ہے کہ ایمان کے مسئلہ سے بالکل ناواقف ہین **اقول** سبحان اللہ مسئلہ ایمان سے آپ اور آپ کے امام ناواقف ہین یا مولانا آپ کے امام نے تو فقط خدا اور رسول کا جاننا لے لیا اور مولانا فرماتے ہین ایمان خدا اور رسول اور کتب اور ملئکہ اور قیامت پر بہی چاہیے **قولہ** صفحہ ۹۵ آپ تو دو ہی چیز کی تصدیق کا نام سنکر گہبرا گئے **اقول** یہ بات گہبرانیکی ہے کہ آپ کے امام کا کہ اپنے کو مجتہد الوقت جانتے ہین کیا حال ہے کہ دو چیز لے لیا خدا اور رسول کا جاننا اور ملئکہ اور کتب اور قیامت کو چہوڑ دیا اور آپ اس مقام پر بات بناکر یہ تفضیہ اولٹا مولانا پر ڈالتے ہین لیکن بموجب اسکے کہ دروغ بے فروغ ہوتا ہے کچہ آپ سے بن نہین پڑتی بسلامہ آپ سے پوچہتے ہین کہ خدا اور رسول کو جاننا اور دوسری چیزون کو چہوڑکر مولانا نے لکہا ہے یا آپ کے امام نے لکہا ہے آپ تو خود مقر ہین کہ مولانا نے خطبہ مین صفت ایمان مفصل اور مجمل کے بیان فرمایا ہے آپ اپنی ایمان کی فکر کرین اور اگر آپ کے امام کا ایمان خدا اور رسول پر تہا اور کتب اور ملائکہ وغیرہ پر نہ تہا تو خدا جانے اونکے ساتہہ کیا معاملہ ہوگا **قولہ** صفحہ ۹۶ الحمد للہ کہ باطن موافقت کا اقرار ہے **اقول** لفظ ظاہرا کی قید احترازی نہین ہے بلکہ مطلب یہ کہ ظاہرا اور بالبداہتہ خلاف مذہب جمہور ہے حاجت دلیل کی نہین ہے **قولہ** یہ دعوی کذب صریح ہے **اقول** یہ دعوی مولانا کا بہت صحیح ہے اور آپ سے تحقیق اوسکی کچہ نہین ہوسکے آپ دروغ گو ہین دست و پاچہ ہوکے بہگے ہین **قولہ** جناب عالی خدا کو خدا جاننا اور رسول کو رسول اگر ایمان ہین

ہین نہ مسایل دین کے جانتے ہین ان لوگونکی واسطے البتہ کوئی مذہب نہین سا
اسواسطے کہ یہ خدا ورسول کو نہین پہچانتے نہ صفت ایمان کی جانتے ہین
ان کے ایمان مین کلام ہے مذہب کا کیا ذکر ہے اسی طرح وہ فساق
اور فجار اور آوارہ مزاج کہ شب وروز فسق اور فجور اور شراب اور کباب
ناچ اور رنگ مین رہتے ہین نماز اور روزہ سے انکار رہے ان لوگون
کی ایمان مین گفتگو ہے مذہب کا کیا ذکر ہے دوسرے وہ عامی ہین
کہ پابند صوم و صلواۃ کے ہین صحبت عالمون مین بیٹھتے ہین اگرچہ تفسیر
اور حدیث اور فقہ نہین پڑہا مگر صحبت علما مین مسایل دین کے بقدر
ضرورت جانتے ہین حج اور زکواۃ اگر فرض ہوتا ہے تو اوسکو بہی ادا کرتے
ہین اور اپنا مذہب بہچانتے ہین کہ ہم حنفی یا شافعی ہین اور مسایل خلافی
بعضے جانتے ہین ان لوگون کے واسطے بیشک مذہب ہے اگر ان کو
عامی لامذہب کہے تو یہ لوگ اونکی ناک کاٹ ڈالین **قولہ** تمام ترجمہ اپنی را
ہے اور فوایداپنی عقل سے کرتے ہین **اقول** ترجمہ موافق دوسرے علما مترجمین
کے کیا ہے اگر کسی مقام پر غلطی ہوئی تو کاتب سے ہوئی ہے اور فوایداپنی عقل سے
آپ کے امام صاحب لبتہ کرتے ہین ملانا تو تفاسیر معتبرہ سے لکہتے ہین ہٹ دہرمی
کی اور ہی بات ہے **قولہ** ازانجملہ ایک یہ ہے **اقول** سبحان اللہ ایت کا
اپنے مطلب کے بات لکہہ دیا اور چہوڑ دیا پوری ایت یہ ہے یا ایہا الذین امنوا آمنوا
باللہ ورسولہ والکتب الذی نزل علی رسولہ والکتب الذی نزل من قبل آپکے
امام نے تو فقط خدا اور رسول کے جاننے کو تو لے لیا اور کتاب کو چہوڑ دیا تو آپ
کے امام کا قول کہان ترجمہ آیتہ کا ٹہرا تم میان جی ہو ایسی باتین لڑکون کو سمہاؤ
قولہ اور یہ حدیث ہے جو نکر اسے حدیث جبرئیلی کا **اقول** یہہ بہی ایکا منا

اعتراض کیا ہے کہ علم عام اور تصدیق خاص ہے اور تعریف بالاعم جائز نہین ہے **قولہ** صورت ثانیہ مین شرط ترادف مقصود ہے **اقول** حضور نے شرط ترادف نہ ارشاد فرمایا کہ وہ کون شرط ہے لوگون کو دہوکا دینے کے واسطے چہپا رکہا ترادف کے واسطے دو لفظ کا ایک ہی لغت سے ہونیکی شرط کہان لکہا ہے عبارت سلم کی یہ ہے تکثر اللفظ مع اتحاد المعنی مرادفتہ اسمین تو ایک لغت ہونیکی قید نہین ہے اور بالفرض اگر ترادف کے لئے ایک لغت کا ہونا شرط ہو تو اس مقام پر معنی ترادف کے اصطلاحی نہین ہین معنی لغوی سے لئے ہین یعنے جاننا ہم معنی دانستن کی ترجبہ لفظ علم کا ہے

قولہ اب یہان آپنے خود تصدیق اور اقرار کا اقرار کیا **اقول** اقرار کا انکار کب تہا لیکن اقرار کی شرط ایمان کے ہونے کا اقرار تہا وہی اقرار اب بہی ہے اور اقرار کے رکن ہونے کا اقرار کب کیا اور اگر یہ فرمائی کہ تعریف ایمان مین اقرار کو داخل کیا ہے تو ہم کہینگے کہ تعریف مین اگر شرط کو ذکر کیا تو کیا حرج ہے جیسا نماز کی تعریف مین کہین کہ نماز عبارت ہی ارکان مخصوصہ سے ساتہ طہارت کے **قولہ** یہ تو رسول کے رسول جاننے کی تفصیل اور ثمرات ہین **اقول** عذر بتر از گناہ رسول سمجہنے کی تفصیل راہ پکڑنے کے ساتہ فعل قلب کی تفصیل فعل جوارح کے ساتہ کرنا یہ آپکا اور آپکے امام کا کام ہے اور کسی سے ہرگز نہو سکے گا **قولہ** کیونکہ عطف جز کا اوپر کل کے شایع **اقول** آپ یہہ فرماتے ہین اور حالانکہ علامہ سعد الدین تفتازانی مصنف مطول فرماتے ہین کہ عطف مغایرت کو اور عدم دخول معطوف کو بیچ معطوف علیہ کے چاہتا ہے یہ عمل کیونکر ایمان مین داخل ہو سکتا ہے اور جزو ہو سکتا ہے فی

کافی ہوگا تو اب تیسری چیز کون باقی رہے آپ اوسکو بیان فرمائی **اقول** حضرت
سلامت ایمان کتب اور ملائیکہ اور قیامت باقی رہا اگر جاننا خدا اور رسول کا فقط
کافی ہوگا تو صفت ایمان مفصل میں اور حدیث جبرئیل میں اور ایات قرانی مین ایمان کتب
اور ملائکہ اور قیامت کیوں داخل کیا خدا اور رسول کا جاننا کافی تھا **قولہ** صفحہ ۵ اور مقدمہ آپکا
جواب الجواب سے نہین سمجھہ ہوگیا **اقول** ابھی تک تو ہم آپکو وہابی لامذہب جانتے
تھے اب معلوم ہوا کہ آپ مین نصرانیت بھی آگئی کہ اپنی کتاب دینی مین ایسے الفاظ لائے
ہین اگر کرشٹان ہین ہو گئے تو نیچریہ ہونے مین کلام نہین ہے خوف خدا نہین ہے
کہ جب موت کی وقت یہ الفاظ آپکی زبان سے سرزد ہونگے اوسوقت مین ملک الموت
آپ کے ساتھ کیا معاملہ کرینگے اور آپ کے ایمان کا کیا حال ہوگا

قولہ یہ شبہ آپکا بسبب نہ جاننے علم حدیث کی ہے دیکھئے علم کا استعمال
تصدیق کی معنی مین موجود ہے عن عثمان الم **اقول** جناب عالی علم عام ہے تصدیق
خاص ہے اور حدیث منجملہ اخبار کی ہے اور اخبار مین اطلاق عام کا اوپر خاص کے یا بالعکس
بطریق مجاز کے شایع اور منجملہ فصاحت کے ہے اگر کچھہ مادہ ہو تو علم بلاغت اور اصول مین
ملاحظہ فرمائی اور آپ کے امام صاحب نے تو تعریف ایمان کی فرمائی اور تعریف بالاعم اور
احض صحیح نہین ہے جیسا تہذیب اور سلم وغیرہ مین مذکور ہے فلا یصح بالاعم والاخص
آپ اپنے امام صاحب کی غلطیون کی کہان تک حمایت اور پاسداری
کیجئے گا وہ مثل مشہور ہے بکری کی مان کب تک خیر مانگیگی۔

قولہ بھلا حدیث آپ نے نہین پڑہی تو منطق ہی مین دیکھہ لیتے کہ علم شامل
ہی تصور اور تصدیق کو **اقول** حضرت سلامت مولانا نے منطق ہی مین دیکھکر تو یہہ

بدعت اور ضلالت کہتے ہین اور کتب فقہ کو افسانہ سمجھتے ہین اور ائمہ اربعہ پر
خصوصًا امام ابوحنیفہ پر طعن کرتے ہین چنانچہ اگر آپ کو اسکی تحقیق منظور
ہے تو اپنے بڑے بھائی مولوی عبداللہ عرف جہاؤ کی تصنیف کتاب اعتصام السنۃ
اور تصانیف بھوپالیون کو ملاحظہ فرمایئے اسکا بیان کہانتک کرون

قولہ اس مقام مین آپنے مجتہدانہ تو کیا تحکمانہ روش اختیار کی الخ

اقول مولانا مقلد ہین اور اقرار تقلید کا سر چلا آتا ہی لیکن اگر کسی مسئلہ
مین قول اپنے امام کا اور دوسرے امام کا نہین پاتے یا نہ کسی عالم حنفی کا
قول پاتے ہین تو البتہ آپ ہی استنباط فرماتے ہین اسواسطے کہ حق تعالے
نے علم اور مادہ استنباط عنایت کیا ہے اور اس مقام پر سند
اس واسطے نہین لکھا کہ سند اسکی احادیث اور فقہ مین موجود ہے
اور یہہ مسئلہ ظاہر ہے کہ سند لکہنے کی کیا ضرورت ہے یہہ کیا معلوم
تہا کہ آپ ایسے ناخواندہ سے کام پڑے گا ورنہ سند بھی لکھہ دیتے
اب ہم سے حدیث اور فقہ سے سند لیجئے۔ اول ندا انبیا کیواسطے
سند التحیات کی موجود ہے اگر نماز مین السلام علیک ایہا النبی
ورحمت اللہ وبرکاتہ پڑھتے ہو۔ دوسری کتب سیر اور حدیث
مین جو ایک نابینا کو حضرت نے دعا تعلیم فرمائی بعد وفات حضرت
کے عثمان بن حنیف نے تعلیم فرمائی اوس مین یہہ موجود ہے
یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی قضاء حاجتی ہذہ۔ تیسرے
نداء غیر حی میت کی حدیث مشکوۃ سے ثابت ہے کہ وقت وفات
حضرت ابراہیم اپنے صاحبزادہ کے حضرت نے فرمایا انا بفراقک
یا ابراہیم لمحزونون اگر اس سے بھی سیری نہو تو حدیث مین

فی شرح العقاید الاول ان الاعمال غیر داخلة فی الایمان لما مر من ان حقیقة الایمان هو التصدیق ولانه قد ورد فی الکتاب والسنة عطف الاعمال علی الایمان کقوله تعالی ان الذین امنوا وعملوا الصالحات مع القطع بان العطف یقتضی المغایرة وعدم دخول المعطوف فی المعطوف علیه انتہی

قولہ اتباع سنت کو ثمرہ تصدیق رسالت کیون نہین سمجھتے **اقول** یہ کیونکر سمجھین آپ کے امام نے تو عدم اتباع سنت یعنی بدعت کو خلل انداز ایمان کا قرار دیا ہے جب ایک بدعت سے شجرہ ایمان قایم رہیگا تو اوسپر ثمرہ اتباع کیونکر مرتب ہوگا **قولہ** پھر تردید کرکے علیت جتانے کی کیا ضرورت تھی **اقول** یہ آپ کے امام نے ایسی عبارت لکھی ہے کہ ہزارون عوام اس سے گمراہ ہوگئے اور درمیان طریقہ مجتہدین اور سنت کے فرق کرنے لگے اور کہتے ہین کہ ہم تو قران اور حدیث پر چلتے ہین ہم حنفی شافعی نہین جانتے اسواسطے مولانا نے تردید کرکے واضح کردیا کہ طریقہ صحابہ اور تابعین اور مجتہدین کا عین راہ خدا اور رسول کے ہے تو عوام اس گمراہی سے باز آوین **قولہ** صحابہ اور امام اور مجتہدین کی راہ سے کون انکار کرتا ہے یہ راہ تو عین راہ خدا اور رسول کی راہ ہے **اقول** الحمد للہ کہ آپ اسکے قایل ہین کہ امام اور مجتہدین کی راہ عین راہ خدا اور رسول کی ہے خدا آپکو اسی طریق پر رکھے اور امام ابوحنیفہ کے ساتھ اعتقاد خوش عنایت کرے معلوم ہوتا ہے ابھی آپ پختہ وہابی اور لامذہب نہین ہوئے ورنہ جو لوگ پختہ ہین راہ خدا اور رسول مین اور راہ آئمہ مجتہدین مین مغایرت کرتے ہین یہانتک کہ اجماع اور قیاس کو حجتہ شرعی نہین گردانتے اور صحابہ کے قول کو نہین مانتے اور قیاس کو

ان الذین تدعون من دون اللہ عباد امثالکم اور یدعون من دون اللہ ما لا ینفعہ و لا یضرہ و لا تدع مع اللہ الٰہا آخر سب جگہہ دعا کی معنی عبادت کے ہین جیسا تفسیر جلالین وغیرہ مین لکھا ہے اگر عبادت کے معنی نہون اور دعا مطلقاً ممنوع ہو تو میت کی کیا خصوصیت ہے زندہ کو پکارنا ناجائز ہوگا حالانکہ احادیث مین نداء حضرت کی یا رسول اللہ ثابت ہے اور ہم اور آپ سب ایک دوسرے کو پکارتے ہین یہہ سب ممنوع ہو۔ **قولہ**[۵۹] پکارنا میت کو چند طور پر ہوتا ہے ایک تو مستقل واسطے استعانت کے جیسے یا نبی اللہ یا ولی اللہ مراد میری پوری کردیجئے الخ **اقول** اس مقام مین آپ نے استعانت کی چار صورتین افادہ فرمایا منجملہ اوسکے پہلی صورت تو ہماری اور آپ کے درمیان مین باتفاق ناجائز ہے ـ دوسری صورت مختلف فیہ ہے جیسا کہ مولوی محمد اسحاق صاحب نے مایہ مسائل مین بائیسوین سوال کے جواب مین لکھا ہی پس این مسئلہ مختلف فیہ است لیکن آپ نے حق پوشی کیا اور اختلاف بیان نکیا اور مطلقاً منع لکھہ دیا ہے یہہ اگر خلاف دیانت کے ہے اب ہمسے سند اون علما کی لیجئے جو جواز کے قائل ہین چنانچہ مایۃ المسائل مین منقولاً کشف الغطا تصنیف شیخ الاسلام سے لکھا ہے مگر بعضے فقہا کہ قلیل اند بطوریکہ در سوال مرقوم جائز داشتہ اند اور شرح مشکوۃ عربی مین شیخ عبد الحق دہلوی فرماتے ہین و اثبتہ المشائخ الصوفیہ قدس اللہ اسرارہم و بعض الفقہاء رحمۃ اللہ علیہ انتہی مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ ـ تفسیر فتح العزیز مین بیچ تفسیر ایاک نستعین کے فرماتے ہین لیکن درینجا باید فہمید کہ استعانت از غیر بوجہی کہ اعتماد بران غیر باشد و او را مظہر عون الٰہی نداند حرام است و اگر التفات محض بجانب حق است و او را یکے از مظاہر عون دانستہ و نظر بکارخانہ اسباب و حکمت او تعالی دران نمودہ بغیر استعانت ظاہری

ف بیان اول صورت ناجائز باتفاق ۱۲

ف بیان دوسری صورت مختلف فیہ ۱۲

بوقت زیارت قبور کے آیا ہے السلام علیکم یا اہل القبور من المسلمین والمومنین انتم لنا سلف و نحن بالاثر - اگر اسمین بھی آسودگی نہ ہو تو اور لیجیے مدارج النبوۃ مین ہے کہ آن حضرت نے مقتولان کفار قریش کے واسطے حکم دیا کہ کنواین بدر مین ڈال دو پھر آپ نے فرمایا یا عتبۃ بن ربیعہ و یا شیبۃ بن ربیعہ و یا ابا جہل بن ہشام مثلاً بہ تحقیق حق پایا ہم نے وعدہ کہ پروردگار ہمارے نے کیا تھا آیا تم نے بھی حق پایا اوسکو پس حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا کلام فرماتے ہین آپ اون جسمون سے کہ جنہین جان نہین ہے تب حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اوس خدا کی کہ جان محمد صلعم کی اوسکے ہاتھ قدرت مین ہے کہ نہین ہو تم زیادہ سننے والے اونسے اس بات کو کہ کہتا ہون مین یہہ سنتے ہین لیکن یہہ جواب نہین دیتے انتہی اور یہ حدیث مشکوۃ شریف مین اور کتب حدیث مین ہے اور یاد رکھنا کہ اس حدیث سے سماع موتی بھی ثابت ہے کمال تعجب ہے کہ آپ نے یہ حدیث بھی نہین دیکھی حیرت کا مقام ہے کہ کفار کو بعد مرنیکے حضرت خود نام بنام ندا فرماوین اور انبیا اور اولیا اور شہید کے کہ جنکی حیات بھی عالم برزخ مین ثابت ہے ندا ناجائز ہو ہے بوخت عقل زہے حیرت کہ این چہ بوالعجیست + اب ایک سند نداء غائب کی بھی پیش کرتا ہون کہ جب حضرت ساریہ نہاوند مین جہاد کرتے تھے اور دشمنون نے چاہا کہ پہاڑ کے پیچھے سے مسلمانونکو مارین حضرت عمر رض نے مدینہ مین ممبر پر سے پکارا یا ساریۃ الجبل جیسا کہ شرح عقاید نفسی مین ہے مثل رویۃ عمر رض وھو علی المنبر فی المدینۃ جیشہ بنہاوند قال لامیر جیشہ یا ساریۃ الجبل الجبل تحذیرا لہ من وراء الجبل لمکر العدو ہناک وسماع ساریۃ مع بعد المسافۃ انتہی - اور جو قران شریف مین آیا ہے

خاکسار نے لکہا ہے آپ نے یہہ تحقیق خواب مین بہی نہین دیکہا اسی وجہ سے بہتکتے
پہرتے ہو اب آپ کو چاہئے ہمارے اس تحریر کو غنیمت سمجہہ کر بالراس والعین
قبول کرو اور نفسانیت کو دخل ندو کہ آخر الامر ایک روز جزا کے سامنے بہی فیصلہ
ہونا ہے وما علینا الا البلاغ ❖

قولہ صفہ ۶۱ تیسرے یہہ کہ یا اللہ بطفیل یا بہ برکت یا بحق یا بعزت فلان نبی یا ولی کے
میری مراد پوری کردے سو یہہ صورت بہی ممنوع ہے اس جگہہ خاص فرمودہ
حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا پیش کرتا ہون اگر آپ پورے مقلد ہون گے
تو اوسپر عمل فرماوینگے الخ **اقول** ہم آپ سے بہت خوش ہوے کہ آپنے
ہمارے واسطے فرمودہ حضرت امام اعظم کا پیش کیا ہے لیکن ہم بہی آپ کے
واسطے قرآن اور حدیث پیش کرتے ہین کہ آپ بہی خوش ہون اور عمل کرین اسواسطے
کہ یہہ آپ اوپر فرما چکے ہین کہ بمقابلہ حدیث کے قول امام کو ترک کرنا چاہئے
آیت یہہ ہے یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلہ
اور حدیث مشکواۃ شریف کی یہ ہے عن عثمان بن حنیف قال ان
رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
ادع اللہ ان یعافینی فقال ان شئت دعوت وان شئت
صبرت فہو خیر لک قال فادعہ قال فامرہ ان یتوضا
فیحسن الوضو ویدعو بہذا الدعاء اللہم انی اسالک واتوجہ
الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ انی توجہت بک الی
ربی لیقضی لی فی حاجتی ہذہ اللہم فشفعہ فی رواہ
ترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب ❖ اگر ارشاد
ہو تو اب قول ایسے عالم کا کہ آپ کے ہم مشرب ہین اور آپکے امام کے قریب ہین

شاید موردو از عرفان نخواہد بود و در شرع نیز جایز درست و انبیا و اولیا این نوع
استعانت تعبیر کردہ اند و در حقیقت این نوع استعانت بغیر نیست بلکہ استعانت
بحضرت حق است لا غیر انتہے +
اور جناب موصوف نے بیچ اور رسالہ وہابیون کے بیچ باب شرک ہونے استعانت کے
غیر خدا سے لکھا ہے واعلم ان الاستعانة بغیر الله والدعاء له بوجہین احدہما
ان یکون علی وجہ الاستقلال فی التاثیر والایجاد ولا شبهة انه شرک
وثانیهما ان یکون علی وجه الاعانة والارشاد لوجه التدبیر والتسبب
او لدفع الشر ولا شبهة انه لیس بشرک اذ ورد فی الاحادیث
یا عباد الله اعینونی ویا محمد انی اتوجه بک الی ربی الی آخر وفی عدد الحسنات
اعانة المخلوق وکذا الالقاء الرزق عند غیر الله علی وجه للوساطة والاعطا
لیس من الشرک فی شیء وانما هو سبب عادی مشروع والحال ان
اعتقاد التاثیر القدسی ما یوجب الشرک بخلاف التاثیر
الخلقی والفرق بینهما فی العرف ظاهر ویقال
رزق الامیر فلانا ویراد اعطاء المال او فرض له راتبا وکذا الله
شفی الطبیب لمریض پس تحقیق شاہ صاحب ممدوح سے واضح ہوا کہ جو علما مثل شیخ الاسلام
ابن عبد الحلیم اور صاحب تفسیر معالم اور صاحب تفسیر نیشاپوری اور صاحب مجمع البحار
وغیرہ نے استعانت بالغیر کو منع کیا ہے اونکی مراد استعانت سے وہی استعانت ہے
جو بطور استقلال فی التاثیر کے ہوا اور اوس غیر پر اعتماد ہوا اور اوسکو مظہر عون
الہی کا نجانے اور اگر یہ مونہہ بیچ جاوین اور اوس غیر کو مظہر عون خدا کا جانکر استعانت بالغیر
کرے تو جایز ہے حضرت سلامت عبارت کتاب کی لکھدیا اور
امر ہے اور تحقیق مسئلہ کی امر آخر ہے جو کچھہ تحقیقات شاہ صاحب موصوف سے

عَلَیْكَ اَنْ تَغْفِرَ لِی خَطِیْئَتِیْ اے بار خدا یا سوال کرتا ہوں میں تجھسے
بطفیل جاہ اور مرتبہ محمد کے کہ بندہ تیرا ہے اور بطفیل بزرگی اوس کی کے
کہ تیرے نزدیک ہے اس بات کا کہ بخش تو میری خطا کو اور روضۃ الاحباب میں
مذکور ہے کہ جب آدم کو بسبب لغزش کے کہ اونسے ہوئی تادیب کی اور دنیا میں
بہیجا ہمیشہ رویا کرتے آخر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ کیا توبہ اونکی
قبول ہوئی اور آدم نے کہا الہی بحق محمد میری سختی کو دور کر حق تعالے نے سبب
معرفت اور پہچان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آدم سے استفسار کیا آدم نے
وہی جواب دیا جو اوپر کی روایت میں گذرا اور ارشاد کیا کہ یہ آخر میں پیغمبران تیری
اولاد کا ہے اور تجھکو اسکے طفیل سے پیدا کیا ہے اور حکم ہوا آدم کو اس وقت کہ
اپنی کنیت ابو محمد کریں اور ایک روایت یوں ہے کہ حق تعالے نے
آدم سے پوچھا کہ یہ کون ہے جسکو وسیلہ اپنے شفاعت کا کرتا ہے آدم نے
جواب دیا کہ یہہ برگزیدہ اور محبوب تیرا ہے اور یہہ نور کہ میری پیشانی میں ہے
اسیکا نور ہے اور ساق عرش اور لوح محفوظ اور دروازے بہشت پر دیکھا
میں نے کہ لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہاں سے
میں نے معلوم کیا کہ یہ شخص بزرگ ترین مخلوقات تیرے نزدیک ہے خطاب آیا
کہ اے آدم تجکو بخشا اور تیرے گناہوں سے درگذرا اور قسم ہے عزت و جلال
اپنے کی کہ جو کوئی تیرے فرزندوں میں سے اس نام کے ساتھ توسل کریگا
اونکے گناہ بخش دونگا اور مراد اونکی روا کرونگا اور بعض روایات میں اسقدر
زیادہ ہے کہ اے آدم اگر تو تمام اہل آسمان اور زمین کے شفاعت
بتوسل اس نام کے کرتا میں قبول فرماتا انتہی روایات احادیث سے تو ایسا ظاہر
ہوتا ہے کہ توسل حضرت کے ساتھ مرتبہ استحباب سے گذر کر باب وجوب کا

پیش کردن مولوی محمد اسحاق صاحب مایہ مسایل مین اکیسوین سوال کے جواب مین تحریر فرماتے مین جواب دعا باین طور کہ الٰہی بحرمت نبی و ولی حاجب طروا بکن جایز است چنانچہ از شرح فقہ اکبر ملا علی قاری مفہوم میشود و نیز در قواعد الایمان فی علم الکلام و معرفۃ الایمان تصنیف ملا علی قاری مذکور است عبارتہ ہکذا اگر بحرمت محمد مصطفے گوید شاید چہ در دعا استفتاح بحرمت الشہر الحرام والمشعر العظام وقبر نبیک علیہ السلام ماثور و مرویست اما بحق فلان نشاید انتہی ہمنے سند قرآن اور حدیث اور آپ کے ہم مشرب کے پیش کیا اغلب ہی کہ آپ تسلیم کرین لیکن اگر عناد اور عداوت صوفیہ کرام کے غالب اوسے تو تعجب نہین ہے کہ آپ نہ تسلیم کرین ؎ چون غرض آمد ہنر پوشیدہ شد ؎ صد حجاب از دل بسوے دیدہ شد ؎ طبرانی نے معجم صغیر مین اور حاکم اور ابو نعیم اور بیہقی نے امیر المومنین عمر الخطاب سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدم بارتکاب گناہ معاتب ہوئے قبول توبہ مین حیران تھے یاد آیا کہ مجہکو جسوقت حق تعالے نے پیدا کیا اور روح خاص میری بدن مین ہوئی تو مینے اپنا سر عرش کیطرف اوٹھایا دیکہا کہ عرش پر لکہا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہان سے معلوم کیا کہ اس شخص کے برابر خدا کے نزدیک کسی اور کا مرتبہ نہین کہ اسکا نام اپنے نام کے برابر لکہا تدبیر یہ ہے کہ بحق اس شخص کے اپنی مغفرت کا سوال کرون پہر آدم نے دعا مانگی اسئلک بحق محمد ان غفرت لی یعنے بحق محمد کے تو مجکو بخش دے حق نے اوسکو بخشا اور فرمایا کہ محمد کو کہان سے جانا آدم نے تمام ماجرا ظاہر کیا اور ابن المنذر نے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے باین الفاظ روایت کی ہے اللہم اسئلک بجاہ محمد عبدک وکرامتہ

بنو خزاعہ حلیف حضرت صلعم کے تھے آخر بنو بکر نے بنو خزاعہ پر شبخون مارا
اور بیس آدمی اونکے قتل کئے اور قریش نے خلاف عہد کے بنو بکر کے
جہت کر مدد کی آنحضرت صلعم کو اوسیوقت باعلام الہی خبر ہوئی بلکہ خزاعہ
کے رجز کہنے والے نے اوسیوقت رات مین آنحضرت کو پکارا اور آپ سے
استغاثہ کیا اور مدد چاہی حضرت کو حق تعالے نے اوسکی آواز پہونچای آپنے
اوسکا جواب دیا لبیک لبیک لبیک سیر مین آپ نے بہی یہہ قصہ دیکہا
ہوگا پس اسیطرح اگر کوئی شخص اس اعتقاد سے کہ حق تعالے حضرت شیخ عبدالقادر کو
ہماری آواز بطور خرق عادت کے پہونچاوے یا شیخ عبدالقادر کہے تو کوئی
قباحت نہوگی اور جو مولوی محمد اسمعیل صاحب نے درباب رسوم عوام کے لکہا ہے جیسا
کسیکی نام کی چوٹی رکہے اور بدہی پہنا دے اور کسیکے نام کے جانور ذبح کرے
بطریق اراقہ دم کے اوسکے واسطے اس قسم کے امور واقع مین سب مذموم ہین
قولہ مینے الہ آباد مین معتبر آدمیون سے سنا ہے کہ اہل دایرہ دیکہہ کر بہت ناراض ہوئے
ہین **اقول** وہ معتبر آدمی جس سے آپ نے سنا ہے وہ آپکا بڑا بہائی بعض احباب
ہوگا سو وہ دائرہ راستی سے خارج ہے اعتبار کے واسطے فقط صورت منقطع
بنایا ہے اوسکا کچہہ اعتبار نہین اور اہل دایرہ اس رسالہ کو دیکہہ کر بہت پسند
کیا اور بہت خوش ہوئے ہین چنانچہ مولوی شکر اللہ صاحب کہ دایرہ شاہ
حجت اللہ مین بڑے عالم ہین اور مولوی مفتی اسد اللہ صاحب رئیس دایرہ شاہ اجمل بہت پسند کیا
اور ثنا اور صفت بیان کی اور عوام کالانعام کا کیا اعتبار ہے **قولہ** صفحہ ۱۳ پہر
حال آپ فرمائے کہ نذر اور نیاز واسطے غیر اللہ کے فقہ کی کس کتاب مین درست
اور جایز لکہا ہے الخ **اقول** اصل یہہ ہے کہ حسد اور عناد نے آپ کی آنکہونپر
ایسا پردہ غفلت کا ڈال دیا ہے کہ آپ عبارت مولانا کو ذرا نہین دیکہتے اور

پکڑ لیا اور مین ہر مقام پر توسل کے باب مین ایک سند جدید قرآن اور حدیث
سے پیش کرتا ہون اب بہی نہ تسلیم کیجئے تو سوا ے عناد کے اور کیا تصور ہوگا

قولہ صفحہ ۱۶ چوتھے یہہ کہ بلا طلب حاجت کسی میت کو پکارے جیسے یا رسول اللہ
یا نبی اللہ یا علی یا شیخ عبد القادر جیلانی وغیر ذلک سو اسکے دو صورتین ہین

اقول جناب عالی درباب ثبوت ندا بلا حاجت کے ہم نے کئی سندا انا
لقرآنک یا ابراہیم لمحزونون اور السلام علیکم
یا اہل القبور اور پکارنا حضرت کا نام بنام مقتولان کفار
بدر کا پیش کیا ہے نہ یاد ہو تو پھر دیکھئے اور جو آپ نے اس پکارنے کی
دو صورتون مین یعنی حاضر اور ناظر سمجہتا ہے یا نہین حصر کیا ہے اور دونون
شق باطل کیا ہے سو ہم شق ثانی اختیار کرتے ہین اور جو آپ فرماتے ہین
کہ مرتکب لغو کا ہوگا سو ممنوع ہے اسواسطے کہ جائز ہے کہ وہ شخص اوس
حاضر ناظر سمیع اور بصیر نہ سمجہتا ہو اور کلام لغو بہی نہو اس وجہ سے داعی اور مدعو
دونون خواہ ایک دونون مین سے صاحب کرامت ہین اور یہہ اعتقاد کرتے
ہین کہ حق تعالے ہمارے اس ندا کو بطریق خرق عادت کے مدعو کی کان تک
اپنے فضل سے پہونچا دیگا چنانچہ یہہ امر وقوع مین آیا اور ہم اوپر لکہہ چکے کہ حضرت
عمرؓ نے مدینہ مین منبر پر سے حضرت ساریہ کو کہ نہاوند مین جہاد مین مشغول
تہے پکارا یا ساریۃ الجبل الجبل اور حضرت ساریہ کو خدا نے یہہ آواز حضرت
عمر کی سنا دیا اور حضرت ساریہ پہاڑ کی طرف سے ہوشیار ہو گئے یہان تک
کہ خدا نے فتح عنایت فرمائی دوسرا جواب یہہ ہے کہ صلح حدیبیہ مین مابین حضرت
کے اور قریش کے منجملہ شرطون کے یہہ بہی شرط تہی کہ نہ تم اپنے حلیف کی
مدد کرو نہ ہم اپنے حلیف کے مدد کرین اور بنو بکر حلیف قریش کے تھے اور

النذر الفقراء وقد وجد انتهی ترجمہ ہمارے واسطے یا اللہ نہین جواب مگر یہہ کہ یون کہے کہ یا اللہ مینے نذر کیا واسطے تیرے اگر شفا ہووے تو میرے مریض کو یا پہیر لاوے میرے غایب کو یا روا کرے حاجت میری یہہ کہ کہلاؤن فقیرون کو کہ باب سیدہ نفیسہ پر ہین یا فقرا ایسے کہ دروازہ امام شافعی پر ہین یا امام لیث پر ہین یا خرید کرونگا مین ثات واسطے مساجد اونکے کے یا روغن زیت واسطے روشنی مساجد کے اور اسیطرح واسطے اوسکے کہ قایم ہو ساتہہ شعایر اونکے کے غیر اسکے تک اوس چیز کے کہ اوسمین نفع فقیر کو ہے اور نذر واسطے خدا بزرگ اور برتر کے ہے اور ذکر شیخ کا واسطے بیان محل صرف نذر کے ہے واسطے مستحقین کے کہ قایم ہین بیچ رباط اونکے کے یا مسجد اونکے کے پس جایز ہے ساتہہ اس اعتبار کے اس واسطے مصرف نذر کا فقرا ہین اور تحقیق پایا گیا۔

اورجو رسالہ کہ علماء حرمین شریفین نے بیچ تردید رسالۂ عبدالوہاب نجدی کے لکہاہے اوس مین لکہا ہوا ہے وانکان النذر له وذکر النبی والولی لبیان المصرف اولطریق التوسل بان یقول یا اللہ ان قضیت حاجتی التصدق علی خدام قبر فلان النبی اوالولی او اطعم الفقراء علی بابه او یقول یا اللہ ان قضیت حاجتی برکة فلان له کذا ای اهدی ثوابه له او یقول یا نبی اللہ یا ولی اللہ ادع فی قضاء حاجتی من اللہ ان قضی اللہ حاجتی اهدی لك ثواب صدقة کذا فالنذر فی هذه الصورة کلها جایز انتهی ف اور جس معنے سے مولانا نے جواز نذر کا فرمایا ہے

نذر کا مطلب سمجھتے ہین جو جی مین آتا ہے انا پ شناپ ہانکے چلے جاتے ہین مولانا نے کہان لکہا ہے کہ نذر اور نیاز جائز ہے مولانا تو یہہ فرماتے ہین کہ نذر و نیاز دوستان خدا کی باین معنے کہ ثواب کہانے پینے کا دوستان خدا کو ہدیہ کرنا نزدیک حنفیہ کے جائز اور مشروع ہے تو اس مقام پر مولانا نے مراد نذر و نیاز سے ایصال ثواب رکہا ہے اور یہہ معنی عرف عام ہین کہ اکثر عوام ایصال ثواب کو کہ کہانا وغیرہ جو صدقہ فقرا کو کسی بزرگ کے روح کی ثواب پہونچانے کیواسطے دیا جاتا ہے نذر نیاز کہتے ہین اسی وجہ سے مولانا نے اوسکی تفسیر بہی بیان کر دی لیکن آپ کے سمجہہ مین نہ آیا اور آپنے اپنے سر مغزن کر کے ایک ورق کاغذ ناحق سیاہ کیا لیکن مطلق نذر اور نیاز بہی ممنوع نہین بعض صورت اوسکی بہی جائز ہے اسمقام پر بہی آپ نے بوجہ عناد و تعصب کے کہ آپکی عادت جبلی ہے حق پوشی کیا اور صورت جواز کو مستثنی نہ کیا اگر شاید آپ کو نہ معلوم رہا ہو تو مین آپ کو ہدایت کرتا ہون خدا آپ کو راہ راست پر لاوے طحطاوی مین لکہا ہے اللہم الا ان یقول یا الله انی نذرت لك ان شفیت مریضی او رددت غائبی او قضیت حاجتی ان اطعم الفقراء الذین بباب السیدة نفیسة او الفقراء الذین بباب الامام الشافعی او الامام اللیث او اشتری حصیر المساجد ہم او زیتا لوقودہا او دراہم لمن یقوم بشعائرہا الی غیر ذلك مما یکون فیہ نفع الفقراء والنذر للہ عز وجل وذکر الشیخ انما ہو بیان لمحل صرف النذر لمستحقیہ القاطنین برباطہ او مسجدہ فیجوز بہذا الاعتبار اذ مصرف

ف بیان نذر و نیاز و ایصال ثواب

شابہ سے بھی احتراز کیجاوے اسیوجہ سے فرمایا کہ لا یقول احدکم
عبدی وامتی الخ **اقول** یہہ ممانعت حضرت کے محض بطریق احتیاط
اور دفع توہم کے ہے نہ بوجہ شرک کے کہ جسمین کلام ہو رہا ہے ورنہ قرآن
مجید مین خود غلام اور لونڈی پر اطلاق عبد اور آمت کا آیا ہے وانکحوا
الایامی منکم والصلحین من عبادکم وامائکم الخ
لہذا دونون امرین فرق کرنا چاہئے **قولہ** تو شرک ہونا آپ بھی تسلیم کرتے
ہین پھر جواب آپ نے کس چیز کا لکہا ہے الخ **اقول** آپ ایسے غبی ہین
کہ مولانا کی عبارت کا کچہ مطلب اپکی سمجہ مین نہین آیا مولانا نے خود فرمایا کہ قسم پہلی
وہ کہ جسکی اضافت طرف مخلوقات کے صحیح اور درست نہین ہے جیسے عبد الحارث
یعنے عبد الشیطان اور دوسری قسم عبد مخلوق کہ اضافت کیجاتی ہے جانب مخلوق کے
وہ پھر دو قسم ہے ایک حقیقۃ جیسی لونڈی غلامونکی حقیقی اضافت ہے اور دوسرے
مجازاً جیسے انبیا اور اولیا کے طرف نسبت کیا جیسے عبد النبی وعبد الرسول اور آپ کے
امام ان اسماکو شرک مین داخل کرتے ہین تو بڑا فرق ہے قول مولانا اور قول صاحب تقویۃ الایمان
قولہ بوجہ ایہام شرک کے ایسا نام رکھنا برا ہے **اقول** بوجہ ایہام شرک کے
ان نامونکا برا ہونا امر اخر ہے اور صریح شرک ہونا امر اخر ہے اور آپکے امام اسکو شرک
ٹہراتے ہین جیسا اونکی عبارت سے مفہوم ہوتا ہے **قولہ** تعجب ہے کہ صاحب
تقویۃ الایمان کا حسد آپکے ایسا خاطر نشین ہوا کہ جس مضمون کی ممانعت
صریح حدیث شریف مین موجود ہے الخ **اقول** ممانعت حدیث شریف کی
بنظر احتیاط کے ہے نہ بوجہ شرک کے ورنہ حدیث شریف مین بطریق مجاز کے
خود اضافت عبد کی طرف دراہم اور دنیا پر کی گئی ہے جیسا کہ مشکوٰۃ شریف مین
حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے قال قال رسول اللہ صلعم تعس عبد الدینار

یعنے ثواب کہانے اور پینے کا دوستان خدا کو ہدیہ کرنا اسکی ہی سند
آپ ہم سے لیجے اور اپنے ایمان کو درست کیجے ایسے شخص کی سند پیش کرتا ہون
کہ آپ ہی تسلیم کرین مولوی اسحاق صاحب مائۃ المسائل کے پچیسوین سوال کے
جواب مین تحریر فرماتے ہین ✤ در رسیدن ثواب وعدم رسیدن ثواب
اعمال سہ مذہب اند یکے مذہب معتزلہ وآن این است کہ ثواب اعمال بدنے باشد
یا مالے بلکہ دعا نیز بمردہ نمیرسد این مذہب مردود است دوم آنکہ ثواب
اعمال بدنی یا مالی مردہ باموات میرسد این مذہب امام اعظم و احمد و جمہور
است سیوم آنکہ ثواب اعمال مالے بموتی میرسد و ثواب اعمال بدنے مثل
ثواب قررت قران باموات نمیرسد این مذہب مشہور امام شافعی و مذہب امام
مالک است و در مذہب حنفیہ نیز اختلاف است در وصول ثواب اعمال بدنے و
عدم وصول آن لیکن قوی ومفتی بہ مذہب حنفیہ ہمین است کہ ثواب ہر دو اعمال
بدنے باشد یا مالی باموات میرسد چنانچہ در ہدایہ و فتاوی عالمگیری و بحر الرائق
و نہر فایق و زیلعی و عینی و دیگر کتب معتبرہ او شان مرقوم و مسطور است ✤ اور
خاکسار نے بنظر طول کے عبارت کتابون کے اور احادیث جو در باب ایصال
ثواب کے وارد ہوئے ہین نہین لکہا یا آپ کو اگر کچہہ علم ہو تو مائۃ مسایل مین دیکہہ
لیجئے گا ✤

قولہ صفہ ۶۳ آپ فرماتے ہین نذر و نیاز بابن یعنے یہ معنی کس لغت مین ہے
یا اصطلاح فقہ مین ہے **اقول** حضرت سلامت یہ اصطلاح عرف عام ہے انکو اس
اصطلاح سے خبر نہین ہے المرء عدو لما جہل **قولہ** صفہ ۶۴ بروز حشر شود ہمچو روز
معلومت ـ کہ باکہ باختہ عشق در شب دیجور **اقول** سیعلمون غدا
من الکذاب الاشر **قولہ** صفہ ۶۶ قاعدہ ہے کہ نیات کے جواز اور

لمن الملک للیوم کا بجانے لگے اور انا خیر کے مرض مین مبتلا ہو گئے اور کسی علم
اصول فقہ تفسیر اور حدیث کا ماہ نہین ہوتا اسی سے یہہ گمراہ ہو جاتے ہین **قولہ**
صفہ ۶۹ بیان حقیقت و مجاز سمجھنے کے کہان سے طاقت آگئی مقدمہ مین تو آپ
جاہل بے زبان ہونے کا اقرار کر آئے ہین الخ **اقول** حضرت سلامت یہہ
توقۂ علما اور فقرا کا ہے ان حضرات نے ہمیشہ تواضع اور انکسار اور خاکساری کو
اپنا شعار کیا ہے یہہ لوگ سوائے عجز اور انکسار کے دعوی اپنے فضل و کمال کا
نہین کرتے بزرگان دین کا یہہ دستور ہے امام ابو حنیفہ با وجود کمال فضل اور
علم کے وقت طلب بادشاہ وقت کے بادشاہ کے سامنے یہی اقرار
کیا کہ مین لایق قضا کے نہین ہون حضرت عمرؓ نے بر سر منبر واسطے تقلیل مہر عورتون کے
ارشاد فرمایا کہ زیادہ مہر مقرر کرنے مین ادا نہین کر سکتے اور مال پاس
نہین ہوتا ہے پریشانی ہوتی ہے ایک بڈہی عورت نے اعتراض کیا کہ حقتعالے
فرماتا ہے وآتیتم احدٰهن قنطارا فلا تاخذوا منه شيئا
اس سے مفہوم ہوتا ہے مہر کثیر باندہنا درست ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا
کل الناس افقه من عمر حتى العجائز ایسی سیکڑون حکایت
بزرگان دین کے ہین دیکھو جب آپکا رسالہ عجالہ حضرت نے سنا کچہہ نہ فرمایا اور
صبر کیا اور جواب لکھنے سے بہی باز رہے لیکن اس خاکسار سے صبر نہو سکا بعض
لوگون نے کہا حاکم وقت کے پاس اگر استغاثہ کیا جاے تو بموجب تعزیرات
ہند کے ایسے گستاخ کی تعزیر کیجاے تو مولانا نے فرمایا کہ ہم نہین چاہتے کہ کسی
مخلوق کو ایذا دین جو اوسنے سن اول و آخرہ ہمارے مذمت اور اہانت لکہی
ہے اور طعن کیا ہے اگر یہہ سب حق ہے تو حق بجانب اوسکے ہے حق بات پر کیون
ناخوش ہونا چاہیے اور اگر اوسنے خلاف اور دروغ لکہا ہے اور ناحق اوسنے قصور کیا

وعبد الدرہم وعبد الخمیصہ الی اخر الحدیث **قولہ** حضرت سلامت وہ شخص
جھوٹا ہے اگر آپ اپنے غلام کی غیر کی طرف نسبت کرتا ہے **اقول** اصل یہ ہے
کہ آپ کو علم معانی اور بیان مین اور علم اصول مین مطلقا دخل نہین ہے ورنہ
غلام کے نسبت کرنے کو طرف بیٹے کے مجازاً انکار نکرتے نور الانوار مین لکھا ہے
جو کوئی اپنے غلام کو کہ سن مین بڑا ہے یہہ کہے کہ ہذا ابنی یہہ بیٹا میرا ہے تو
جھوٹا نہوگا بلکہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک مراد ازادگی ہوگی اور وہ غلام آزاد
ہوجائیگا جیسا حدیث مین وارد ہے تعس عبد الدنیا وعبد الدراہم وعبد الخمیصہ قطع
نظر اسکے آپ قران مجید کے سند لیجئے کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام حضرت یعقوب
علیہ السلام کے چچا تہے باپ نتہے حق تعالے نے باپ کی نسبت کے جیسا کہ
اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعدی قالو نعبد الهک واله ابائک ابراہیم
واسمعیل واسحاق اب ہم آپ سے پوچھتے ہین یہہ نسبت جہوٹہ ہے یا سچ حقتعالے
نے حضرت یوسف کی خالہ کیطرف نسبت آپ کے کیا ہے اور کہا رفع ابویہ
علی العرش اب تبلایئے یہہ نسبت سچ ہے یا جہوٹہ جیسے یہہ سب نسبت ہین
اسیطرح اگر کسینے اپنے بیٹے کو دوسرے کا غلام تعبیر کیا تو کیا حرج ہے ایسی ہی نسبت
مجازی ہے اور جو آپ نے اوپر کے قول مین فرمایا کہ امور شرعیہ بلسان شرع
ثابت ہونے مین کوئی سند پیش کیجئے تو حضرت سلامت یہہ حقیقت اور مجاز خلاف
شرع نہین ہے شرع سے ثابت ہے دیکھو بحث حقیقت اور مجاز کی نور الانوار
اور توضیح مین دیکھئے اور اگر مادہ سمجھنے کا ہو مولانا کے حضور مین آن کر سبق پڑہ جایئے
یہی تو ہم کہتے ہین کہ جتنے غیر مقلد لا مذہب ظاہریہ ہین انکو سوائے اسکے کہ تہوڑی
حدیث پڑہ لیا اور ظاہر معنی سمجھ کر اسی پر قانع ہوگئے اور کہنے لگے جو ہیرے
پاس ہے راجہ کے پاس نہین ہے مثل ہے اندہے کے ہاتہہ بٹیر لگی اور نقارہ

علیت ہونے کے جیسے کوئی کسی کا نام حبق مسق رکہدے ابتداءً یہ لفظ مہمل ہے بسبب
وضع ثانی کے مہمل نہین ہے **قولہ** بعد ازان الہ آباد معترض صاحب کی باتون کا ناحق
خیال کرتے ہین **اقول** اگر آپکا زور چلے یہ خیال موقوف کردیجیے اور ایک منادی کرادیجے
کہ اب معترض صاحب کی بات کوئی نہ مانے نہ ہین تا بر ہی اے حسود کین رنجیست کہ از
مشقت او جز بمرگ نتوان رست + **قولہ** جب آدمی کو علم نہو تو خاموش ہو رہے **اقول** حضرت
پہر آپنے کیون نہ عمل کیا کہ آپ ایسے ناوان ہین کہ ابتک حقیقۃ اور مجاز مین فرق نہین معلوم
پہر جواب لکہنے کو کیون مستعد ہو گئے + مردیست آزمائی وآنگہی زن کن **قولہ** آپنے
مطلق امر فرمایا یہ نہ لکہا کہ مجرد یا مداحی یا حالیہ **اقول** مطلق امر سے اکثر متبادر
امر مجرد ہوتا ہے حاجت قید کی نہین ہے +

قولہ حضرت جی اسم فاعل کے بعد اتنا بیہہ بہی لکہنا مناسب تہا یا اسم مفعول ہوتا
ہے **اقول** حضرت سلامت آپکو فارسی مین بہی دخل نہین ہے شاید کہ
صفوۃ المصادر بہی نہین پڑہا جناب عالی ترکیب امر اور اسم سے معنی فاعل کے
پیدا ہونا یا معنی مفعول کے پیدا ہونا سماعی ہے قیاسی نہین ہے کہین اس
ترکیب سے معنی اسم فاعل سماعی مین جاتا ہے جیسا خطا بخش خوشنویس
جہاندار جان آفرین اور اور اکثر یہی ہے اور کہبی اسم مفعول سماعی
بن جاتا ہے جیسا دست پرور دست اختیار خانہ ساز اور یہ اقل
اور شاذ ہے تو پہر ترکیب بخش کی خطا کے ساتہہ درست ہے کہ یہ
ترکیب اہل فارس سے سنی گئی توئی عاصیان را خطا بخش و بس
تو سوا خطا اور گناہ وغیرہ کے جو اسکے مناسب ہے دوسری
ترکیب مثل مدار بخش اور سالار بخش وغیرہ کے خلاف استعمال
اہل فارس کے اور مہمل ہوئے اور آپ نے جو اسکے معنی مفعول کے قرار

ن — بیان امر و اسم فاعل فارسی

اور بے سابقت کسی خصومت کے لکہا ہے تو خود انکا خود منقم حقیقی ہے سبحان اللہ کیا ذات بزرگان دین کی ہے کہ ہر چند اپنے اوپر ہزار ایذا اور تکلیف ہو پہنچے دوسرے کی تکلیف کے روادار نہین ہوتے اور حالانکہ سفہا اور جہلا سے اُنکو ایذا بہت ہو نچتے ہے بموجب اسکے گر از خاک مردان بوسے کنند ٭ بسنگ ملامت ور اشکنند ٭ بخلاف آپ کے فرقہ کے لوگون کے دماغ اونکا غرور اور تکبر سے بہرا رہتا ہے انا خیر کے مرض مین مبتلا رہتے ہین مقولہ اونکا یہہ ہے کہ ہمچو من دیگر نیست اپنے برابر علم اور فضل مین کسیکو نہین سمجہتے ہین اور آپ کو بڑا مومن متبع سنت جانتے ہین دوسرون کو مشرک کافر بدعتی کہا کرتے ہین صوفیہ کرام کو بدعتی کہتے ہین اہالی حرمین شریفین کو بہی بدعتی سمجہتی ہین اور فقہا مجتہدین پر طعن کرتے ہین کہ یہہ لوگ مسایل اپنی رائے سے کہتے ہین علم حدیث انکو نہین ہے اسی وجہ سے انکی تقلید ترک کردیا ہے اپنی فہم اور علم کے برابر فقہا کو نہین سمجہتے ہین جو کچہہ اونکے فہم مین آیا اوسی کے موافق عمل کرتے ہین سمعہ اور ریا سے بہرے ہین یہی تکبر اور غرور آپ کا باعث لکہنے محالہ کا ہوا کہ ہم بڑے عالم ہین جواب لکہتے ہین اور ہماری شہرت ہو ورنہ اور لوگ بہی صاحب علم اور متبع مولوی اسمعیل صاحب کے ہین بپاس ادب مولانا کے کسکی کہنے سے یہ ارادہ نکیا آپ چونکہ لباس ادب سے معرا ہین باغوا سے بعض احباب بڑے بہائی اپنے کے اسکام پر آمادہ ہوگئے اور بالعکس ناموری کے تمام جہان مین بدنام ہوئے ٭

قولہ صفحہ ۶۹ عبد کا حال تو خود حدیث سے ثابت ہوچکا **اقول** حدیث سے اضافت عبد کی طرف دنبا اور درہم کے مجازی ہی ثابت ہوچکی **قولہ** صفحہ ۶۹ نام اور مہمل **اقول** مدار بخشش لے قاعدہ تو مہمل بنسبت معنی ترکیبی کے لکہا ہے بسبب

نہین ہے اگر خدا تمہاری اور بعض احباب کی بینائی لے لیوے تو تم
کیا کرو **قولہ** بہرحال اب تابجا رخدمتگذار ہے توفیق رفیق باد **اقول**
معلوم ہوتا ہے کہ اب آپ کا میلان حق کی طرف ہے اور اغلب ہے کہ
تحریرات مولانا کو تسلیم کرین اور حق جانین +

قولہ معلوم کرنا چاہیے کہ اطلاق کفر اور شرک کا بعض اعمال سنیہ پر بھی آیا ہے
اور اصطلاح شرع مین معتبر ہے عینی حنفی نے بخاری کی شرح مین نووی کا قول
نقل کیا ہے الخ **اقول** آپ کی اس تحریر سے کہ اس مقام پر قول عرب پاک تک جو
کچھہ لکھا ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ جو کچھہ تقویت الایمان مین مولوی محمد اسمعیل
صاحب نے کفر اور شرک لکھا ہے اسمین سے آپکے نزدیک کوئی کفر اور شرک نہین ہے
جسکو کفر کے تعبیر کیا ہے وہ گناہ ہے اور جسکو شرک کہا ہے وہ شرک خفی ہے اور صاحب
تقویت الایمان نے جو اطلاق کفر اور شرک کا کیا تو بوجہ اسکے ہے کہ شرع مین ایسا اطلاق
آیا ہی کہ کفر کبھی بولا جاتا ہے اور مراد غیر کفر باللہ کے اور بت پرستی فقط شرک نہین ہے بلکہ
خواہش نفسانی کی بھی پیروی شرک ہے یہ امر بالکل موافق مطلب ہمارے لانا کے
ہے اور نزاع اوٹھہ گئی اور انکا مقصود بھی یہی ہے کہ یہ امور جو اکثر مسلمانان جاہل
سے سرزد ہوتے ہین یہ شرک نہین ہے بلکہ انکو گناہ کہنا چاہیے آپنے باوجود ہمہ جوش و
خروش مولانا سے بھی تنزل کر دیا کہ وہ تو بھلا گناہ کے قایل ہین آپنے تو شرک خفی ٹھہرایا
کہ وہ بجز شرک عزیمت اور ترک اولے کے کوئی چیز ہی نہین ہے اسواسطے کہ آپکی تحریر
سے واضح ہوا کہ شرک دو قسم ہے ایک شرک جلی وہ یہ ہے کہ مستحق عبادت کا سوا اللہ کے
دوسرے کو ٹہرانا یا صفات مختصہ خدا کی دوسرے کیواسطے ثابت کرنا اور بموجب تقسیم مولوی
اسمعیل کے بھی شرک جلی پانچ قسم ہے اشتراک فی العلم اشتراک فی التصرف اشتراک
فی العبادة اشتراک فی العادة اشتراک فی التسمیہ اور یہی شرک ممنوع ہے ایسی

ف بیان اسکا کہ اطلاق کفر کا گناہ پر اور اطلاق
شرک کا اوپر بلاسطہ اسباب کے بھی ہوتا ہے ۱۲

دیے ہین اور فرماتے ہین بخشیدہ مدار اور بخشیدہ سالار یہ آپنے
کس شعر یا سخن فارسی مین سنا ہے اسکا ذرا سراغ دیجئے تو آپ کی
فارسی دانی بہی معلوم ہو جائے ورنہ آفتاب پر خاک ڈالنے سے اپنے ہی
اوپر پڑتی ہے **قولہ** عبد الحارث بہی تو علم ہے جسکو آپ منع فرما آئے ہین علم
کہنا اور معنی غیر مقصود سرانا کیا معنی **اقول** مقصود یہ ہے کہ جب معنی
علمی قرار ہوتے ہین تو معنی اضافی غیر مقصود ہوتے ہین نہ یہ کہ معنی علمی
بھی غیر مقصود ہوتے ہین **قولہ** پہر علم اور نام مین اگر عطف تفسیری ہے
تو خیر الخ **اقول** اس مقام پر علم اور نام مین عطف تفسیری ہے آپ
خاطر جمع رکہین آپ کے اعتراض کا مقام نہین ہے **قولہ** آپ بہی خلاف شرع
اور غیر جایز فرمایا پہر تاویل کی طرف مایل ہوئے **اقول** حضرت سلامت
تاویل کی طرف نہین مایل بلکہ یہ فرماتے ہین کہ افعال جہال مسلمانون کے
غیر مشروع اور ناجایز ہین شرک نہین ہے شراب کی نفی فرماتے ہین تو
مطلب یہ کہ دین مین غلو نہ چاہئے حق تعالے فرماتا ہے یا اهل الکتاب لا
تغلوا فی دینکم تو جو شرک ہے اوسکو شرک کہو جو گناہ ہے اوسے گناہ کہو
جو بدعت ہے اوسکو بدعت کہو علی العموم یہ نہ لکہہ دینا چاہیے کہ جو کچھہ
ہندو اپنے بتون سے کرتے ہین سو وہ سب کچھہ یہ جہوٹے مسلمان اولیا
انبیا اامامون شہیدون سے اور فرشتون اور پریون سے کر گذرتے
ہین اور دعوی مسلمانی کا کئے جاتے ہین تو مسلمان کو غلو نہ چاہیے حق بات
بیان کردینی چاہیے **قولہ** آ لکہہ سے تو آپ معذور ہین **اقول** آپ جا بجا
مولانا کی آنکہہ سی معذور ہونے پر کیا طعن کرتے ہین مولانا باختیار خود
معذور نہین ہین یہہ امر مشیت ایزدی سے ہوا کیا آپ کو خوف خدا

جہان لوگوں کے ساتھ اور اونکے افعال کہ جواب [illegible] ہین
تشبیہ دیا ساتھ ہندو اور بت پرستون کے کیا ضرور [illegible] ہے
نہین ہوئی شرک خفی پر استقدر شدت [illegible] اور تشبیہ [illegible] کی طرف
اقسام خمسہ کے کیا ضرور شرک خفی کی تقسیم طرف اقسام خمسہ کے کہین ثابت
نہین ہے اور مولوی اسمعیل نے شرک خفی کا ذکر [illegible] یا بعض صورت شرک
کی تقویت الایمان مین ایسی بیان کی گئی ہے [illegible] شرک جلی ہے جیسے
سجدہ عبادت غیر اللہ کو یا مستحق عبادت کا اعتقاد کرنا غیر اللہ کو پس
آپ کے فرمانے سے یہہ سب شرک خفی مین داخل ہوگئے پہلے تقویت الایمان
دیکھنے سے یہہ فکر پیدا ہوئی کہ یہہ سب بیچارے عامہ مومنین مشرکین کے
زمرہ مین داخل ہوتے ہین اونکو بچانا چاہیئے کہ مومنین کے ساتھ رہین
ایک ایسی بات مخالف تقویت الایمان کے فرمائی کہ لاکھون سیکڑون مشرکین
مومنین کے زمرہ مین چلے آتے ہین آپ ہمکو اونکے نکالنے کی فکر پیدا ہوئی غرض کہ
آپ کے اور مولوی اسمعیل کے باہم دربارہ مخالفت کے [illegible] کشاکش ہین
پڑے ہین حضرت سلامت جب آپ نے مشرک تقویۃ الایمان کو شرک خفی
تجویز کیا ہے تو پھر عجالہ کی تالیف کی کیا ضرور تھی مولانا یہی اون امور کو شرک جلی
ہونے سے مانع ہین اور اعمال جہال سے نفی شرک جلی کے کرتے ہین تو ان
اسواسطے تالیف کیا ہوگا کہ نفی شرک جلی اعمال جہال سے ضرور ہے جنسے مراد
شرک خفی ہے پھر مین کہتا ہون مولانا پر اسقدر رنجش اور غضب اور بدگوئی
اور مذمت کیون کیا اور حق بات سے کیون ناخوش ہوئے شاید یہہ عادت
جبلی اور خلقی ہوگی **قولہ** صفحہ [illegible] خود پروردگار عالم اور سید بنی آدم اور علمار
متبعین امام اعظم نے یہہ حکم فرمایا ہے الخ **اقول** کہ [illegible] پروردگار عالم اور

مٹانے کے واسطے پیغمبرون کو خدا نے بھیجا ہے دوسرا شرک خفی وہ یہ ہے کہ
جتنے امور کارخانہ عالم مین وقوع مین آتے ہین اوسکی نسبت سواے خدا
کے اسباب ظاہری کیطرف کرنا اور آپنے بھی منقول لکھا ہی ملاحظۃ الاسباب
فی الجملہ شرک خفی اور جیساکہ اب شعر مخدوم شیخ سعدی شیرازی کا فرماتے ہین
درین نوعی از شرک پوشیدہ ہست * کہ زیدم بیازرد و عمرم بخست * اور امام راغب نے
شرک جلی کو عظیم اور خفی کو صغیر لکھا ہے پس قسم اول شرک کی نہایت قبیح اور
مذموم ہے اور سب انسان اوس سے ممنوع ہین اوس کے واسطے سخت وعید نازل
ہوئی ہی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ اور شرک خفی سے موحدین عرفا مقربین
حق محترز ہین کہ جنکی شان یہ ہے حسنات الابرار سیئات المقربین اور اونکے
حسب حال یہ ہے از سبب بگذر مسبب انگر اور عمل اونکا عزیمت پر ہی اونکا مقولہ
یہ ہے کار بے رخصت بود حیض الرجال اور اونکے نظر غیر اللہ سے بالکل
ساقط ہے لا نافع ولا ضار الا ہو پر اعتقاد راسخ ہے وہ لوگ شرک
خفی سے احتراز کرتے ہین اور عوام بلکہ خواص علما پر تکلیف احتراز کی شرک
خفی سے نہین ہے نہ ظاہر شرع اس پر وارد ہوا ہے اسواسطے کہ یہ دنیا عالم
اسباب ہے کارخانہ یہان کا وابستہ اسباب کے ہی اگر ایسا ہوتا تو طب کا پڑھنا
کہ اوسمین سب امراض اسباب کے طرف منسوب ہین صحت علاج کیطرف منسوب ہے
ممنوع ہوتا حالانکہ شارع سے اسکی ممانعت نہین ہی بلکہ حکم علاج کا ہی نسبت پیدایش علفہ اور
اشجار کیطرف باران کی وعدم پیدایش کے نسبت طرف خشک سالی کی ممنوع ہوے بالسر کو با داستغاثہ ممنوع
ہوتا بلکہ اسمین ہی شرک ہوتا ہی کہ زیدنے مجھکو آزردہ کیا اور عمرنے مجھکو مارا پس تعجب آپکے قول مولوی
اسمعیل صاحب تقویۃ الایمان مین شرک خفی کا بیان کیا ہی تو اس کتاب کی تالیف کی ضرورت کیا ہی
اسواسطے شرک خفی کو تو عرفا لوگ اپنے مریدوں باکمال کو تعلیم کرتے ہین اور کتب تصوف مین لکھتے ہین اسقدر رشد

فرمایا ہے سواے عبد الوہاب نجدی اور اوسکے تابعین کے دوسرے
علماء متقدمین اور متاخرین سے نے ہی اطلاق فرمایا ہے ورنہ فقط ایک
مولوی اسمعیل کی لکہنے سے کیا ہوتا ہے آپ کے امام ہین تمام عالم کے
امام نہین ہین جو امر خلاف جمہور اور خلاف اپنے آبا اور اجداد کے لکہا ہے وہ
سب غیر مقبول ہے اگرچہ بظاہر عوام کے دیکہنے کے واسطے سمجہین کہ مولوی
صاحب تو سب قران اور حدیث سے لکہتے ہین آیات اور حدیث لاتے ہین
لیکن فواید اوسکے اپنی طبیعت سے تراشتے ہین مگر آیات اور حدیث کو اوس سے
کچہہ علاقہ نہین ہوتا بلکہ خلاف قران اور حدیث کے اور خلاف تفسیر علماء
مفسرین کے ہے ✤

قولہ صفحہ ۹ معلوم ہوا کہ ان آیتون کو سواے مولوی اسمعیل صاحب مرحوم کے
اور علمانے بہی اس معنی اور موقع مین استعمال کیا ہے الخ **اقول** امام رازی
نے فقط آیت لکہا ہے اوسکی تفسیر نہین لکہا اگر تفسیر لکہتے تو معلوم ہوتا کہ یہہ
تفسیر آپ کے امام کے موافق ہے یا مخالف اور تفسیر صاحب تفسیر کبیر
اور بیضاوی کی تو آپ کے امام کے خلاف ہے ✤

قولہ صفحہ سواے اسکے صاحب تقویۃ الایمان تو بقول آپ کے مجتہد
مسلم الاجتہاد ہین اوسکا ترجمہ اگر بالراے ہو تو گنجایش رکہتا ہے الخ
اقول ہان مجتہد مسلم الاجتہاد فرقہ وہابیہ نجدیہ کے ہین اور سب کے
نزدیک مسلم الاجتہاد نہین ہین اور کیونکر ہونگے کہ اونکا علم تو ایک مقلد حنفی
عالم کے برابر ہے نہ تہا **قولہ** بخلاف آپ کے کہ باوجود اقرار جبل بے
زبانی و تقلید شخصی کے نہ اپنے امام کی عبارت نقل کرنے مین نہ علماء مذہب کے
اقول آپ نے ایسا دروغگوی پر کمر باندہی ہے کہ خدا کا خوف ذرا نہین کرتے

سید بنی آدم نے یہی حکم فرمایا کہ حکم کفار ادر مشرکین کا مسلمانون مین جاری
کرو یہہ آپ نے کیسا پلٹا کہایا خاصیت آپکی سانپ کی ہے کہ جیسا وہ پلٹا
کہاتا ہے اور پہر لیتا ہے وہی حال آپکا ہے ابہی تو آپ ہوش و حواس
کی باتین کرتے ہین یہہ معلوم کیا خلل دماغ پیدا ہوا کہ ہذیان بکنے لگے خدا
خیر کرے اگر آپ کو ایسی خلل دماغ ہوگیا ہے تو خدا رحم کرے
مقصود یہہ کہ ابہی آپ لکہہ چکے کہ جو عوام مسلمان شرک اور کفر کے
رسوم بجالاتے ہین وہ کفر دون کفر ہے اور شرک خفی ہے اور اب یہہ
حکم کفار اور مشرکین کا مسلمانون پر جاری کرنے لگے اور طرفہ یہہ کہ لکہتے ہو
کہ پروردگار عالم اور سید بنی آدم کا یہہ حکم ہے العیاذ باللہ **قولہ** صفحہ پہلے
بیان ہوچکا کہ جمہور خصوصا علما حنفیہ کثرہم اللہ تعالے کے نزدیک خصوص محل باعث
سے عموم لفظ ساقط نہین ہوتا الخ **اقول** یہہ امر تو مسلم ہے لیکن اسکی سند لانے
کہ علما معتبرین اور مفسرین نے بیان کیا ہے کہ یہہ آیتین کہ حق مشرکین پر
نازل ہوئے ہین اوسمین مسلمان بہی داخل ہین تو البتہ قابل تسلیم ہوگا ورنہ
آپ بیہودہ بکا کرین کیا ہوتا ہے اور تمہارے دعوی بے دلیل کو کون سنتا ہے
قولہ ابہی مذکور ہوا کہ کفر اور شرک کا اطلاق اعمال پر بہی ہوتا ہے **اقول**
اب آپکا مطلب اس قول سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ شرک اور کفر اگرچہ متعلق
اعتقاد سے ہے لیکن دونون کا اطلاق اعمال پر بہی ہوتا ہے جیسا کہ سند اوسکی
آپ اقوال علما سے لاے تو اسیطرح صاحب تقویت الایمان اطلاق شرک کا
اعمال جہال پر کرتے ہین ہان ہم اقوال علما کو تسلیم کرتے ہین کہ اطلاق شرک
اور کفر کا بعض اعمال پر ہوتا ہے لیکن اسکی سند کتابون معتبر سے لائے کہ جو اعمال
اور افعال مومنین کے کہ اون پر مولوی اسمعیل صاحب نے اطلاق شرک کا

صراحت لکہی ہے شاید آپ نے نہین دیکہا کہ یہہ آیت مشرکین یا منافقین
یا اہل کتاب کے شان مین ہے وقیل الایہ فی مشرکی کہ وقیل فی المنافقین
وقیل فی اہل الکتاب اور چوتہا قول آپ کا اور آپ کے امام کا ہے کہ حق مسلمانون مین
یہہ آیت ہے آپ فرمایئے یہہ تفسیر بالرای نہین ہے اور یہہ کیا ہے من قال
فی القران برایہ فلیتبوء مقعدہ من النار

قولہ صفحہ ۶ مقصود صاحب تقویۃ الایمان کا یہہ ہے کہ جہال اپنے ایمان کو ان
برائیون کے سبب سے شرک کے ساتہہ مخلوط کئے دیتے ہین جیساکہ مشرکین
الخ **اقول** اس مقام پر یہہ عبارت آپ کی بالکل خبط اور بے ربط ہے اور
یہی تو نزاع اور جہگڑا ہے کہ مولوی اسمعیل صاحب مومنین جہال کو اور مشرکین کو
برابر کئے دیتے ہین اونکے اسی مقصود نے تو خرابی ڈالی ہے **قولہ**
صفحہ ۶ اور ان آیتون کی دلالت اس مقصود پر باتفاق علماء اہل سنت وجماعت
صاف ثابت ہے **اقول** یہہ بات محض غلط ہے بلکہ علماء اہل سنت وجماعت کا
مقصود آیت وما یومن اکثرھم سے یہہ ہے کہ یہہ کفار یا منافقین
زبانی اقرار خدا کا کرتے ہین اور پہر شرک بہی کرتے ہین اور مسلمانون کا حال
ایسا نہین ہے بلکہ وہ تصدیق توحید کی کرتے ہین لیکن شامت نفس سے
معصیت مین مبتلا ہو جاتے ہین ہان البتہ جو مرتد ہو جاتے ہین وہ مشرک بہی
ہو جاتے ورنہ شرک اور ایمان جمع نہین ہو سکتا کہ مومن بہی ہو اور مشرک بہی
ہو گیا آپ نے منطق کچہہ بہی نہین دیکہا کہ اجتماع ضدین محل واحد مین محال ہے
قولہ صفحہ جسمین یہہ امور پائے جاوینگے وہ مصداق اس آیت کا ہوگا کفار
ہون خواہ جہال مومنین الخ **اقول** جو مومن ہین اونمین یہہ امور نہ پائے جاوینگے
اور جن مین پائے جاینگے وہ مومن نہین ہین پہر اون پر اطلاق مومن کا کیونکر

آخر خدا کو جان دینا ہے مولانا بار بار علماء مذہب کے سند لاتے ہین بلکہ
باپ دادا اور اصحاب مولوی اسمعیل کے سند لاتے ہین اور تفسیر ایات مین آپ مفسرین
کی اقتداے تفسیر مین اونکی سند لاتے ہین پہر آپ نہ ملاحظہ فرماوین تو
اسکا کیا علاج ہے ٭

قولہ صفحہ صاحب تقویت الایمان نے تو علماء اہل سنت کے موافقت کی ہی
الخ **اقول** آپ نے جو قول ابن عباس اور عطا کا بروایت ابوالشیخ کے بیچ
تفسیر آیت وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون کے
نقل کیا ہے اوس سے یہہ ثابت نہین ہوتا ہے کہ یہہ حال مسلمانون کا ہے
بلکہ یہہ بیان حال کفار کا ہے اور نہین کا یہہ حال ہے کہ یہہ اقرار کرتے ہین
کہ خالق زمین اور آسمان کا خدا ہے اور اوسکو خالق اور رازق جانتے تہے
اور پہر شرک کرتے ہین جیسا اونکا حال حق تعالے خود بیان فرماتا ہے
ولئن سالتہم من خلق السموات والارض لیقولن
اللہ فانی یؤفکون اور مومنین کا یہہ حال نہین ہے بلکہ
مومنین کا یہہ ایمان کلمہ توحید اور تشہد کے ساتھ مقدم ہے ساتھہ
اوس کے صفات پر ایمان رکھتے ہین اور کفار توحید کے قائل نہوتے
تہے اور خالقیت اور رازقیت کے قایل تہے اور توحید کے باب مین
تو یہہ کہتے تہے ائنا لتارکوا الہتنا لشاعر مجنون **قولہ**
صفحہ بیضاوی مین ہے وما یؤمن اکثرھم باللہ فی اقرار
ھم **اقول** اس سند سے آپ نے کیا حاصل کیا یہہ بہی مثل تفسیر
کبیر کے بیان حال اون کے اقرار ظاہری کا ہے تصدیق سے کچھہ علاقہ
نہین ہے اور حالانکہ ایمان نام تصدیق کا ہے اور تفسیر بیضاوی مین جو

الصلوٰة والصوم فانهما یسقطان عن اهل الاسلام بالحیض والنفاس ونحوهما انهی عذاب ہوگا اور مومنون پر نور و رحمت خدا کی ہین انکے واسطے بڑی بشارت ہے وعدہ مغفرت ہے حق تعالے فرماتا ہے یٰعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا بیماریون سے تکلیفون سے فقر و فاقہ سے کفارہ سیئات ہوتا جاتا ہے نیکیون سے گناہ معاف ہوتے ہین ان الحسنات یذهبن السیئات حدیث مین دیکھئے اگر زیادہ ہو امید شفاعت انحضرت کے اور علما اور ابرار کے اون کے حق مین ہے اونکی توبہ یاس کے مقبول ہے کفارون کا ایمان یاس کا نہین قبول مشرکین کے واسطے یہہ ہے ان الله لا یغفر ان یشرک به مومنون کے واسطے یہہ ہے عسیٰ ربکم ان یکفر عنکم سیاتکم مومنین گنہگارون کے ساتھہ بہر حال رعایت منظور ہے کہ سنجی کراست گناہگار انند * آپ نے غضب کیا کہ مسلمانون اور کافرون کو برابر کر دیا ذرا خوف خدا دلمین نہین بے نہایت ہٹ دہرمی کرتے ہو

قولہ صفحہ میننے ثابت کر دکہایا کہ جہال مومنین اور مشرکین کے بد اعمال یکسان ہین **اقول** دونون کے اعمال یکسان نہین ہوسکتے اعمال مشرکین کے واسطے عبادت اور پرستش غیر خدا کے اور اعمال جہال مومنین کے اگر واسطے تعظیم اور توقیر کے ہین زیادہ ہین نسبت کہ پہر افعال انکے حرام ہونگے شرک تک نہ پہونچینگے اور کمال تعجب ہے کہ آپ خود جابجا ثابت کر چکے کہ اعمال قبیحہ مومنین کے کفر دون کفر اور شرک خفی ہین اور پہر مشرکین کے اعمال کے برابر کرتے ہین دروغ گو را حافظہ نباشد فافترقا ولبطل قوله سابقا فاجتمعا فافهم ولا تعسف **قولہ** صفحہ د آپ کا آپ ہی کیطرف

کیا جاتا ہے اور کسی مومن پر اپنے طرف سے بدگمان کرنا کہ یہ اعمال کفر کے کرتا ہے ہرگز نچاہئے ظن المومنون والمومنات بانفسہم خیرا بئس الاسم الفسوق بعد الایمان اور نہ حکم کرے مفتی ساتھ تکفیر مسلم کے کہ ممکن ہے حمل کلام اوسکے کا محمل نیک پر یا اوسکے کفر مین اختلاف ہو اگرچہ کیسہ روایت ضعیف ہو فی درالمختار لا یفتی بتکفیر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ خلاف ولو کان ذلک روایۃ ضعیفۃ کما حررہ فی البحر اگر مسئلہ مین چند وجہ کفر کے ہوان اور ایک وجہ مانع کفر سے ہو تو مفتی واجب ہے کہ میل کرے طرف منع کفر کے کما فی درالمختار لو کان فی المسئلۃ وجوہ یوجب الکفر و واحد یمنعہ فعلی المفتی المیل لما یمنعہ

قولہ صفحہ دیکھیے صوم و صلواۃ کا خطاب مومنین کیطرف ہوتا ہے اور کفار اوسکے تحت سے باہر نہین ٹہرائے جاتے **اقول** آپ نے خوب قیاس کفارون کا مسلمانون کے ساتھہ کیا ایسا قیاس اور اجتہاد آپ کے امام کو بہی نہین سوجہتا آپ اسقدر نہین سمجہتے کہ کفار دشمن خدا کے ہین اون پر وعید عذاب سخت کی ہے اور خدا کا قہر اون پر ہے فلا یخفف عنہم العذاب ولا ہم ینظرون نہ اوسکا کوئی شفیع ہے نہ کوئی سبب نجات کا ہے اون کے واسطے ہر جان اسباب قہر کے مہیا کئے جاتے ہین اور کسی قسم کی رعایت منظور نہین ہے یہان تک کہ درباب صوم اور صلوۃ کے بہی باوجودیکہ کفار مخاطب عبادات کے ساتھہ نہین ہین کما فی نورالانوار ان المذہب الصحیح ان الکفار لا یخاطبون باداء العبادات التی تحتمل السقوط مثل

علی الارض من الکافرین دیارا کیا آپ نے قران بھی نہین پڑہا سچ ہے مزان
بے تامل بگفتار و م نکو گوی گر دیر گوئی چہ غم **قولہ** جناب عالی ان قصص کے نقل سے
کیا غرض ہے **اقول** غرض یہہ ہے کہ تصرفات انبیا کی باعانت ذوالجلال بلکہ بخلق
باریتعالے ہی اور یہی ہمارا مطلوب ہے **قولہ** اگر فی الحقیقت پوچہے تو ساری تقریر
وہ دریں مسئلہ بیچو عنبا سے اجنبیا نہ تصرف حالت ممات مین کلام ہی اور تصرف حالت
حیات سے آپ کا استدلال ہے **اقول** حضرت سلامت اول تو مولوی اسمٰعیل
صاحب نے کسی مقام پر تصرف حیات اور ممات کا فرق نہین کیا یہہ آپکا
تصرف ہے دوسرے یہہ کہ بہان بیان تو اسکا ہے کہ غیر اللہ کو تصرف عالم
مین ثابت کرنا شرک ہے اور آپکے فرمانے سے معلوم ہوتا ہے کہ احیا
کے ساتہہ شرک کرنا یعنی ثابت کرنے تصرف کی جایز ہی اور ممات کی ساتہہ
شرک جایز نہین ہی یہہ خوب توحید آپ کی ہی حالانکہ انبیا اور اولیا کی واسطے
جو تصرف حیات مین ہی وہ بعد ممات کی ہے اسواسطے کہ عالم برزخ مین
انکے واسطے حیات ثابت ہی اور عقیدہ اہل سنت کا ہی کہ حضرت حی فی
قبرہ ہین **کما سیاتی** حدیث مین وارد ہی امت کا درود اور
سلام حضرت پر پہونچتا ہی حدیث مین وارد ہی روایت صحیح ہے کہ جس
زمانہ مین یزید پلید کا لشکر جرار مدینہ طیبہ مین بہیجا اور ظلم کیا اور تین روز
نماز مسجد نبوی مین موقوف رہی تو حضرت سعید ابن مسیب مسجد مین
تنہا جاتے تہی اور وہان پر پانچون وقت آواز اذان کی سنتی تہی تذکرۃ
الاولیا مین ہے کہ جب امام ابو حنیفہ حضرت کے روضہ منورہ پر گئی اور
کہا الصلوۃ السلام علیک یا سید المرسلین آواز آئی و علیک السلام
یا امام المومنین اور قصہ نصرانیون کا کہ جسد اطہر کے نکالنے کے واسطے

رد ہو گیا کالا ئے بدریش خاوندا **اقول** فصبر جمیل مولانا خسارا نیز
کہ انبیا اور اولیا کو اپنا دوست جاننا اور انکے احکام کو ماننا عین اللہ کے
احکام کو ماننا ہے تو ان امور کو آپ رد کرتے ہین اور انکار کرتے ہین اور اوسکو
کالائی بدیہی ٹھیراتے ہین تو آپ کا ایمان کہان باقی رہا اور آپ احکام انبیا کو
عین احکام خدا کا نہین جانتے حالانکہ حق تعالے فرماتا ہے وما ینطق عن
الھوی ان ھو الا وحی یوحے **قولہ** صفحہ سابق اسکے تصریح ہو چکے
کہ تہہ اقرار انکا دلی خیالی تہا **اقول** سبحان اللہ اگر یہہ اقرار انکا
دلی اور خیالی تہا تو اطلاق مشرکین کا اون پر کیون ہوا ایمان نام تصدیق کا
ہے معلوم ہوا کہ آپ نزدیک مشرکین بہی موحد ہین **قولہ** صفحہ اس قول سے
صاف ظاہر ہے کہ خدا تعالے کا تصرف آسمان و زمین اور حمایت کرنا اوسکا انہی
مجبوراً مان لیا ہے +

اقول العیاذ باللہ آپ کیسی بات فرماتے ہین سلمنا کے معنی یہی ہین کہ مجبوراً مان
لیا ہے بعد نفی کسی امر کے اگر سلمنا آتا ہے تو مجبوراً مان لینا ہوتا ہے یہان تو سلمنا
کلام ابتدائی ہے جیسے صدقنا آمنا ہوتا ہے حق تعالے فرماتا ہے ولو انہم
قالوا سمعنا واطعنا لکان خیرا لھم واقوم آپ کو مواقع استعمال
سلمنا کے معلوم نہین ہین +

قولہ صفحہ امت تو اوسکو کہتے ہین کہ نبی کی اطاعت قبول کرے **اقول** افسوس
آپ کو اب تک یہہ بہی نہین معلوم کہ امت دو قسم ہے امت دعوت اور امت
اجابت امت دعوت مین کفار بہی شریک ہین اور امت اجابت مومنین ہین
تو امت اجابت کی ہلاکت البتہ انبیا نے نہین چاہی اور امت دعوت کی ہلاکت
چاہی ہے جیسا حضرت نوح نے بد دعا کی ہے وقال نوح رب لا تذر

فقیر نے بہی اس سے زیادہ سنا اور دیکہا ہی اور اجمیر شریف اور بہرایچ وغیرہ
مین ایسی زیادتی ہوتی ہی کہ لایق بیان کے نہین اور اکثر قبرون پر ناچ وغیرہ
بہی طوایفون کا ہوتا ہی اور فقیران سالاریہ اور مداریہ حضرت سالار کو اور
حضرت شاہ مدار کو بہت بڑہا دیتے ہین لیکن ہم آپ سے اصل عقیدہ اور مقصود
بیان کرتے ہین آپ اوسکو تسلیم کرین خواہ نکرین اول تو یہہ کہ جسقدر افعال
قبیحہ عوام کے ہین جیسا سجدہ قبر اور رکوع اور چادر چڑہانا اور بہت چراغ
روشن کرنا اور انبیا اور اولیا کو حاضر ناظر جانکر پکارنا اس سب کو ممنوع
ناجایز جانتے ہین اور مرتکب ان اعمال کے جہال ہین تو جو افعال اور اقوال باعث کفر
اور شرک کی سرزد ہونگے جیسی کہینگے کہ سالار یا مدار خدا ہین یا برابر خدا کے
ہین یا حضرت علیؑ خدا ہین تو اونکو ہم بیشک کافر اور مشرک جانینگے
اور ماورا اسکے جو افعال اون سی سرزد ہونگی تو جب تک کہ اون کا
محمول کرنا حرمت اور گناہ پر ممکن ہوگا شرک اور کفر پر حمل نکرینگے دو وجہ
سے ایک تو یہہ بموجب ظن المومنون والمومنات بانفسہم
خیرا کی مسلمان سی حسن ظن چاہیے دوسرے جو شخص کہ کافر نہو اوسکو کافر کہو تو
اپنے اوپر عاید ہوتا ہی حدیث ہی من قال لاخیہ المسلم یا کافر
فقد باء بہ احدہما اور درمختار مین بہی ہی اگر مسئلہ مین
چند وجہ کفر کی ہون اور ایک وجہ مانع کفر سے ہو تو مفتی پر واجب ہی
کہ میل کرے طرف منع کفر کے تو مثلا اگر کسی مسلمان جاہل کو ہم قبر پر سجدہ
کرتے دیکہین گے تو ہم یہہ کہین گے کہ اسنے سجدہ تعظیمی کیا ہی مرتکب حرام کا
ہوا اور یہہ نہ کہین گے کہ اسنے سجدہ عبادت کیا ہی اور مشرک ہوگیا چنانچہ
اکثر مسایل اور کتب فقہ وغیرہ مین مذہب مختار یہی لکہا ہی کہ سجدہ تعظیمی

سرنگ کبود اتھا اور حضرت کا خواب دیکھانا اور سلطان روم کا شاشب
پہونچنا اور دونون نصاری کو مارنا اور اسیطرح روافض کا آنا بارادہ نکالنی
جسد شیخین کی اور پہر دھسنا زمین مین یہہ سب حکایات جذب القلوب مین
مذکور ہین ان سب حکایتون کو اگر آپ قصہ کہانی نہ سمجہین اور اعتقاد
رکھتے ہون تو ملاحظہ فرماوین حضرت مخدوم اشرف جہانگیر کا یہہ تصرف
جاری ہی کہ جو کوئی آسیب زدہ اور مسحور اور مجنون آپ کی روضہ پر جاتا ہی
آرام ہو کر آتا ہی۔ ایک کتاب مین دیکہا ہی کہ ایک مسافر غریب مسجد نبوی
مین بہوکا تہا اوسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آج مین آپ کا مہمان ہون
جو سو گیا خواب دیکہا کہ خود انحضرت صلعم اوسکے واسطے کہانا لای اور کہلایا
اوسی حالت خواب سی اوٹہا تو دیکہا کہ آدہی روٹی اوسکی ہاتہہ مین تہی اور اوسکو
آسودہ پایا ایسی بہت حکایات ہین لکہین تو رسالہ طول ہو جاوی **قولہ** مصنف
مصنف کی وقت مین اوس قسم کی لوگ ہون تو کیا الزام **اقول** زمانہ
مصنف کا مقدم آپ ہی کی زمانہ سی ہے اور زمانہ مقدم بسبب قرب زمانہ
انحضرت کے بہتر ہوتا ہی زمانہ متاخر سے تو جو لوگ بد اس زمانہ مین ہون
تو بہتر زمانہ مین کیونکر ہو سکتے ہین الا شاذ و نادر شاید اوسپر یہہ حدیث ہی عن
مرداس الاسلمی قال قال رسول اللہ صلعم یذھب
الصالحون الاول فالاول فتبقی حفالۃ کحفالۃ الشعیر او
التمر لا یبالیھم اللہ بالۃ رواہ البخاری **قولہ** صفحۂ اس قسم کے
کلمہ گو اب بہی موجود ہین اور یہہ سب کچہہ کرتے ہین عوام کو کون کہے
بلکہ خواص بہی ایسی موجود ہین الخ **اقول** آپ نی جو سوال زیادتی او عصیان
اور بدعت عوام اور خواص کا بیان کیا درست ہی اور ایسی لوگ موجود ہین

بوجہ کرامت شیخ عبدالقادر کی اپنی قدرت سے اس طالب کی آواز اون تک
پہونچانا ہوگا یا یہ کہ ندا منظور نہین ہے نام کا ورد منظور ہے غرض اصل یہ
کہ آپ نے اس کوچہ تصوف مین قدم نہین رکہا اسوجہ سے منکر ہین آپ
لذت درویشی سے آگاہ نہین ہین ورنہ انکار نکرتے جو شخص کہ نامرد ہے اگر لذت جماع
سے انکار کرے تو بجا ہے مولوی اسمعیل صاحب نے ہر چند تقویت الایمان
اس جوش وخروش مین تصنیف کیا جب سید احمد صاحب سے بیعت کی او
کچہ لذت اون کی صحبت کی اوٹہائی اون کے پالکی کے ساتہہ اونکا جونا ہاتہہ
مین لئے دوڑتے تہے اور دیکہو صراط المستقیم مین دیکہو کہ سید احمد صاحب کا کیسا
مرتبہ بڑہایا ہے کیا آپ نے قرآن شریف مین قصہ حضرت موسیٰ اور حضرت
خضر کا نہین پڑہا ہے اگر کسی ولی سے بالہام ربانی کوئی امر کہ بظاہر خلاف شرع
سرزد ہو اور اوسکی تاویل درست ہو تو آپ کو دوسمین کیا انکار ہے موحدون کو
شرک اور کافر کہنے مین جلدی نچاہئے تامل کرنا چاہئے

حال پاکان را قیاس از خود مگیر + گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر + ہر چہ گیرد
علتی علت شود + کفر گیرد کاملے ملت شود + کان گر خاک گیرد زر شود
ناقص از زر برد خاکستر شود + احب الصالحین ولست منہم
لعل اللہ یرزقنی اصلاحا حال ماست **قولہ** اس عبارت سے صاف
معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام آپ کے نزدیک مسلمان نتہے **اقول** کل اناء یترشح
بما فیہ جناب آدمی کے دل مین ہوتی ہے وہی زبان سے بہی نکلتی ہے آپکے
دلمین تو مسلمانون کا کافر اور مشرک ہونا مرکوز ہے صحابہ کے بنسبت بہی
نعوذ باللہ یہ کلمہ آپ کے زبان سے نکلتا ہے ورنہ مطلب عبارت کا یہ ہے
کہ آپ اگر تمام مسلمان بہی اسیطرح کی دعا کرین جن مسلمانون مین کلام چلا ہے

حرام اور سجدہ عبادہ شرک اور کفر ہی اسواسطی کہ حضرت یعقوب کی شریعت
مین سجدہ تعظیمی درست تہا اگر یہہ شرک ہوتا تو نہ جایز ہوتا اسواسطے کہ
شرک کبہی جایز نہین ہوا بلکہ شرک مٹانی کے واسطی پیغمبر آئی ہین اور بعض
چیز جو اس امت پر حرام ہی اگلے امتون پر حلال تہی جیسے بہائی بہن کا نکاح
حضرت آدم کی شریعت مین حلال تہا اگلی امت پر شراب حلال تہی اور
آپ کو بہی ان امور سی انکار نہ چاہئی کہ آپ بہی قایل ہین کہ شرک اور کفر
مسلمانون کا شرک خفی اور کفر دون کفر ہے اور جو افعال کہ صاحب علم
اور اہل باطن خواص سے سرزد ہوتی ہین کہ بظاہر وہ افعال موہم شرک اور
کفر کے ہوتی ہین تو اون کو ہم ہرگز کافر اور مشرک نہ کہین گے بلکہ اونکو
ایسی تاویل سے شروع کرین گی کہ اون پر اطلاق شرک اور کفر کا نہو جیسا
کہ بعض مریدون کو مرتبہ فنا فی الشیخ کا حاصل ہوتا ہے تو اون کو بسبب
غلبہ محبت کی ایک حالت سکر کی ایسی طاری ہوتی ہے کہ وہ بیخود ہوجاتی ہین
اور اپنی مرشد کا نام ہر وقت مثل وظیفہ کی پڑہتی ہین یا پکارتی ہین اور ندا
کرتے ہین یا انکے غلبہ محبت والدین سی اونکی قبر پر بوسہ دینے لگتی ہین یا جنکو
فنا فی اللہ کا مرتبہ ہوتا ہے وہ انا الحق کہتی ہین جیسا حضرت بایزید بسطامی
سبحانی ما اعظم شانی کہتے تہے یا شاہ بو علی قلندر لیس فی جبتی سوی اللہ کہتی
تہے ان سب باتون کو ہم حالت سکر پر محمول کرینگے اور حالت جذب اور
سکر مین آدمی مرفوع القلم ہوجاتا ہے مثل لڑکی نابالغ کی اور اوسپر کوئی گناہ
نہین عاید ہوتا ہے یا جیسے بعض مرشد اپنی مرید کو وظیفہ یا شیخ عبد القادر
جیلانی شیئا للہ تعلیم فرماتی ہین اور اوسمین فواید حاصل کرتی ہین تو ہم یہہ
کہینگے کہ یہہ حاضر ناظر سمجہہ کی نہین کہتی بلکہ یہہ ارادہ ہوتا ہے کہ حق تعالے

ف [illegible]

ملا علی قاری مذکور است اگر بحرمت محمد مصطفے گوید شاید چہ در دعا استعمال
بحرمتہ شہر الحرام والمشعر الحرام و قبر نبیک علیہ السلام ماثور و مروی است
مین بیان تو حضرت کے قبر کے ساتھہ توسل کیا ہی **قولہ** ان حضرات کا قیاس
بتون پر کس نے کیا **اقول** مولوی اسمعیل آپ کی امام نے قیاس کیا عبارت
انکی یہہ ہی اس باب مین انبیا اولیا جن شیطان بہوت پری مین کچھہ فرق
نہین **قولہ صفحہ** البتہ ان حضرات کی پرستش کرنیوالان کا قیاس بتون کی
پرستش کرنے والون پر کیا گیا ہی **اقول** لیکن ثبوت اسکا مشکل ہے کہ
مسلمان بہی یہہ افعال بہ نیت پرستش کرتے ہین جایز ہی کہ تعظیما کرتے ہون اور
پہر شرک اور کفر مسلمانون کا بہ تسلیم آپ کے شرک خفی اور کفر دون کفر
ہے **قولہ** کیونکر اسکی تصدیق کرون کہ خود اپنی آنکہون سے دیکہا ہے
اقول تو جن لوگون کو آپ نے غیر کو سجدہ کرتے دیکہا ہی وہ خواص سے
ہون گے آپ نے وہہ کیا کہا یا ہی خواص تو ملاحظہ اسباب کو شرک خفی کہتے
ہین وہ غیر کو سجدہ کیونکر کرین گے اثبات وجود غیر اللہ کو شرک کہتے ہین
ایک مستحب جس سبکے ترک کو مثل گناہ کبیرہ کی تصور کرتے ہین سفیان
ثوری نے بایان قدم مسجد مین رکہا آواتنا ہی ماثور بیہوش ہوگئے بایزید بسطامی
قولہ حرام کو کیا کم سمجہا **اقول** حرام کو کم نہین سمجہا لیکن جو اسم حق ہی
وہ کہنا چاہئے حرام کو حرام شرک کو شرک کہنا چاہئے لا تغلو فی دینکم
قولہ ہم ثابت کر آئے کہ حرام پر بہی شرک اور کفر کا اطلاق شایع ہی **اقول**
آپکے ثابت کرنے سے کیا ہوتا ہی تقویت الایمان آپ کی تالیف نہین ہے
مولوی اسمعیل صاحب نے تو کہین نہین لکہا کہ یہان مراد شرک سے شرک خفی ہی
اور کفر سے مراد دون کفر ہے المعنی فی بطن الشاعر توجیہ مالا یرضی بہ القائل

آپ کو سیاق سباق کی خبر نہین ہے ربط و ضبط اڑا دیتے ہین **قولہ** صحابہ
کرام نے توسل آنحضرت کی حیات مین کیا ہی اور باوجود وفور محبت اور کثرت
حاجتون کی ممات مین توسل نہین کیا **اقول** آپ نے تو ایک بات جدید الحساب
کی ہے جو مولوی اسمعیل کو بھی نہین سوجھی اگر توسل مین شرک ہی تو معلوم ہوتا ہی
حیات مین شرک و بدعت ہی موت مین نہین درست اور اگر حیات مین درست
ہی تو موت مین توسل سے کون مانع ہی کیا توسل مین کیا حاضر ناظر ہونا لازم آتا ہی
یا کیا قباحت پیدا ہوتی ہی اور حالانکہ پیغمبرون کے واسطے عالم برزخ مین حیات
ثابت ہی یہی عقیدہ اہل سنت و جماعت کا ہی اگر دلایل الخیرات آپ کے نزدیک معتبر
ہو تو دیکھیے اوسمین اکثر توسل حالت ممات مین کیا ہی اللھم انی اسئلک و
اتوجہ الیک بحبیبک المصطفی عندک یا حبیبنا یا محمد
انا نتوسل بک الی ربک فاشفع لنا عند المولی العظیم
یا نعم الرسول الطاہر اللھم شفعہ فینا بجاھہ عندک
اور آپ کے علم نے یہ کہان سے اجالہ کر لیا کہ صحابہ نے بعد ممات کے توسل نہین
کیا رسالہ علماء حرمین شریفین مین کہ جواب مین عبد الوہاب نجدی کی ہے
لکھا ہی کہ عثمان بن حنیف نے بعد وفات حضرت کے ایک صاحب حاجت کو
نماز حاجت کی تعلیم کی اور اوسمین توسل حضرت کے ساتھہ کیا علم النبی
صلعم ضریرا ثم علم عثمان ابن حنیف بعد وفات
صلعم فی خلافۃ عثمان رضی اللہ عنہ ذا حاجۃ
صلوۃ الحاجۃ و فیہ یا محمد انی توجہت بک الی
ربی فی قضاء حاجتی ھذہ لیقضیہا لی انتہی اور یا یہ
مسائل عثمانی ہی وغیرہ در قواعد الایمان فی علم الکلام و معرفۃ الایمان تصنیف

بیان حیات انبیاء

کرین گا **اقول** آپ کی بیان مین دستور ہوگا کہ محتاج کی واسطی کہانا طیار
کرین اور خود تصرف کرین امر نفیس علی نفسہ اور ہماری بیان خودبہی تبرکا
کہاتے ہین محتاج کوبہی دیتی ہین **قولہ** اس کی سند مین حضرت امام اعظم
رحمۃ اللہ علیہ خواہ شاگردون کا قول لاے **اقول** حضرت سلامت
مایہ مسایل مین لکہا ہی* دوم انکہ ثواب اعمال بدنی یا مالی ہردو باموات
می رسد این مذہب امام اعظم واحمد وجمہور است وعبارۃ الرملی ہکذا
الاصل فی ہذا الباب ان الانسان لہ ان یجعل ثواب عملہ
لغیرہ عند اہل السنۃ والجماعۃ صلوۃ کان او صوما
او حجا او صدقۃ او قرءۃ القران والاذکار الی
غیر ذلک من جمیع انواع البر ویصل ذلک الی المیت
وینفعہ ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین لکہا ہی عبارتہ ہکذا واختلف العلما
فی العبادات البدنیۃ کالصوم والصلوۃ وقرءۃ القران
والذکر مذہب ابو حنیفہ واحمد وجمہور السلف
الی وصولہا اب بعض حدیث بہی آپ کی تشفی کیواسطے پیش کرتا ہون
روی ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
کان لی ابوان ابرہما حال حیوتہما فکیف لی
ابرہما بعد موتہما فقال علیہ الصلوۃ والسلام ان
من البر ان تصلی لہما مع صلوتک وان تصوم
لہما مع صومک رواۃ الدارقطنی مسایل اربعین
مین ہے کہ امام سیوطی نے شرح الصدور مین طبرانی سے روایت کیا مامن
اہل بیت یموت منہم میت فیصدقون عنہ

مولوی صاحب پر اعتراض قوی وارد ہوی تو آپ بات بنانے لگے اور قاعدہ کی جب تصریح نکلی اُسکا محل متعلق تنفر ہوتا ہی طرف فرد کامل کے **قولہ** ہمارے جاہلوں کی حمایت آپ نے یہان تک کی کہ حد کو پہونچ گئی **اقول** جاہلون کی حمایت سے غرض نہین ہی حق منظور ہی **قولہ** اس ذبیحہ کو حرام لکھنا اور بادلہ و براہین حرمت ثابت کیا **اقول** آپ لوگ اگر فاتحہ کے نام سے ذبح کیا گیا اوسکو بھی حرام کہدیتے ہین جیسا سید علی کبیر کے فاتحہ کے واسطے یا اسمعیل کے واسطے گائے ذبح کی گئی اوسپر حکم حرمت کا لگا دیتے ہین اور شاہ صاحب کا مقصود اصل یہ ہی کہ جو جانور کہ غیر اللہ کی نام سے ذبح کیا جاتا ہی وہ دو حال سے خالی نہین ہی اگر اوس کے گوشت مقصود ہی کہ اس کو پکا کر فقرا کو واسطے ایصال ثواب کی کسی بزرگ کی روح کی دینگے اور جان اوسکی خدا کی راہ مین دی جاتی ہی تو وہ بیشک حلال ہی اگر کوئی اونسے اوس گوشت کو بدل لے تو بیشک بدل دینگے اور اگر مقصود جان دینا اور اراقہ دم بغیر اللہ مقصود ہی جیسا توپ یا نشانون پر یا کسی قادم کی تعظیم کیواسطے یا بل دینے کے واسطے کہ اس سے جان دینا مقصود ہی گوشت مقصود نہین ہی تو بیشک یہہ حرام ہی اگرچہ وقت ذبح کے تسمیہ کہا جاوے جیسا کہ درمختار مین ہی اگر تعظیم قادم کی واسطے ذبح کری تو حرام ہو جائیگا اگرچہ تسمیہ کہا جاوے **قولہ** صفحہ ۴۲ شیخ عبد الحق کا فاتحہ کی کیا معنی **اقول** آپ اس مقام پر بڑی بہولے ہن گئی فاتحہ وغیرہ کچہہ نہین جانتے آپ ہندوستان مین نہین رہتے فاتحہ کی یہہ معنی ہین کہ واسطے ایصال ثواب کی کہانا وغیرہ طیار کر اور سورہ فاتحہ اور اخلاص اور درود وغیرہ بھی پڑہ کر دونون کا ثواب کسی میت کی روح کو بخشنا اور جو معنی آپ نے تحریر فرمائی ہین وہ کوئی نہین **قولہ** اور حقیقت مین محتاج بیچارے تو بدنام ہین ورنہ ہر دو حصہ خود لقمہ

ف بیان [illegible]

ف بیان [illegible]

بیان تعین

تعین دو قسم ہی ایک ضروری اور واجب جیسا تعین نماز پنجوقتی اور صوم رمضان
اس قسم کی تعین اگر کوئی شخص اپنی طرف سی کسی امر دین مین کرے تو البتہ بدعت
سیئہ اور تشریع شرع جدید ہی دوسرے مباح کہ محض واسطے آسانی اور یاد داشت
کے کرتا ہی اور ضروری نہین جانتا اس قسم کے تعین جایز ہی حدیث اور فقہ سے
لیکن حدیث یہہ کہ بخاری مین موجود ہی کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود نے پنجشنبہ کو
واسطے تذکیر اور پند کی تعین کیا تہا لیکن فقہ پس سب فقہا درباب تعین سورۃ
کے نماز مین لکہتے ہین کہ تعین سورہ سوای فاتحہ کی جب مکروہ ہی کہ اوسکو واجب
اور ضروری جانین اور اگر آسانی اور برکت کے واسطے تعین کرتا ہی تو مکروہ نہین
جیسا کہ عالمگیریہ مین ہی قال الطحاوی والاسبیجابی هذا اذا راٰه
حتما واجبا بحیث لا یجوز غیرہ او رای قرائۃ
غیرہ مکروهة واما اذا قرأه لاجل الیسر علیه
او تبرکا بقرأته فلا کراهة فی ذلك انتهى پس تعین
اوقات اور طعام وغیرہ میلاد شریف اور فاتحہ اور عرس مین اسی قبیل
سے ہی اور جو کوئی کہ تعین ضروری کریگا اوسکی بہ نسبت وہ تعین بدعت سیئہ
ہو جاینگے فاغتنم هذا التحقیق ولا تکن من الغافلین پس فاتحہ
عبارت ہی ہی ایصال ثواب عبادات مالی اور بدنی سی کہ کہانا طیار کرے اور
چند سورہ قرانی پڑہ کر دونون کا ثواب میت کی روح کو بخشدینا اور جمع کرنا دونون
ثواب کا ہی کچہہ ضرور نہین چاہی کبہی فقط قران پڑہ کر اوسکا ثواب ہدیہ کرتے
ہین کبہی فقط کہانا محتاج کو بہ نیت ثواب دیدیتے ہین باقی تعین اوقات
کی اسواسطے ہے کہ مذکر اس عمل کا ہی جیسا مولانا عبد العزیز نے جواب مین سوال
عبد الحکیم پنجابی کی لکہا ہی کہانا سامنے رکہنا واسطے اشارہ کی ہے کہ ثواب اس

بعد موته الا اهاله جبرئيل على طبق من نور ثم يقف على شفير القبر فيقول يا صاحب القبر العميق هذه هدية اهداها اليك اهلك فاقبلها فيدخل عليه فيفرح منها ويستبشر ويحزن جيرانه الذى لا يهدى اليهم ترجمہ نہین ہی کوئی صاحب گہر سی کہ مرتا ہی اون مین سے پس صدقہ دیتے ہین وہ لوگ اوس میت کی طرف سی مگر یہہ کہ رکہتے ہین اوسکو جبرئیل اوپر پیالہ کے نور سی بہر کہڑے ہوتی ہین کنارے قبر پہ پس کہتے ہین اے صاحب قبر گہری کے یہہ ہدیہ ہی کہ تحفہ بہیجا ہی طرف تیری اہل تیری نی پس قبول کر اوسکو پس وہ تحفہ اوسکو ملتا ہی پس خوش ہوتا ہی وہ میت اوس سی اور طلب خوشخبری کی کرتا ہی اور غمگین ہوتے ہین ہمسایہ اوس کی وہ کہ نہین تحفہ بہیجا جاتا اونکی طرف

۱۲ — صاحب ہدایہ نی کہا الاصل فی هذا ان الانسان له ان يجعل ثواب عمله لغيره صلوة او صوما وصدقة وغيرها عند اهل السنة والجماعة لما روى انه عليه السلام ضحى بكبشين املحين احدهما عن نفسه والاخر عن امته ممن اقر بوحدانية الله تعالى وشهد له بالبلاغ جعل احد الشاتين للامة ترجمہ اصل اس امر کی یہہ ہی کہ جائز ہی انسان کی واسطے کہ گردانے ثواب اپنے عمل کا غیر کے واسطے وہ عمل نماز ہو یا روزہ یا صدقہ یا غیر اسکی تو نزدیک اہل سنت اور جماعت کی واسطے اس دلیل کی کہ روایت کی گئی ہی مضمون انحضرت علیہ السلام نی قربانی کیا دو مینڈہے ابلق رنگ کی ایک اپنی طرف سی اور دوسرا اپنی امت کی طرف سی وہ لوگ کہ اقرار کیا خدا کی توحید کا اور گواہی دی حضرت کی رسالت کی گردانا ایک دو بکری مین سی اپنی امت کی لئے باقی

بعد ممات کی وہ شرکت جاتی رہتی ہے اگر حالت حیات مین تصرفات انبیا
سے شرک نہین لازم آتا ہی تو بعد ممات کی تصرفات سی شرک لازم آنی کی
کیا وجہ اسکی واسطے کوئی دلیل اور حجت چاہئی اور حالانکہ بعد ممات کے بہی انبیا
کے واسطے حیات ثابت ہی بدارج النبوۃ وغیرہ اور جوز سایل اسباب مین ثابت
ہوئی ہین ملاحظہ فرمائی **قولہ** صفحہ ۲۷ فقہ حنفی مین مصرح ہی السماع فسق
واللذذ بہا کفر **اقول** مولانا شاہ عبد العزیز حنفی نے تحفہ
اثنا عشریہ مین تحقیق سماع کے یون لکہا ہی کہ راگ الات لہو اور مزامیر کی ساتہہ
باجماع فقہاء اربعہ کے حرام ہی اور مشایخ عظام اور کبراء صوفیہ نی راگ حرام کو کبہی
نہین سنا اور نہ اوسکے ساتہہ رغبت کیا بلکہ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی فرمائی ہین
کہ راگ بطال ہی اور شیخ فرزوق فاسی کہتے ہین کہ راگ حرام ہی شل ہوہ کی اور جو کچہہ
بزرگان دین نی سنا ہی آواز خوب موزون ساتہہ مضمون موافق شرع کی اوس شخص سی کہ
خوف فتنہ کا اوس سے نہو سنا ہی اور امرد خوبصورت اور عورت اجنبی سی کہ دیکہنا
اوسکا باعث شہوت کا ہو نہین سنا اور اکثر راگ بزرگون کا جنس ذکر بہشت
اور دوزخ اور شوق طاعت یا ذکر ہجر اور وصل سے تہا کہ موافق ہی حالات محبین کے
بیچ غلو محبت کی اور ایسی راگ کو حرام کہنا مخالف شرع کی ہے انتہی بس معلوم ہوا کہ
مراد السماع فسق سی راگ ممنوع امرد اور عورت اجنبی وغیرہ کے ساتہہ آلات لہو کی
ہی نہ مطلق راگ ہی **قولہ** قرطبی نے تذکرہ ابو بکر طوسی سے نقل کیا ہی **اقول**
اس قول مین آپ نی صوفیون اور وجد اور حال کے مذمت بیان کیا ہی سو
اسکا حال سنا چاہئی کہ جن لوگون کو حال اور وجد آتا ہی وہ دو قسم ہین ایک تو واقع
مین مکار ہین کہ ریا اور سمعہ اور دکہانی نیکی کی واسطے بالقصد حال لاتی ہین اونکی
شان مین آپ لوگ جو کچہہ فرمائے بجاہی اور دوسری صوفیہ کرام کہ عشاق خدا

فا — بیان سماع و راگ

فا — بیان حال و وجد

کہانے کا جیسا کہ سعد ابن عبادہ نے کنوان کہود اکر اپنی مان کے ثواب کی واسطے
اشارہ کیا تہا ہذہ لام سعد ہاتہہ اوٹہانا واسطے دعا کی ہے کہ خداوند ثواب
اسکا فلانے کو پہونچا واصل ایصال ثواب مالی اور بدنی مستحب ہی اور دونوںکا
جمع کرنا اور تعین روز کی اور سامنے رکہنا اور ہاتہہ اوٹہانا یہہ سب امور کے
جہت سی بدعت حسنہ ہو گیا اور ان امور کو بہی کچہہ ضروری نہین جانتے کہ بدعت
سیئہ ہو جاتی **قولہ** صفحہ ۳۳ اس جانے کی کیفیت اوپر گذر چکی عن ابی یوسف
وعن ابی حنیفہ **اقول** جواب اوسکا ہی احادیث متعددہ اوپر
گذر چکا اور آگے رد المحتار کی عبارت سی آتا ہی فانتظر **قولہ** انہین صاحب نے
تو تفسیر مین ذبیحہ ما اہل بہ لغیر اللہ کو حرام لکہا ہی اوسکو کیون نہین مانتے
اقول آپ لوگون سی افراط کو نہین مانتے اور باقی شاہ صاحب موصوف
نے جو لکہا ہی وہ مسلم ہی **قولہ** صفحہ ۳۳ اوسکا جواب آپ ناصحہ مین پا چکے ہین +
اقول فاتحہ کو مولانا نے جلدی مین قسم برداشتہ لکہدیا تہا اوسکی تلافی مافات
نافعہ مین ہوئی اور باقی جو دلایل خاکسار نے لکہا ہی بعد مولوی اسمعیل صاحب
اور انکی عم اور جد کے اقوال سی ثابت کیا اوسکا جواب آپ اور آپ کی بعض احباب
اور صاحب ناصحہ نکلر لکہو دیکہین کیا لکہتے ہین اور ایک رسالہ علیحدہ بہی ہی اوسکے
دیکہنے سے آپ کو ثبوت فاتحہ کا بخوبی ہو جائیگا **قولہ** آپ کی ذمہ حضرت امام کا
قول لانا ہی **اقول** قول امام کا اوپر گذر چکا کہ مذہب اونکا یہہ ہی کہ ایصال
ثواب عبادات مالی اور بدنی دونون کا جایز اور مستحب ہی باقی امور زایدہ
مین کرنا نکرنا اوسکا ضروری نہین ہی **قولہ** صفحہ ۴۴ سو وہ تصرفات حالت
حیات کی ہین نہ ممات کے اوسمین آپ کا مقصود نہین **اقول** آپ کی تحریر
سے ثابت ہوتا ہی کہ انبیا اور اولیا حالت حیات مین شریک اور سہیم خدا کے ہین

ای بیعت کیجے اور لذت درویشی کی حاصل کیجئے اگر اعتقاد مایل ہو دوسری کی
بیعت کیجئے تاکہ آپ کا یہ تقشف اور زہد خشک رفع ہو جاوے اور کچھ کیفیت عشق
خدا کی پیدا ہو اور ہمارے حق میں دعاے خیر فرماوے **قولہ** صفحہ لیکن جیسا
کہ اون یہود اور نصاری نے جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی کیا تھا ویسا ہی
یہی کرتے ہیں **اقول** بہت اہل سنت وجماعت ایسے ہیں کہ اونہوں نے قرآن و
حدیث نہیں پڑھا عامی ہیں کسی امام کی اپنے ارادے میں سے اپنے حسن ظن سے تقلید
کرتے ہیں اور علماء مقلدین سے مسئلہ پوچھ کر عمل کرتے ہیں اور کسی درویش صاحب
باطن کی بیعت کرکے جیسا اون سے تعلیم کیا ویسا ذکر اور شغل کرتے ہیں وہ بیچارے
یہ نہیں جانتے کہ یہ اعمال تعلیم کئے ہوئے علماء و مشایخ کی قرآن سے ماخوذ ہیں یا حدیث
سے لیکن بوجہ حسن اعتقاد کے یہی جانتے ہیں سب قرآن اور حدیث کے موافق ہے
اب آپ مسلمانوں کو ہوس تمہارے دین خواہ مشرک آپ لوگوں کی زبان اور
قلم میں لگام نہیں ہے اور آپ لوگوں کی دوکان پر شرک اور کفر بہت ارزان
ہے یہاں تک کہ جو عمل نیک کرتے ہیں وہ بھی نہیں بچے **قولہ** ورنہ اجتک
بدولت تقویۃ الایمان و توفیق خداوند رحمان کی سب نے چھوڑ دیا ہوتا **اقول**
اسمین شک نہیں ہے کہ بدولت تقویۃ الایمان کے بہت جاہلوں نے راہ پائی
اور بہت بدعتیں موقوف ہوگئیں اور سیکڑون نے تعزیہ داری اور گور پرستی چھوڑ دیا
لیکن بعض مولوی کج فہم مثل آپ کے گمراہ ہوگئے کہ تقلید امام کی ترک کردیا اور
خود مجتہد العصر بن گئے اور مجتہدین پر طعن اور تشنیع کرنے لگے اور صوفیہ کرام کو بدعتی
کہنے لگے اور اون سے بدگمان ہو گئے **قولہ** مولوی صاحب کا ترجمہ یہ ہے **اقول**
حضرت سلامت مولوی اسمعیل صاحب نے ارباب کا ترجمہ دو رانہ کا ترجمہ دونوں کا
الٰہ کے ساتھ کیا ہے اول یہ دونوں لفظ رب اور الٰہ کے مترادف نہیں ہیں

اور موحد عارف باللہ مخلص صاحب وجد اور حال کے ہین کہ اونکو وقت غلبہ
عشق اور جذب کی کیفیت بیخودی کی طاری ہوتی ہی کہ اوسوقت اونسے حالت
بیخودی مین ایسی حرکات سرزد ہوتی ہین جیسا مرغ نیم بسمل تڑپتا ہی جیسا کہ حالات
حضرت خواجہ معین الدین چشتی اور حضرت قطب الدین بختیار کاکی اور حضرت
نظام الدین اولیاء وغیرہم تہی انکے حال اور وجد کو باطل ٹھہرانا تصوف اور
عشق عنا اور صوفیہ سی بالکل انکار کرنا اور طریقہ اعتزال اور رفض کا اختیار کرنا ہی
حضرت سعدی فرماتی ہین + مکن عیب درویش حیران و مست که غرق است
ازان مینزند پا و دست نه بینی شتر بر حدای عرب که چونش برقص اندر آرد
طرب شتر را چو شور و طرب در سر است اگر آدمی را نباشد خر است
بگویم سمیع ای برادر که چیست اگر مستمع را بدانم که کیست اگر مرد لهو است و
بازی و لاغ قوی تر شود دیوش اندر دماغ چو از برج معنی بود طیر او +
فرشته فرو ماند از سیر او + حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی مالابد مین فرماتی ہین
+ که اینچه گفته شد صورت ایمان و اسلام و شریعت است و مغز حقیقت
آن در خدمت درویشان باید جست چنان نباید گفت که حقیقت خلاف شریعت
است که این سخن جهال و کفر است بلکه همین شریعت است که در خدمت درویشان
رنگ دیگر پیدا میکند + اور دوسری مقام پر فرماتے ہین + و نور باطن پیغمبر
صلعم از سینه درویشان باید جست و بدان نور سینه خود را روشن باید کرد تا هر
خیر و شر بفراست صحیحه دریافت شود + بطریق خیر خواہی کے ایک التماس
کرتا ہون کہ آپ کچھ کتاب سلوک اور تصوف جیسے کیمیا سعادت اور احیاء
العلوم اور فصوص الحکم اور سلسلة الذهب کو دیکھئی اور کسی درویش کامل متبع سنت
کی بیعت کیجئے تو مناسب ہی کہ عذر تقصیر ماضی کو کرکے جناب مولوی فخر الدین صاحب

العلماء اجمعوا علی ترک العمل بظاہر الحدیث یعنی علما نی اجماع
اوپر ترک عمل کے ساتھ ظاہر حدیث کی **قولہ** صفحہ آیہ سورہ مریم کی تفسیر
بیان میں لاتی ہیں اسے **قولہ** اور خود بدولت ملاحظہ فرماوین کہ یہ ان ہر
سی یہود اور نصاری کی تحقیق سمجھی جاتی ہی **اقول** جناب عالی افسوس کہ
پ نی تفسیر جلالین تک بھی نہیں دیکھی باوجود اس جہالت کو جواب لکھنی کا
یان دیتی ہین سامان لومڑی کا نہین شیر کی مقابلہ کو طیار ہی جو آیات سورہ مریم کی
تقویۃ الایمان میں ہین اسکے اوپر کی آیت جہ ہی قالوا اتخذ الرحمن ولدا
ر ضمیر جمع قالوا کی یہود اور نصاری کی طرف راجع ہی جیسا کہ تفسیر جلالین سے
قالوا ای الیہود والنصاری ومن زعم ان الملائکۃ بنات اللہ
اتخذ الرحمن ولدا قال تعالی لہم یعنی سوا اسکے جواب میں حق تعالی فرماتا ہی
لقد جئتم شیئا ادا اور اس آیت کی تحت وہ آیات ہین کہ تقویۃ الایمان
میں ہین پس ہو روان آیات کی اگر یہود اور نصاری نہونگی تو کیا آپ اسکے
مورد ہونگی **قولہ** صفحہ حضرت آپ نی جی ایک بات کا وعدہ کیا تھا تفسیر
بالاتباد یا **اقول** مالا تو نہین تبلایا بلکہ تصرفات انبیا اور اولیا کی بیان فرما
آپ نہ دیکھین تو کیا کیا جای **قولہ** صفحہ اس کے جواب میں کیا عرض کرون الخ
اقول حضرت سلامت کیا جواب میں عرض کیجیے گا آپ نی تو تقویۃ الایمان ہی
نجوبی نہین دیکھا جواب ازالہ کا لکھنی اور اعتراض کرنے کو اٹھ کھڑا ہی علم کی تنگی
اور پریشان ہین صفحہ ۵۰ ازالۃ الشکوک میں ملاحظہ فرمای کہ عبارت تقویۃ الایمان نقل
فرمائی ہے وہ یہ ہی اسکو اشراک فی التصرف کہتی ہین یعنی اللہ کا سا تصرف کسیکو
ثابت کرنا محض شرک ہی پھر خواہ یون سمجھین کہ اللہ نی ایسی قدرت اسکو بخشی ہی
خواہ ان کا یون کی طاقت اسکو خود بخود ہی ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہی پس اس قول سے

یہ دونون ترجمہ ایک کیونکر ہوئی دوسری ان لفظ کی معنی مالک کی نہین ہے
بلکہ تفسیر فتح العزیز اور لغت مین رب کی معنی پروردگار کی اور اله کی معنی معبود
کے لکھی ہین اگر آپ بڑی حمایتی مولوی اسمٰعیل کے ہین دونون کا ترجمہ مالک
کے ساتھہ تفاسیر اور کتب لغت سی ثابت کردیجئے **قوله** صفحہ ۱۶۵ اور سنی اکثر
علما بھی ایسا کرتے ہین تفسیر کبیر مین فرماتے ہین **اقول** صاحب تفسیر
کبیر کے زمانہ مین قابل لوگ ایسی رہین ہونگی والشاذ کالمعدوم اور وہ شاید
حنفی نہین ہونگے شافعی یا مالکی یا حنبلی رہین ہون گے اس لئے کہ مذہب
حنفی مین ایسا مسئلہ نہین ہے کہ خلاف قران اور حدیث کی ہو اسواسطے کہ مسائل
حنفی کے بعد بڑی تحقیقات اور جہان کی سند بج کتاب ہوئی ہین جیسا ہم نے
اوپر بیان کیا اور ظاہریہ اور شافعیہ نے بعض بعض مسائل حنفیہ کے خلاف حدیث
کے بیان کیا تہا سو فقہاء حنفیہ نے اونکو ایسا حدیث اور دلیل قوی سی ثابت کردیا
کہ سب کی دانت ترش ہو گئی **قوله** جونپور کی بعض مولویون کا بعد ہجرت
مولوی سخاوت علی صاحب مرحوم کی برملا قول تہا کہ اگر مسئلہ فقہیہ مخالف قران
اور حدیث کی ہوگا تو ہم قران اور حدیث کو نہ مانینگے اور اسی مسئلہ پر عمل کرینگے اعاذنا اللہ
من ہذا الخ **اقول** وہ لوگ مولوی برائی نام رہین ہون گی اون کو علم قران
اور حدیث کا نہ ہوگا اسواسطے بموجب قول تقریر شرح تحریر کی ایسا کلام کہتی
ہوگا عبارت شرح تحریر کی یہ ہی لیس للعامی الاخذ بظاہر الحدیث
لجواز کونہ مصروفا عن ظاہرہ او منسوخا بل
علیہ الرجوع الی الفقہاء لعدم الاہتداء فی حقہ
الی معرفۃ صحیح الاخبار وسقیمہا وناسخہا ومنسوخہا
فاذا اعتمد کان تارکا للواجب انتہی ۵ رد المحتار

یدعو اللہ الا بہ مراد ہی تو وہی مثل ہے ایک بلدی ہر دکان کا سامان
یہان نفی توسل کے باب مین لای یہان ندا کی واسطی ہی اوسکو لاتی ہین حضرت
سلامت اگر یہان دعا کی معنی ندا کی لیجیے گا تو معنی اس عبارت کی غلط ہوجائنگے
اسواسطے کہ معنی اسکے یہہ ہوجاینگے کہ نہین لایق کسی کو یہہ کہ پکارے خدا کو مگر
ساتھہ خدا کی پس یہہ معنی مہمل ہین اسواسطے کہ خدا کو پکارنا خدا کی ساتھہ یا زید کو
پکارنا زید کی ساتھہ کیونکر ہوتا ہی اسکی معنی سمجہا دیجیے **قولہ** حضرت سلامت آپنی
دعوی ندا کا کیا ہی اس مین ندا کہان سے **اقول** جناب عالی دعوی انکا
تو نہین ہی لیکن من قبیل ذکر خاص ارادہ عام کی ہی اسواسطے کہ جہان ندا پایا
جائیگا وہان ذکر بہی پایا جائیگا نہ عکس ہے **قولہ** ۹۱ جناب عالی ما اتاکم
الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا الی قولہ نصب
العین رکہیے **اقول** حضرت سلامت نہی رسول کے ختم پڑہنے سے ثابت کر دیجیے
تو ہم بموجب اس آیت کی باز رہین ورنہ آپ ناحق ثنا اثر خالی کرتی ہین اور ختم خواجگان
کو شاہ ولی اللہ محدث فی انتباہ مین لکہا ہی دیکہہ لیجیے **قولہ** صفحہ ۹ آیات واحادیث
عموماً ہدایت کی واسطے ہین کسی کی تخصیص نہین جس مین جو صفت پای جاویگی وہ
اوس آیہ مین شامل ہوگا الخ **اقول** حضرت سلامت آپ اوپر ثابت کر چکے کہ
اطلاق کفر اور شرک کا بعض اعمال سیئہ پر بہی آیا ہی اور اصطلاح شرع مین معتبر ہی اور
فقہ اکبر کی شرح سے لکہا ہی من حلف بغیر اللہ فقد کفر کما رواہ
الحاکم بہذا اللفظ ومعناہ کفر دون کفر پس اب فرمایے جب
شرک اور کفر مشرکین اور کافرین اور کفر اور شرک اعمال سیئہ مسلمین مین فرق اور
کفر مسلمان کفر دون کفر ہی تب آیات عموم واردہ حق مشرکین اور کافرین مین مومنین
کیونکر داخل ہوسکتی ہین کیا کفر باللہ اور کفر دون کفر اور شرک خفی اور جلی حکم مین برابر

یہ بات ثابت ہوی کہ اللہ کو دینے یہی قدرت امور مذکورہ بالا کی نہین ہوتی
ذرا ہوش درست کیجے کہ مصداق لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے اور حدیث آیۃ المنافق
ثلثۃ الحدیث کی آپ ہوی یا کوی دوسرا ہوا یہ سب آپ پر اولٹ پڑا فنجعل لعنۃ
اللہ علی الکاذبین **قولہ** صفحہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین **اقول** تیسرے
پارہ مین فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین آیا ہی اور آپ بتلای
کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کس سورہ اور کس پارہ مین آیا ہی آپ تو ہمیشہ تلاوت قرآن
کی کرتے ہونگے آپ کو اب تک متن بیضاوی سی بہی نہین خیر پہر آپ کو تفسیر بیضاوی
اور دوسری تفاسیر سی کیا علاقہ **قولہ** صفحہ وای بر حال گور پرستان کہ پہلی آنکو بہی
مستقل سمجہکر کارخانہ قضا و قدر مین اوسکو شریک جانتے ہین الخ **اقول** جن مسلمانونکو
آپ گور پرست جانتے ہین اونہین کا آنا بتوفیق اللہ اور بتائید اللہ ہی اسی وجہ سی ہم لوگ
مشرکین اور مسلمانون کی آنا مین فرق کرتے ہین اور آپ لوگون نی دونون کو یکسان
کر دیا ہی حال بے اعتنا دونکا ایسا ہی **قولہ** صفحہ غیر کی نزدیک کیا معنی فقہ مجتہدی
یا مجتہد کا بہائی الخ **اقول** آپ یہ سمجہی نہین کہ عند در نزدیک کی لفظ سوا
مجتہد کے مقلد کو نہ کہنا چاہئی شاید آپ نی کوئی کتاب فقہ کی نہین پڑہی اور
نہین دیکہی کہ شرح وقایہ اور ہدایہ مین کہ مصنفین اسکے مقلد تہی تمام ہذا اور عندنا
کے لفظ لکہتے ہین **قولہ** صفحہ شادی کرین اور کو توجہ کری اور **اقول** اگر ہم نے
زید کو کسی کام کی واسطے پکارا اور زید نے اوٹہی پایا کہ عمر اوسکی دوست نی جلد اوس
کام کو کر دیا تو اوسمین کیا دشواری اور کیا استحالہ پیدا ہوا **قولہ** صفحہ اور حقیقت
ندا کی تفصیل گذر چکی کہ خود حضرت امام صاحب نی منع فرمایا **اقول** حضرت
امام اعظم نی کہان ندا کو منع فرمایا اور کہان تفصیل گذری اور اگر یہ عبارت
در المختار کی عن ابی یوسف عن ابی حنیفۃ لاینبغی لاحد ان

محمد بيده ما انتم باسمع لما اقول منهم وفي رواية ما
انتم باسمع منهم ولكن لا يجيبون متفق عليه
اور فتح القدير مين ہے انه روی علیه الصلوة والسلام قال
ان الميت يسمع خفق نعالهم اذا انصرفوا اور سماع موتی مين
اختلاف غير انبيا مين ہے اور انبيا کی حيات اور سماع خصوصا آنحضرت صلی الله علیه وسلم
کے حيات اور سماع مين کل امت کا اتفاق ہے آپ کيسے مسلمان ہين که حضرت کے
حيات اور سماع مين کلام کرتے ہين اب ہم آپ کو مدارج النبوة کی عبارت مع
احاديث مرويه اس باب مين سناتے ہين شايد ايمان آپ کا درست ہو جائے
والله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم بدانکه حيات انبيا صلوات
الله وسلامه عليهم اجمعين متفق عليه است ميان علماء ملت و هيچکس را خلاف نيست
دران کاملتر و قوی تر از وجود حيات شهدا و مقاتلين في سبيل الله که آن معنوی
اخروی است عند الله و حيات انبيا حيات حسی دنياوی است و احاديث و آثار
دران واقع شده چنانکه مذکور گردد يکی از آن حديث است که ابو يعلی نقل کرده
از روايت انس بن مالک رضی الله عنهما ورده قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم الانبياء احياء في قبورهم
يصلون الحديث و ديگر اين حديث صحيح است ما من مسلم
يسلم على الا رد الله على روحي حتى ارد عليه السلام
و علماء اختلاف کرده اند که اين فضيلت عام است و هر کسی را که بشرف تسليم
سيد کائنات عليه افضل التسليمات مشرف است خواه زائر قبر شريف بود يا
غائب از آنحضرت گيرد در هر مکان که باشد فظاهر عموم است و بر هر تقدير مقيد
مدعا است که حيات است و نسائی باسناد صحيح از ابن مسعود رضی الله عنهما ورده

ہو جائیگا اب اسکا انصاف آپ ہی کے ہاتھہ مین ہی فرع من المطر و وقف تحت المیزاب **قولہ** صفحہ ۹۱ امام رازی نے نہایت الاصول مین لکھا ہے ونحن نعترف بان الذین فی القبور لا یسمعون

اقول جناب عالی با وجود ادعای اتباع سنت کے اس مقام پر آپ حدیث بالکل بھول گئی جو حضرت کفار مقتولین کو کہ چاہ بدر مین ڈالی گئے ہین پکار کر فرمایا تہا کہ جو ہمارے پروردگار نے ہمسے وعدہ کیا تہا سو وہ ہم نے حق پایا آیا تمنی بھی جو تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا تہا حق پایا حضرت عمر نے عرض کیا کہ آپ اجسام مردہ سے کلام فرماتی ہین حضرت نے قسم کہا کر فرمایا کہ میری بات کو وہ کفار تمسے زیادہ سنتے ہین سماع موتی کے باب مین یہہ حدیث مشکواۃ شریف مین ہی +

وعن قتادہ قال ذکر لنا انس ابن مالک عن ابی طلحۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر یوم بدر باربعۃ عشر رجلا من صنادید قریش فقذفوا فی طوی من اطواء بدر خبیث مخبث وکان اذا ظہر علی قوم اقام بالعرصۃ ثلث لیال فلما کان ببدر الیوم الثالث امر براحلتہ فشد علیہا رحلہا ثم مشی واتبعہ اصحابہ حتی قام علی شفۃ الرکی فجعل ینادیہم باسمائہم واسماء آبائہم یا فلان ابن فلان ویا فلان ابن فلان ایسرکم انکم اطعتم اللہ ورسولہ فانا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فہل وجدتم ما وعد ربکم فقال عمر یا رسول اللہ ما تکلم من اجساد لا ارواح لہا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس

والمومنين انتم لنا سلف ونحن لكم تبع وانا ان شاء الله بكم
لاحقون قال ابو رزين يسمعون قال يسمعون ولكن لا
يستطيعون ان يجيبوا قال يا ابا رزين الا ترضى ان يرد
عليكم بعددهم من الملئكة انتهى **وقوله** لا يستطيعون
ان يجيبوا اى جوابا يسمعه الحي والا فهم يردون
حيث لا يسمع انتهى **قوله** صفحہ ۱۴۳ سطر ۱ ہمنی انہی علما اعلام حنفیہ کا خاص
امام صاحب کی قول سے عدم سماع موتی ثابت کردیا الخ **اقول** مراد فقہائی
عدم سماع موتی سے سماع متعارف وغیرہ ہے کہ بواسطہ کان کی سنی اور بواسطہ
قوت سامعہ کے ادراک صوت کا کری ہے اوسکا جواب وہی جیسا کہ کلام
ابو حنیفہ سے کہ آپ نے نقل کیا ہے خود ظاہر ہے پس کہا امام نے نف ہے واسطے
تیری اور خاک آلودہ ہون دونون ہاتین تیری کیونکہ کلام کرتا ہے ایسے
جسمون سے کہ نہین طاقت رکھتی نہین جواب سکے اور نہین مالک ہے کسی چیز
کے اور نہین سنتی آواز کو بہی اور جو امام نے فرمایا سب سچا ہے اور نفی سماع بدرخ
کی نہین ہے کہ حق تعالے جسم میت مین روح کو درلاوے اور اوسکو قول قائل کو
سنوادے جیسا حدیث مدارج النبوہ مین گذرا کہ نہین کوی مسلمان کہ سلام کرتا ہے
مجھہ پر مگر یہہ کہ پہیرتا ہے اللہ مجھہ پر روح میری کو یہان تک کہ سلام کا جواب
دیتا ہون اور حدیث بیان حال قبر مین ہے فتعاد روحہ فی جسدہ یعنی لوٹای
جاتی ہے روح اوسکی اوسکے جسم مین مولانا عبد العزیز نے رسالہ روح مین لکہا ہے جب کوئی
زایر قبر پر جاتا ہے روح اپنی مقام سے پلک مارنے مین قبر پر حاضر ہوتے ہین مثل نگاہ کو
کہ ساتوں آسمان سے گزر جاتی ہے اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ درباب سماع موتی کے
اقوال فقہا اور احادیث مین منافات نہین ہے اغتنم ہذا التحقیق ولا تکن

کہ آنحضرت فرمود صلعم حق سبحانہ تعالے فرشتگان را خلق فرمود کہ سیاحند در زمین
کہ صلوۃ وسلام را بمن میرسانند و این در حق غایبان است اما آنکہ حاضر است
دران دو حدیث آمدہ یکی دلالت دارد بر آنکہ آنحضرت صلعم سلام را سلام میکند بنفس
نفیس متکفل رد سلام وی میگردد بلکہ بیشتر از سلام بندہ مبادرت میکند بسلام
چنانکہ عادت شریف وی بود در حالت حیات و حدیث دیگر آنکہ دال است
بر آنکہ در انحالت نیز موکل است کہ ابلاغ سلام میکند چنانکہ در بارگاہ ملوک و
سلاطین معہود است و امام عبد الحق کہ از اکابر ایمہ حدیث است در احکام صغری
باسناد صحیح از ابن عباس می آرد کہ آنحضرت علیہ السلام فرمود نیست احدی کہ بگذرد بر قبر برادر مومن
خود کہ او را در دنیا می شناخت بگذارد و بروی سلام نکند مگر اینکہ آن برادر او را
بشناسد و رد سلام کند درینباب متعدد آمدہ است و ہرگاہ این معنی در احادیث
عموم مومنین متحقق باشد فکیف سید المرسلین و صفوۃ المتقین صلی اللہ علیہ وسلم
اجمعین و ابلاغ سلام چہ باشد کہ تمامہ اعمال بحضرت وی صلی اللہ علیہ وسلم میرسانند
انتہی اور فقہا نے جو نفی سماع موتی کی کیا ہے مراد اوس سے حیات متعارف دنیوی ہے
نہ حیات برزخ کہ وہ سمع بر روح یا بقرب روح یا جس طرح ہو خدا خوب جانتا ہے ہوتا ہے
اور جو ایک حدیث مین آیا ہے جواب نہین دے سکتے مراد اس سے یہہ ہے کہ ایسا جواب
نہین دے سکتے کہ زندہ سنے ور نہ موتی جواب سلام کا دیتے ہین اس حیثیت سے کہ سلام
کرنے والا نہین سنتا چنانچہ اس باب مین ایک حدیث اور پیش کرتا ہون مائۃ مسائل مین
ہے کہ شرح مشکوۃ ملا علی قاری مین سیوطی سے نقل کیا ہے قال السیوطی اخرج
العقیلی عن ابی ھریرۃ رض قال قال ابو رزین ان طریقی
علی الموتی فھل من کلام اتکلم بہ اذا مررت علیھم
فقال قل السلام علیکم یا اھل القبور من المسلمین

لا یصح بمخلوق کما نص علیہ الامام احمد وغیرہ من الائمہ **اقول** آپ حضرت غوث الاعظم صاحب کی کتنی مقام پر سند لاتی ہین اغلب ہی کہ اون کی فرمانی کو آپ ہی تسلیم کرین اور اگر بوجہ صفا و صوفیہ کرام کے نہ تسلیم کرین تو لاچاری ہی حضرت غوث الاعظم نے ایک قصیدہ مختصر آنحضرت صلعم کی شان مین فرمایا ہی اور وہ مشہور ہی اوسمین ندا اور استغاثہ اور استغاثہ سب موجود ہے +

قصیدہ غوث پاک

یا حبیب الالہ خذ بیدی	ما لعجزی سواک مستند
اعتصامی سوا جنابک لے	لیس یا سیدی الی الاحد
کن رحیما الذلتی واشفع	یا شفیع الوری لدی الصمدے
غیر عرواک لیس فی الدارین	لعلیل ذلیل معتمدے
صلواتی علیک فی اللوین	کان متجاوزا عن العددے
وعلی الصحب کلہم اجمع	ہم نجوم الہدی الی الرشدے
وعلی اہل بیتہ طرا	وعلی الک انی الابدے
وعلی التابعین ہم کانوا	لخیام الجہاد کالو تدی
ستغیثو لعاجز مضطر	ثم واذ بلکم الی المددے

علاوہ اسکے درود ستغاث اگر آپ کے نزدیک معتبر ہوا وس مین استغاثہ موجود ہی اور ختم جو بزرگون کی نام پر پڑہا جاتا ہی اوسکی کیفیت یہہ ہی کہ کچہہ سورہ قرانی اور دعا اور درود پڑہ کی اونکی روح کو ایصال ثواب کرتے ہین اور خدا کی درگاہ سے اپنی مطلب کیواسطے دعا مانگتی ہین سو ایصال ثواب عبادت بدنی کا اوپر ثابت کرچکے کہ امام اعظم کے مذہب مین جایز ہی باقی یہی خصوصیت بعض

من المتعصبین **قولہ** صفحہ ۹۴ جو مذکور ہوا اوس مین کوئی دلیل بیان نہین ہوئی البتہ رد اوسکا مدلیل مذکور ہوا **اقول** اوس دلیل کا جواب ہی مذکور ہوگیا ورہی دلیل پیچے حدیثمین وارد ہوا ہی تنزل الرحمۃ من ذکر الصالحین ورنزدل رحمت خدا سی سب مہمات کی کفایت ہوتی ہی اور مشکل دفع ہوجاتی ہے **قولہ** صفحہ ۹۴ قران اور حدیث فقہ سی خصوصاً امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا قول سابق مذکور ہوچکا کوئی صورت استمداد کی جایز نہین الخ **اقول** ہم ہی حدیث اور اقوال علما سی ثابت کرائی کہ سوای صورت ادنی استعانت کی سب صورت جایز ہی اور نفی استعانت کے باب مین کوئی قول امام اعظم کا نہین لائی نفی توسل مین البتہ قول امام اعظم کا لائی ہین سو وہ اوس قول سی ثابت نہین ہی **قولہ** مولوی صاحب سابق مین اقرار کرائی ہین کہ سوای خدا کے دوسری سے مدد مانگنا نہ چاہیئے **اقول** بتلائی مولوی صاحب نی یہہ امر کس صفحہ اور سطر مین لکھا ہی اگر سچی ہو **قولہ** صفحہ ۹۵ اور اس دعای وغیرہ مین پیشتر مین بحث کرکے رد کر آیا ہون وہان دیکھنا چاہیئے دعای کے معنی استغاثہ کی ہین یعنی فریادرسی چاہنا **اقول** یہہ آپ نی عوام کے بہکانیکے واسطی جھوٹہ پر کمر باندہی ہی خدا کا خوف ذرا نہین کرتی اویہہ بیان استعانت کا گذرا ہی دعای اور استغاثہ کا ذکر نہین گذرا فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین **قولہ** صفحہ ۹۵ اور یہہ تو عین استعانت ہی جسکو حضرت ہی ناجایز کہہ آئی ہین مگر حافظہ نباشد کی وجہ سی یہان یون چلے **اقول** استعانت اور استغاثہ مین تجنیس خطی ہی اس سی شاید آپ نی دونون کو ایک ٹھرایا ہی ورنہ معنون مین تو فرق ہی استعانت کی معنی یاری خواستن و زہار پاک کردن و استغاثہ فریاد خواستن و دادخواہی کذا فی المنتخب پس دونون مین بڑا فرق ہے اور نشان دیجئی مولانا نے کس مقام پر استعانت کو ناجایز کہا ہی **قولہ** والاستعانت

ما نہین ملتا تو صاحبین کی قول کی سند لاتی ہین اونکا قول بہی نہین پاتی تو جو عالم حنفی کہ مجتہد فی المسایل ہوتا ہی اونکی سند لاتی ہین اونکا قول م

نہین ملتا تو دوسری امام کے قول پر بضرورت عمل کرتے ہین اور اونکی سند پیش کرتے ہین انکا قول نہین ملتا تو اونکے مذہب کی جو عالم ہوتی ہین جیسا امام غزالی رحمۃ اللہ امام فخر الدین رازی اور حضرت امام بخاری انکی قول کی سند لاتی ہین اگر انکا قول نہین ملتا تو موافق اصول حنفیہ کے استنباط کرتے ہین اور اس ترتیب سی تقلید ہماری عین تقلید امام اعظم کی ہی ثبوت اوسکا طحطاوی وغیرہ سے او ربیان کیا ہے **قولہ** صفحہ ۹ تمام مخلوق مظہر سکار سم تر دانی ہین **اقول** یہہ سچا ہی کہ تمام مخلوق مظہر ہین لیکن تمام مخلوق مین اور انسان مین فرق ہی جنکی شان مین حق تعالے فرماتا ہی لقد کرمنا بنی آدم یعنی مقرر بزرگی دیا ہم نی اولاد آدم کو اور سب اسباب عالم کے انسان کی واسطے مخلوق ہوی ہین اور اوس کے فرمانبردار ہین **ف** ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند تا تو نانے بکف اری و بغفلت نخوری * ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری * پہر انسان مین انبیا اور صدیق اور شہدا ایسی مظہر ہین کہ حق تعالے نی اون پر انعام فرمایا ہے من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین و الصدیقین والشہداء والصالحین پہر اولیاء اللہ کے شان مین وارد ہوا ہی الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون پہر علما ایسی مظہر ہین کہ اون کی شان مین انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء تو سب مخلوق اور انسان برابر نہین ہوسکتا ہے سب کراتین دوسرے مخلوق کی واسطے کہان ثابت ہی مگر بے تمیز کی نزدیک سب وہان باہیس نیسری **قولہ** صفحہ ۹۶ مظہر باطل چہ معنی دارد مظہر ناقص کہنا چاہیے **اقول** مظہر ناقص کہنے پر آپ کون دلیل رکہتی ہین **قولہ** صفحہ ۹۶ پس

سورتون کے جیسی سورہ اخلاص ہی یا تعداد اوسکی پڑہنی کے یا ہیئت یا وقت
وغیرہ کے تعین یہہ بزرگون نی بوجہ مطلع ہونی اوس کی فایدہ کی الہام سی یا کسی
دلیل سے مقرر کیا ہی تو اوس کو بہی واجب نہین جانتی اس وجہ سی یہہ سب
خصوصیات بدعت حسنہ مباحہ مین داخل ہی جیسا اصل ذکر اللہ کا قران اور
حدیث سی ثابت ہی اور باقی تعین عدد اور وضع اور کیفیت نششت وغیرہ
بزرگون نی فواید کے واسطے کہ قول جمیل مین مذکور ہین مقرر کیا ہی اور یہہ سب
اذکار اور اشغال قول جمیل وغیرہ تالیف شاہ ولی اللہ مین مذکور ہین اگر یہہ اشغال
اور اذکار بزرگون کے جایز ہین تو ایسی حال ختم کا بہی ہے اور اگر آپ سب کے
منکر ہین تو آپ سی کلام اور بحث کرنا فضول ہے مثل ہی اندہی کے سامنی رونا
اپنی آنکہین کہونا ہے اور تصور شیخ کا شاہ ولی اللہ صاحب نی واسطے رفع خطرات کی
انتباہ مین لکہا ہی عبارت اوسکی یہہ ہی وان[۱] لم یجد و قلک و
استمرت التفرقة معک فاحضر فی خیالک صورة
شیخک المربی لک فانه یرجی برکته تبدل التفرقة
بالجمعیه انتهی دوسر مقام مین فرمایا وان[۲] لم یظهر صحبة
ذلک العزیز اثر ولکن حصلت به محبة وانجذاب
فینبغی ان یحفظ صورته فی الخیال اگر تصور صورت شیخ کا شرک
ہی تو بڑی شرک مولوی اسمعیل صاحب کی جد امجد ہین کہ جو بار بار حکم
تصور شیخ کا کرتے ہین **قوله** صفحہ ۹۵ حضرت امام اعظم رحمۃ علیہ کا قول لانا
آپ پر واجب ہی یا تقلید سی مانہہ دہونا چاہی **اقول** حضرت سلامت
آپ کی خدمت مین پہلے ہی عرض کرچکا ہون کہ جب تک ہم قول امام اعظم کا
مخفی نہ پاتی ہین اوسکی تقلید کرتے ہین اور اوسکی سند لاتی ہین اون کا قول

دوست کو یعنی حضرت کو وقت مشکل کی حق تعالی کو خوش آتا ہے مثلا ایک شخص نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دوست خدا کی ہین پکار کر اپنی عاجزی اور مصیبت بیان کی
اور مدد چاہی پس آخر تک اب مطلب صاف ہو گیا اور اعتراض بداندیش کا رفع ہو
ے چشم بداندیش کہ برکندہ باد عیب نماید ہنرش درنظر **قولہ** صفحہ ۹۶ جو شخص
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بعد ممات کی مدد مانگی گا وہ شخص حضرت کا نافرمان ہے،
کیونکہ آپ نی فرمایا اذا استعنت فاستعن باللہ الخ **اقول** حضرت
سلامت اول یہہ بیان کرنا چاہئی کہ یہہ حدیث کس کتاب مین ہی اور راوی کون
ہے دوسری یہہ کہ دعوی خاص دلیل عام ہی دلیل آپ کی بوجہ عموم اوسکے یہہ
چاہتی ہے کہ استعانت بانحضرت صلعم حالت حیات اور ممات دونون مین ممنوع
ہو اور آپ بعد ممات کی ممانعت استعانت کی کس وجہ سی کرتی ہین اس پر بھی
کوئی دلیل مخصص چاہئیے تب تو مدعا ثابت ہو **قولہ** صفحہ ۹۶ اوس جملہ کی اسطور پر رسم کرلی جاے
کہ اللہ فی الغور اوسکی عدول حکمی اور سرکشی پر مطلع ہو کر خسران مین گرفتار کرتا ہی +
اقول حق بجانب ہی فی الواقع منکرین استعانت انحضرت کا یہی حال ہے
کہ اگر یہہ لوگ قصد بھی استعانت کا کرین تو بوجہ اعتقادی کے بھی سزا اون کو
ملے اور مجوزین استعانت انحضرت کا وہ حال ہے جو مولانا نے لکھا کہ اونکی حاجت روائی
کردیتا ہی + **قولہ** قاعدہ ہی کہ دو چیزین ایک وصف مین متحد ہوتی ہین تو باہم
ایک دوسری کا حمل بھی صحیح ہوتا ہی۔ **اقول** یہہ قاعدہ مخترعہ آپ کا بالکل غلط
ہے حضرت آپکو ذات اور وصف مین کچھہ تمیز نہین ہے کہ وصف کون ہی ذات
کون ہے مثلا فرس اور انسان یہہ دو چیز وصف ماشی مین مشترک ہین تو چاہئی
حمل انسان کا فرس پر یا بالعکس اسکے جایز ہو کہ کل انسان فرس یا کل فرس انسان
حالانکہ یہہ دونون قضیہ غلط ہین اسطرح حمل باہین کنکی بھری انجان بے عقل اور نادان

چاہی سطرون مین حافظ رخصت **اقول** فصبر جمیل حافظ کیون رخصت
ہے اسواسطے مال اور انجام دونون قول کا ایک ہی یعنی عام مومنین پیرو
ایمہ اور صالحین کے اور وہ مطیع پیغمبر کے اور پیغمبر فرمان بردار حکم خدا کے ہین
تو یہہ سب مومنین مطیع اور فرمان بردار خدا کے ہین فرمان بردارون کی اطاعت
عین اطاعت خدا کی ہے حق تعالی فرماتا ہی **واتبع سبیل من اناب الی**
اس قول کو دیکھکر آپ کی عقل اور فہم رخصت ہوگئی **قولہ** صفحہ ۱۶ یہان سب
باتون سی کیا حاصل اور اوسپر دلیل کیا ہی **اقول** ان سب باتون سی حاصل
یہہ ہے کہ اگرچہ یہ لوگ بظاہر عامہ مومنین کو پیرو ایمہ اور اولیا کے جانتی ہین
لیکن واقع مین یہہ سب مطیع خدا کے ہین اسواسطے کہ جب مومنین پیرو صالحین
یعنے ایمہ اور اولیا کی ہوے اور وہ پیرو حضرت کی اور حضرت مطیع خدا کے
ہین تو سب مومنین مطیع خدا کے ہوی تو پس اسواسطے اللہ دوست مومنین کا
ہے اور یہہ امر تو بدیہی ہی اسپر دلیل کی کیا حاجت ہی مطیع مطیع کا مطیع ہوتا ہے
غلام کا غلام ہی غلام ہوا کرتا ہے شاید بوجہ غباوت کی یہہ ہی آپ پر نظری ہوگا
دوسری دلیل یہہ ہی **واتبع سبیل من اناب الی من اطاع الرسول
فقد اطاع اللہ** حضرت نی فرمایا **اتبعوا السواد الاعظم**
قولہ پیشتر خود ہی فرماتے ہین کہ اللہ سب مومنین کا دوست ہی یہہ بیان لکھتی
ہین ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پکار کر الی قولہ ان دونون مین کسقدر
تہافت اور بینونت شی ہین **اقول** جناب من حضرت مولانا کے کلام سمجھنی کو طبع
نقاد اور ذہن وقاد چاہئے آپ کو اسقدر مادہ نہین ہی کہ سمجھ سکین ۔ چہ داند
بوزنہ لذات ادرک ۔ مطلب یہہ ہی کہ اللہ دوست مسلمانون کا ہی اور آنحضرت
بہی دوست ہی اسمین کچہہ کلام نہین تو دستور ہی کہ پکارنا ایک دوست کا دوسرے

یہی معنی ہی اس آیتہ کریمہ کے ہین سو بعد بیان مظہر باطل کے یہہ فرمایا کہ اس
مظہر باطل کا بیان اس آیت مین ہے اور ترجمہ ایت کا تو نہین کیا جو کچھ آپنے
مولانا کی نسبت لکھا اوسکی مصداق آپ ہی ہوئے **قولہ** صفحہ ۹۰ قول بلا دلیل
قابل کو ذلیل کرتا ہی **اقول** دلیل اس قول کے کہ مظہر تبہم کا پکارنے والا
نہایہ مشرک ہی خود تقویت الایمان مین مذکور ہی یہہ قول بلا دلیل کیون ہی آپ کو خبر
معلوم کیسے انجان بے عقل ہین کہ قول مدلل کو بہی بے دلیل فرماتی ہین **قولہ** صفحہ ۹۰
یہہ غلط ہی اسلئے قول شرع مین صاف حکم ہی لاینبغی لاحد الخ **اقول** یہہ قول امام
ابو حنیفہ کا کس کس مقام پر لائی گا پہلے اسکو نفی توسل کے واسطے لائی اور اب یہہ
آپ ندا کے نفی کیواسطے لاتی ہین اور حالانکہ یہان پر معنی دعا کی طلب حاجت سے
ندا کی ندا کے معنی لیجے سے معنی عبارت کی مہمل ہوجاتی ہین اسواسطے جب کوئی زید کو
پکارتا ہی تو زید ہی کے نام سی پکارتا ہی عمر کے نام سی نہین پکارتا ہی **قولہ** صفحہ ۹۸
اور بیضاوی مین ہے ومن اضل ممن یدعو من دون اللہ من لا
یستجیب له الخ **اقول** یہہ تو آپ نی نصف آیت قران شریف کی
لکہدیا بیضاوی کا تو حرف بہی نہین ہے بیضاوی کیطرف نسبت کا کیا فایدہ
قران کی طرف نسبت کافی تہی شاید بیضاوی کی عبارت لکہنی کا ارادہ ہوا ہوگا
جب اوسکی عبارت خلاف مطلوب کے پایا پہر نہ لکہا فقط آیت لکہدیا اسواسطے
کہ بیضاوی مین یعنی آیت کے خلاف آپ کے مدعا کی لکہی ہین یعنے معنے یدعو کی عبادت کے
لکہتی ہین اور اوسمین کچہہ نزاع نہین اسواسطے عبادت بغیر اللہ کو ہم بہی شرک کہتے ہین
عبارت بیضاوی کی بعد آیت کی یہہ ہی انکار ان یکون احد اضل
من المشرکین حیث ترکوا عبادة السمیع المجیب القادر
الخبیر الی عبادة من لا یستجیب لھم لو سمع دعاءھم

اور اصنام کے ناجایز ہی قاعدہ اسکا یون کہنا چاہئے کہ دو وصف ایک چیز مین پائے
جاتے ہین تو اون دونون وصف کا باہم حمل ایک دوسری پر درست ہی جب
کہ کاتب اور ضاحک کہ انسان مین پائے جاتی ہین تو ضاحک اور کاتب کا حمل
ایک دوسرے پر درست ہی حال آپ کے معقولات کا معلوم ہوا کہ اب تک صغرے
اور کبری سی بہی واقف نہین **قولہ** صفحہ ۹۷ جیسی کاتب ضاحک انسان مین شریک
ہین تو آپس مین حمل ہوگا **اقول** جیسا آپ کا قاعدہ غلط ہی ویسا ہی یہہ
مثال بہی محض غلط ہی آپ نے قاعدہ لکہا ہی کہ دو چیزین ایک وصف مین متحد ہوتی
ہین تو باہم حمل صحیح ہوتا ہے تو کاتب اور ضاحک دو چیز یعنے دو ذات
ہوتین اور انسان وصف ہوا آپ ایسے انجان بے عقل ہین کہ ذات اور
وصف مین فرق نہین کرتے پس منظر باطل آپ ہوئی **قولہ** صفحہ ۹۷ اپنی کو
آپ کس منظر مین قایم کرتے ہین سوائی شق ثانی کے اول مین گنجایش نہین ہے
اقول انجان بے عقل ہن کے شق ثانی بالکل آپنے لی لیا اب مولانا کی
گنجایش سوائی شق اول کے کہان ہے پس مولانا منظر فیوض اور عون کے
ہوئی اور جو کچہہ آپ نی بہ نسبت مولانا کے لکہا تہا وہ سب آپ پر اولٹ پڑا
عجب کرامت مولانا کی ہی کہ جو تیر آپ مولانا پر چلاتے ہین اوسکی ہوا مولانا
تک نہین پہونچتی کہ اوس تیر کے نشانہ آپ ہی بن جاتے ہین من حفر
بیرالاخیہ فقد وقع فیہ **قولہ** صفحہ ۹۷ آسمان کے گر پڑنے اور
زمین کے پہٹ جانے کا مقام ہی کہ آیتہ کریمہ کا ترجمہ بطور حصر کیا یہہ طور آپ نی اپنی
رائے سے لکہا **اقول** فی الواقع آسمان کے گرنی اور زمین کی پہٹ جانے کا مقام
ہی کہ آپ مولانا پر تہمت باندہتی ہین اور لکہتی ہین کہ آیتہ کریمہ کا ترجمہ بطور حصر کیا
حالانکہ مولانا نے اس مقام مین کہان ترجمہ آیت کا کیا ہے فرمایی اور یہہ جو فرمایا

آپ نی حدیث کی نقل نہین کیا آپ کی فہم کا کیا اعتبار ہی دوسری یہہ کہ ہمکو غسل
اوس التحیات پر واجب ہی جو حضرت عبد اللہ ابن مسعود سی امام ابو حنیفہ کو پہونچا
اور امام نے اوسکو قبول کیا **قولہ** صفہ ۹۹ پس یہہ پکارنا زندون کا ٹھہرا جسطرح
ابادی مین کسیکا جانور چھوٹ جاتا ہی الخ **اقول** جب کسی آدمی کا جانور چھوٹ
جاتا ہے تو وہ کہتا ہی یا عباد اللہ اعینونی تب وہ بندی اوس جانور کو
روک لیتی ہین اور آپ نے اس استعانت کو جایز رکھا ہی بوجہ اوسکے کہ چند
عباد وہ ملائکہ یا ابدال یا جنات مسلمان ہون مقرر ہین اور وہ زندہ ہین تو یہہ
استعانت اور پکارنا زندون کا ٹھہرا پس جب آپ نی ان بندون کا پکارنا کہ محسوس
نہین ہین اور اوس مقام مین ہونے کا یقین کلی ہی نہین ہے تسلیم کیا تو آپ اس
امر کو کہ اگر کسی زایر نے قبر میت پر کہ وہان روح کا حاضر ہونا بموجب تحریر
شاہ عبد العزیز کے رسالہ روح مین ثابت ہی پکارا تو کیون تسلیم نہین کرتے
کہ روح تو زندہ ہے جسم البتہ میت ہی اور اسیطرح نداء انبیاء کو کہ اونکی حیات
دنیاوی بموجب تحریر شیخ عبد الحق کے حدیث سے ثابت ہی کیون نہین جایز رکھتے
یہہ ہی تو پکارنا زندون کا ہوا پا آپ کو فقط انبیا اور اولیا سے عداوت ہی کہ جال
غیب کو زندہ اور حاضر تسلیم کرتے ہین اور انبیا اور ارواح کے حیات کو نہین قبول
کرتے **قولہ** صفہ ۹۹ کیون کہ اسمین مردہ اور زندہ کی تخصیص کے حالانکہ یہہ تخصیص
کہین ثابت نہین ہی یہہ مضمون فقط آپ کا اختراع ہے ایجاد بندہ مگر گندہ و
پراگندہ اور آپ کی بڑی دلیل درباب امتناع نداکے آیات قرانی ہین کہ جسمین
یدعو یا تدعون کے لفظ ہین اور آپ اور آپ کی امام اوسکو تفسیر بالراے کرکی
معنی نداکے ٹھہراتے ہین سو تفاسیر معتبرہ نے آپ کے اس معنی نداء کو غلط کردیا
اور اوسکے معنی عبادت کی لئے اور احادیث سی خود ندا ثابت ہی جیسا اوپر ہم نے

فضلا ان یعلم سرایرهم ویراعی مصالحهم انتہی اور تفسیر جلالین میں معنی یدعو کے یعبد کے لکہتے ہین اور من لایستجیب سے مراد اصنام ہین +

قولہ صفحہ ۹۹ اکثر دلایل اس بحث کی سابق مذکور ہوئے **اقول** اکثر کا کیا ذکر ہے ایک دلیل بہی قوی آپ نے نہیں لکہا اور جو ذکر کیا اوسکا جواب شافی پایا +

قولہ صفحہ ۹۹ اور اصل مین یہہ حکایت ہی معاملہ معراج کے الخ **اقول** التحیات کو نماز مین بطور حکایت کی اور اخبار کے نہ پڑہا چاہیے بلکہ بطریق انشا کے پڑہنا چاہیے کہ [illegible] خدا کی ثنا کرتا ہی اور سلام بہیجتا ہی آنحضرت پر اور اپنی نفس پر اور اولیا آنحضرت پر جیسا کہ در المختار مین ہی ویقصد بالفاظ التشہد معانیہا مرادۃ له [illegible] علی وجه الانشاء کانه یحیی الله تعالی ویسلم علی نبیه وعلی نفسه واولیاءه لا الاخبار عن ذلك ذکرہ [illegible] المجتبی وظاهره ان ضمیر علینا للحاضرین لاحکایة سلام الله تعالی وكان علیه الصلوة والسلام یقول [illegible] انی رسول الله وفی رد المختار قوله لا الاخبار عن ذلك ای لا یقصد الاخبار والحکایة عما وقع فی المعراج [illegible] صلی الله علیه وسلم ومن ربه سبحانه ومن الملائکة علیهم السلام وتمام بیان القصة مع شرح الفاظ التشهد فی الامداد فراجعه انتہی فارتفع النزاع وثبت مطلوبنا فافهم ولا تغفل حتی یاتیک الیقین معلوم ہوتا ہی کہ اب تک آپ تحقیق مضمون التحیات سے غافل ہین اب بعد تنبیہ کے میرے حق مین دعا کیجیے اور شکر خدا کا ادا کیجیے **قولہ** ۹۹ صحیح بخاری وغیرہ مین موجود ہی کہ بعد وفات آنحضرت صلعم کی صحابہ کرام نے بجای السلام علیک ایہا النبی کے السلام علی النبی پڑہنا شروع کیا **اقول** اول تو

بالغیر لکھا ہی یہہ سب آپ اپنی طرف سی بناتی ہین اور قرینہ لگاتی ہین تحریف
معنوی اسیکا نام ہی جب آپ لوگ قران مجید مین تحریف معنوی کرتے ہین
یعنی دعاکے معنی عبادت کی ہین اوسکو معنی ندا لیتی ہین باوجود فرق کرنی کے
درمیان شرک مشرکین اور شرک خفی مسلمانون کے بہر مسلمانون کو تحت آیت
مشرکین کے داخل کرتے ہین تو شاہ صاحب کی کلام مین تحریف کیا دشوار ہی
اگر آیت انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کی مانع
نہوتے تو آپ لوگ تحریف لفظی مین بہی قصور نکرتے **قولہ** صفحہ ۱۰۱ حضرت مین آگے
پوچہنے والون کو یکسان کہا ہی نہ انکو الخ **اقول** جناب من اونکی پوچہنے
والون کو یکسان کہنا کب درست ہی اسواسطے اگر اونکو باعتبار ذات کے
یکسان کہا تو محض غلط ہی اسواسطے کہ مسلمان مصدق اور مقر توحید اور رسالت
کی ہین جہالت اور شامت نفس سی معصیت مین اور حرام مین مبتلا ہو جاتے ہین
اور مشرکین مقر توحید اور رسالت کی نہین ہین یہہ دونون کہان برابر ہین اور
اگر باعتبار انکے فعل کے یکسان کہا تو بہی نا جایز ہی جیسا آپ نی خود اوپر نقل کیا
ہی قول امام راغب کا شرک الانسان فی الدین ضربان
احدھما الشرک العظیم وھو اثبات الشریک باللہ
عز وجل یقال اشرک فلان باللہ وذلک اعظم کفر والثانی
الشرک الصغیر وھو مراعاۃ غیر اللہ معہ فی بعض
الامور وذلک کالریاء والنفاق المشار الیہ بقولہ
عز وجل وجعلا لہ شرکاء فیما آتاھما فتعالی اللہ
عما یشرکون **قولہ** صفحہ ۱۰۲ گورستون اور پیر پرستون نی غیر اللہ کو
ایسی سمجہہ رکہا ہی جسمین خدا کی اہانت ہی الخ **اقول** فی الواقع جیسا حال

بیان کیا اب آپ کی پاس امتناع ندامین سوائے اسکے ع کہ رگہا اگر دان بحث قوی +
کوئی دلیل نہین ہے **قولہ** صفہ ۹۹ مخالفت شیخ کی جمہور علما خصوصًا حضرت امام اعظم
رحمتہ اللہ علیہ کے ساتہہ اقوال مذکورہ بالا سے بخوبی ثابت پس لایق اعتبار نہین +
اقول حضرت سلامت جو آپ بار بار در باب منع ندا کے عبارت درمختار کی لاتے
ہین پس وہان مراد دعا ہی ندا نہین ہے کہ معنی مہمل ہوجاتے ہین بلکہ معنی طلب حاجت
کے ہین پس فرمانا شیخ عبد الحق محدث دہلوی کا کہ حنفی ہین بسر وچشم قابل اعتبار ہی
آپ کے نزدیک تو سوای تقویت الایمان کی کسی کا قول قابل اعتبار کے نہین ہے
شیخ کی کیا خصوصیت ہی **قولہ** صفہ ۱۰۰ یون کہنا چاہئی کہ ندا مع العبادۃ ہو **اقول**
ہان بوجہ تقسیم ندا کے یہی کہنا چاہئی تہا لیکن بوجہ شرف عبادۃ کی اسکو لفظا مقدم
کیا ہے **قولہ** صفہ ۱۰۰ اکسی مشروع کیا آپ نی یا کسی مجتہد نے یا شارع نے ++
اقول شارع نے شروع کیا جیسا گذر گیا اللھم انی اسئلك و
اتوجہ الیك بنبیك محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی
اتوجہ بك الی آخر حدیث فتذکر **قولہ** صفہ ۱۰۰ انحضرت
تو یہہ فرماتے ہین اذا استعنت فاستعن باللہ **اقول** اس
حدیث سی استعانت باللہ ثابت ہوی نفی استعانت بالغیر نہین ثابت ہوتی
اسواسطے کہ آپ نی اگر علم اصول کچہہ پڑہا ہوگا تو جانتی ہونگے کہ مفہوم مخالف
معتبر نہین ہوتا اسواسطے نفی استعانت بالغیر خصوصًا استعانت بالاموات کی
واسطے دلیل دوسری چاہئی اس حدیث سی آپ کا مطلب حاصل نہین ہوتا
قولہ صفہ ۱۰۱ حضرت سلامت جناب شاہ صاحب نے اوس استعانت کو لکہا
ہی جو دنیا مین فیما بین زندگان جاری ہی الخ **اقول** شاہ عبد العزیز
صاحب کی عبارتین کہین کہی زندون اور مردون کا ذکر نہیں ہے مطلق استعانت

اسما کی خواص اور فواید لکھی ہین بعض اسمار کے پڑہنی کی برکت سی حق تعالی بلا دفع
کرتا ہی بعضے کی پڑہنی سی غم والم اور بعض کی پڑہنے سی مشکلات دفع ہوتی ہین بعضو کے
پڑہنی سے حق تعالی حاجت روا کرتا ہی اسیطرح بہت فواید لکھی ہین اور نسبت دفع
بلیات اور غم اور الم کی طرف اسما کی مجازی ہی بوجہ سبب واقع ہونے ان اسما
کے اور دافع بلا اور حلال حقیقی حق تعالی ہی اور نسبت ان افعال کے طرف غیر
اللہ کے مجازاً جایز ہے لیکن نسبت ایسی افعال کے طرف اسباب کے عالم کی لئے
جایز ہی کہ وہ معنی حقیقت اور مجاز کی جانتے ہین جاہل کے واسطے نہین ہی کہ وہ
معنی حقیقی مراد لیتا ہی جیسا مطول وغیرہ مین لکہا ہی کہ اگر انبت الربیع البقل
یعنی جایا ربیع نے ساگ کو عالم کہے تو جایز ہوگا کہ وہ اسکے معنی مجازی لیتا ہے
اور اگر جاہل یہہ کلام کہے تو کافر ہو جاویگا تو اسیطرح اگر ہم لوگ نسبت دفع بلا
وغیرہ کے طرف اسمار حضرت کی کرین تو جایز ہے کہ یہہ نسبت مجازاً کرینگے
حقیقت اور کو جانتی ہین اور اگر آپ لوگ ان افعال کے نسبت غیر اللہ کے
طرف کہینگا تو بیشک شرک ہو جائیگا اسواسطے کہ آپ لوگ حقیقت اور مجاز
نہین سمجہتے ہین ؎ ہر چہ پیش علتے علت شود کفر گیرد کاملی ملت شود +
قولہ صفحہ ۱۰۳ اسیطرح ان اللہ مع المحسنین مین صغری کبری لگا کر
اللہ جل جلالہ کو بہی معاذ اللہ ساتہہ ساتہہ پہرا دی **اقول** ہماری ساتہہ ساتہہ
پہرانی کی کیا حاجت ہی جو آپ کا مطلب ہی وہ حق تعالے آپ خود فرماتا ہے
وهو معكم اينما كنتم یعنی وہ ساتہہ تمہاری ہی جہان ہو تم **قولہ**
صفحہ ۱۰۳ اتنی خبر نہین انا ارسلناک رحمۃ للعالمین مین رحمۃ مفعول لہ
واقع ہوا ہی فعل ارسال کا نہ مفعول ثانی الخ **اقول** آپ غلط کہتے ہین کہ مفعول لہ
واقع ہوا ہی بلکہ ہم کہتے ہین کہ مفعول ثانی واقع ہی مفعول ثانی واقع ہونی سے

گور پرستون اور پیر پرستون کا ہے اوس سے بتر حال اون لوگون کا ہی جو لوگ
کہ انبیا اور اولیا اور بت اور اصنام کی تعظیم کو یکسان کہتی ہین اور مشرکون
اور مومنون کو برابر جانتی ہین اور جو بڑا سے بڑا ہو خدا کے نزدیک چار کی برابری
اور چار وسلسلہ خاندان طریقت قادریہ نقشبندیہ چشتیہ سہروردیہ کو برابر روافض
خوارج اور جبریہ اور قدریہ وغیرہ کی سمجھتا ہی یعنی اولیاء اللہ اور اعدا اہل اہوا
اور بدعت کو برابر کہتا ہی **قولہ** صفحہ ۱۰۳ صاحب تقویت الایمان کی غرض ثانی
قسم ہی جو تصدیق کے ساتھ مجتمع ہوتا اور حکم اوسکا خلود نار نہین ہی **اقول**
اگر یہہ مراد صاحب تقویت الایمان کی ہی تو پیر اولیا انبیا سی اعتقاد رکھنے والی
اور بہوت اور پری سی اعتقاد رکھنے والے کو کیون برابر کیا چنانچہ عبارت تقویۃ
الایمان کی یہہ ہی اسکو اشراک فی العلم کہتے ہین یعنی اللہ کا سا علم اور کو ثابت
کرنا سو اس عقیدے سی آدمی البتہ مشرک ہوتا ہی خواہ یہہ عقیدہ اولیاء انبیا سی رکھے
خواہ پیر اور شہید سی خواہ امام زادے سی خواہ بہوت پری سی پہر خواہ یون سمجھے
کہ یہہ بات اونکو اپنی ذات سی ہی خواہ اللہ کی دینی سی غرض اس عقیدے سے
ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہی انتہی اگر صاحب تقویۃ الایمان دونون شرک
اور کفر مین فرق کرتے تو کیون ازالۃ الشکوک کی تالیف کی نوبت پہونچتی یہہ تو
آپ بات بناتے ہین اور اوس پر بھی ثابت قدم نہین رہتی **قولہ** صفحہ ۱۰۳ دافع غم
والم رافع بلیات وحلال مشکلات خدا تعالی ہی اور بس دوسرے مین ان صفات
سمجھنا اوسکو شرک کہتی ہین **اقول** اکثر اعتراضات آپ کی بوجہ لاعلمی کے
ہی اسواسطے کہ میزان اور منشعب پڑھنی کی بعد سیانچی گری کرنے لگی کتابین دیکھنے
کی نوبت نہ پہونچی ایک رسالہ مولوی میر محمد عباس نے درباب معنی اور خواص اسما
حسنی اور اسما نبی صلعم کی کتابون معتبر سے انتخاب کر کے لکہا ہے اوسمین حضرت کے

صفحہ ۱۰۴ اب اونسے پوچھنا چاہئے کہ یہہ آیہ کریمہ یا اہل الکتاب لا تغلوا الخ
تو یہود اور نصاری کے حق مین وارد ہوی ہے ایسے قولہ پہر دوسرون کو اس
آیت کے تحت مین کیونکر مندرج کرتے ہین الخ **اقول** داخل کرنا دوسرونکو
تحت آیہ یا اہل الکتاب کے بطریق الزام کے اور موافق آپ لوگون کی مذہب
کے ہی کہ جب آپ لوگ مسلمانون کو تحت اوس آیت کو کہ مشرکین کے حق مین
نازل ہوی ہے داخل کرتے ہین تو آپ لوگ بسبب غلو فی الدین کے تحت اس
آیت کے بہی داخل ہوی ورنہ یہہ ہمارا قول اور مذہب نہین ہے ہم تو کفر اور
شرک مشرکین اور معصیت مومنین مین فرق کرتے ہین **قولہ** صفحہ ۱۰۵ ابہی آپ لکہ
آی ہین کہ کسی کو سوای خدای عالم کے حاضر اور ناظر سمجہنا شرک ہی **اقول**
جناب عالی آپ کی کیسی سمجہ ہے خدا اپنی ہوش کا علاج کیجئے اور اپنی عقل
کے ناخن تراش ڈالئے مولانا نے اس مقام پر حضرت کے حاضر و ناظر سمجہنے کا ذکر
کہان فرمایا بلکہ حضرت کی تصور کرنیکا اور آپکی نامون کے تصور کرنے کو عند
الذکر لکہا ہے حاضر و ناظر سمجہنا اور چیز ہی اور صورت کا اور نامون کا تصور کرنا
اور خیال مین لانا امر آخر ہے دونون مین بڑا فرق ہی **قولہ** صفحہ الجواب الجواب
ہی اوس محل مین سنایا جائیگا فانتظر **اقول** جو جواب ہی اوسکا پیش کردیا
جائیگا فانتظر **قولہ** صفحہ اگر آپ دلیل چاہتے ہین تو سنئے فرمایا اللہ جل جلالہ نے
ما خلقت الجن والانس الخ **اقول** دلیل اس جملہ کے کہ
چہوٹا ہو یا بڑا اللہ کی شان کے آگی چمار سی ہی ذلیل ہے مطلوب ہی اور آپ دلایل
عبادت اور بندگی خدا کے پیش کرتے ہین سوا اسکے دیگر جواب دیگر **قولہ** تفسیر
بیضاوی مین ہی **السجود فی الاصل تذلل** یعنی سجدہ کرنا اصل
مین عاجزی کرنا ہے **اقول** آپ نی تذلل کا ترجمہ عاجزی کرنا کہان سی کہا

کون مانع ہے اسواسطے کہ مفعول ثانی مین زیادہ مدح حضرت کی ہی یعنی حق تعالی نے
آپ کو رحمت مجسم بنایا ہی اور ایسا کلام بطریق مبالغہ کے مجاز عقلی ہی جیسا زید عدل مین
واقع ہے اور اس تحقیق سے اعتراض عرض اور جوہر کا بھی دفع ہو گیا غرض تو یہ ہے
کہ آپ کو ایسی بھی گناہ اور ایسی بات کہنا کہ جس مین تنقیص شان انبیا اور اولیا
کے ہو **قوله** صفحہ ۱۰۲ اور آنحضرت بقول آپ کی ہر شخص کے قریب ہوی تو حاضر
ناظر ہوے **اقول** سبحان اللہ یہ خوب سمجھی آپ نے گر نہی یہ کہان سے ظاہر ہوا ہے
کہ جو قریب ہو وہ حاضر ناظر بھی ہو اسواسطے کہ قریب کے کئی معنی ہین جو رشتہ مین
قریب ہو اوسکو بھی قریب بولتے ہین مسافت مین جو کے قریب کو بھی قریب کہتے
ہین جو زمانہ مین قریب ہو اوسکو بھی قریب کہتی ہین علم مین جو قریب ہو اوسکو
بھی قریب کہتی ہین انسان کبھی از روی محبت اور شفقت کی قریب ہوتا ہی کبھی از
روی ذات اور حسب اور نسب کی قریب ہوتا ہی کبھی از روی صفات کی قریب
ہوتا ہی تو آپ نے یہی قریب کے باعتبار مسافت کی سمجھے ہین اسواسطے اوس سے
حاضر اور ناظر ہونا ثابت کیا حالانکہ یہہ فہم آپ کی غلط ہی حضرت ہم لوگون سی از روی
شفقت اور محبت کی قریب ہین اور از روی علم کے قریب ہین حضرت نی فرمایا
علمت علم الاولین والاخرین دوسری یہہ کہ ملائکہ سیاحین ہماری
طرف سے صلوۃ اور سلام حضرت کی حضور مین پہونچاتے ہین جیسا کہ مایۂ مسائل مین ہے
اگر نبی بانداخواہد شود برای ایصال صلوۃ و سلام ظاہر اجرا است بدو جہت یکے
آنکہ در حدیث شریف وارد است کہ ملائکہ از طرف حق تعالے مقرر اند بر کہ بنبی
صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ یا سلام می فرستد ملائکہ نزد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میرسانند
دوم آنکہ در التحیات خطاب برای رسانیدن سلام وارد شدہ پس بنا بر این اگر
کسی یا رسول اللہ بگوید برای رسانیدن درود یا سلام جایز است انتہی **قوله**

بیان اقسام قرب

اللہ کی شان کی آگے ایک سنگریزہ یا خس ہے دلیل پر ہذا قول لا یعنی بہ یقابل
قولہ صفحہ آپ سی پوچھتا ہون یہہ کس کتاب کی حدیث ہی راوی کون ہی الخ **اقول**
مواہب لدنیہ مین لکھا ہے لولاک لما خلقت الدنیا اور مدارج النبوۃ مین لکہا ہے
لولاک لما خلقت الکونین اس حدیث کی معنی ہین لولاک لما خلقت الافلاک
ہیے ہی اسواسطے کہ کونین مین افلاک بہی داخل ہین ــــہ اگر ہوشمندی بمعنی گراے
کہ معنی زصورت بازنجاے ــ **قولہ** صفحہ تونتری خوب لگایا ادب نبوت کا
دریا بہا **اقول** مولوی عبدالقادر صاحب نی بہی اسیطور پر ترجمہ کیا ہے سو البتہ
پہیرینگے تجکو جس قبلہ کیطرف تو راضی ہو تو اور تجکو کا دریا بہا یا ہی **قولہ**
صفحہ پہلی حدیث کا حال تو آپ نی سن لیا اب اسکی کیفیت سنی **اقول**
پہلی ہی عرض کرچکا کہ یہہ حدیث اول ما خلق اللہ نوری کو شیخ عبدالحق
محدث دہلوی نے مدارج النبوۃ مین لکہا ہے جب ایسی محدث نی اس حدیث کو
اپنی کتاب مین لکہا ہی پس اگر مولانا نے لکہا تو ان پر کیا اعتراض ہی **قولہ**
صفحہ جناب عالی اگر علم حدیث کے کوچہ مین گذر بہی نہین ہوا تھا الخ **اقول**
بالفرض والتسلیم اگر ایک حدیث مین غلطی ہونے سی علمیت جاتی ہی تو جا سترہ
محدثین طبقہ ثالثہ اور رابعہ کے کہ جنکی کتابون مین احادیث موضوعہ موجود ہین
کوئی محدث نہ ٹہرین حالانکہ اونکی تبحر اور علم مین کلام نہین ہے کہ غلطی
نہین دلیل علمیت کی ہے اسوجہ سی کہ غلطی کسی علم مین [illegible]
ہوتی ہے کہ اوس مین دخل رکہتا ہی اور جو شخص کہ محض جاہل اور نا واقف ہے
اوس سی غلطی کیا ہوگی جو سوار ہوتا ہی وہی گرتا ہی اور جسکے گہوڑا نہین ہے [illegible]
نہین کرسکتا وہ کیا کریگا **قولہ** صفحہ حضرت سلاسنہ مین آپ کی [illegible] کو حافظ
علیم جانتا ہون **اقول** سبحان اللہ مولانا جو دعا کرتے ہین کہ حق تعالیٰ [illegible]

حالانکہ دونون مین فرق ہے تذلل اور ذلت بمقابلہ عزت کے ہی اور عاجزی
بمقابلہ قدرت کی بولا جاتا ہی **قولہ** ایک بادشاہ کو ملک سی دوسری کے ملک مین جا ہی
اقول اگر وہ بادشاہ ہفت اقلیم کا ہو تو وہ بیچارہ کہان جائیگا تو شاید آسمان پر
چڑھ جائیگا **قولہ** صفحہ ١٠٦ آپ کی کمال جرأت ہی کہ ایسی محل مین خاص آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو مصداق ٹھرایا الخ **اقول** مصداق اپنی کلام کا حضرت کو تو خود
آپ کے امام نی ٹھرایا کہ مخلوقات مین بڑی آنحضرت صلعم ہین آنحضرت سی بڑہ کر
کوئی نہین ہے سرور کائنات اشرف المخلوقات سید الکونین حضرت کی شان
ہے ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر + **قولہ** صفحہ ١٠٦ لیکن صراحۃ
نام لینا اور اس کلام کا مصداق ٹھرانا بڑی دلیری کی بات ہی **اقول** دلیری
تو آپ کے امام نے کی ہی کہ اونہون نی بالکنایہ آنحضرت کی بہ نسبت بیان کی
ہی والکنایۃ ابلغ من الصریح **مصرعہ** ای باد صبا اینہمہ آوردۂ تست
قولہ صفحہ ١٠١ خدا تعالی ہر بندہ کا ہر فعل کا خالق ہی مثلا زنا وغیرہ کا بہ تصریح
خالق کہو تو کفر ہی **اقول** آپ نی یہ مسئلہ کس کتاب مین دیکھا ہی کوئی سند ہی
یا نری بافی جمع خرچ ہے حالانکہ شرح عقاید نسفی مین ہے اللہ تعالی خالق افعال
العباد من الکفر والایمان والطاعۃ والعصیان اور
ظاہر ہی کہ زنا وغیرہ عصیان مین داخل ہی زنا وغیرہ کا خالق اگر خدا کو نکہین گے
تو شاید آپ کے نزدیک ایسے افعال کا خالق اہرمن کو کہین گے **قولہ** صفحہ ١٠٦
صاف متبادر ہوتا ہی کہ بڑائی و چھوٹائی باعتبار جثہ کے مراد ہی جیسے آسمان زمین
پہاڑ الخ **اقول** اب اپنی امام کی غلطی اور لغزش کے تاویل خوب کرتے ہین
لیکن کچھہ بن نہین پڑتی بہلا آسمان اور زمین اور پہاڑ کو کہ غیر ذی روح ہین
چمار سے جو نی سو کیا مناسبت اگر بڑائی جثہ مین مراد ہوتی تو یون فرماتی کہ بڑا ہو یا چھوٹا

داخل کرتے ہین **قولہ** صفحہ ۱۰۹ وسیلہ کی ناجایز ہونے کا حال معلوم ہوچکا لاینبغی لاحد ان یدعو اللہ الا بہ **اقول** اس عبارت سی عدم جواز توسل کا نہین مفہوم ہوتا اسواسطے کہ ینبغی کا کلمہ وجوب کے واسطے آتا ہی اور نفی وجوب سے نفی جواز کی نہین ہوتے اور فتاوی عالمگیری مین توسل کو جایز رکہا عبارت اوسکی یہہ ہی ویجوز ان یقول فی الدعاء بدعوۃ نبیک ھکذا فی الخلاصۃ اور مسلمانون کو حکم ہے کہ حضرت کے وسیلہ ہونیکے واسطے یہہ دعا کرین ؎ اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ آت محمد ن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمود الذی وعدتہ اور تابوت سکینہ کو جسکا ذکر قران مجید مین ہی بنی اسرائیل واسطے فتح کے دشمن پر وسیلہ گردانتی تہی اور اوسکے توسل سے طلب فتح کرتے تہی فی تفسیر الجلالین وقال لھم نبیھم لما طلبوا منہ آیۃ علی ملکہ ان آیۃ ملکہ ان یاتیکم التابوت الصندوق کان فیہ صور الانبیاء انزلہ اللہ تعالی علی آدم واستمر الیہ نغلبتھم العمالقۃ علیہ واخذوہ وکانو یستفتحون بہ علی عدوھم ویقدمون فی القتال ویسکنون الیہ وفی البیضاوی قیل رفعہ اللہ بعد موسی فنزلت بہ الملائکۃ وھم ینظرون الیہ وقیل کان بعدہ مع انبیائھم یستفتحون بہ حتی افسدوا انتہی ؎ اور اگر اصول فقہ پڑہا ہوگا تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جو احکام انبیاء سابقین کے قران اور حدیث مین بدون نسخ اور قرینہ نسخ کے آتی ہین وہ اس امت مین بہی موجود ہین اب آپ غور کرین کہ توسل ایک صندوق کے ساتھہ کہ جسمین

توفیق دی کہ امتیاز معنی شرک اور توحید مین کرین اسکو آپ مغالطہ ٹہراتے ہین
تو آپ کا کیا مطلب ہی کہ معنی شرک اور توحید مین امتیاز نہو شرک اور توحید
سب یکسان غلط اور ملط رہی آپ کو عجب عناد حق ہے کہ جو دعا احقاق حق کے
کی جاتی ہی اوس ہی آپ ناخوش ہوتے ہین اور مغالطہ تبلاتے ہین **قولہ** صفحہ ۱۰۸
خدا کی شان کو پردہ کتمان مین اپ ٹہراوین **اقول** اگر یہہ کہا کہ خدا کی شان
پردہ کتمان مین تہے تو اسمین کیا بے ادبی ہی کتمان اور غیب کی معنی امر پوشیدہ کی
ہین کہ جو عالم شہادۃ اور ظہور مین نہین ہی عالم الغیب والشہادۃ صفت باریتعالی
کی ہی دو عالم ہین ایک غیب ایک شہادۃ جو امر کہ عیان اور ظاہر ہوجاتا ہے عالم
شہادۃ ہے اور جو امر ابہی ظہور مین نہین ایا وہ غیب ہی اور اضافت پردہ کی طرف
کتمان یا غیب کی اضافت مشبہ بہ کی طرف مشبہ کی ہے اور یہہ جایز ہی کتب معانی اور
بیان مین دیکہا چاہئے شان کے معنی کام اور امر کے ہین یعنی امر اوسکا عالم غیب مین
تہا ظاہر نہین ہوا تہا جتنی امور ہین سب عالم غیب مین ہین جیسا مرنا جینا کہانا پینا پیدا
ہونا پہر سب موافق اوس کی حکم کے روزبروز ظاہر ہوتے ہین **قولہ** صفحہ ۱۰۹ اس سی معلوم ہوا
کہ آپ کو بہی تسلیم ہی کہ حاضر و ناظر جانے وہ مسلمان نہین اسے قولہ کہ انحضرت سب کی
سے قریب ہین بعید نہین الخ **اقول** مین پہلی ہی عرض کرچکا کہ قریب ہونے کے
واسطے حاضر و ناظر ہونا ضرور نہین ہی انحضرت باعتبار علم کے اور باعتبار شفقت اور محبت
کے قریب ہین اور باعتبار افاضہ انوار فیضان کے قریب ہین جیسا کہ افتاب ہی باوجود
بعد کے بوجہ افاضہ انوار اور روشنی کے سبب سے قریب ہی اس قریب سے
شرک اور کفر جو اپ کا مطلوب ہی نہین لازم آتا ہی **قولہ** صفحہ ۱۰۹ فیما بین جہگڑا کیا رہا کسی
شخص کو ہم بہی مشرک اور آپ بہی الخ **اقول** اسمین تو جہگڑا نہین ہے لیکن
اسمین جہگڑا رہا کہ اکثر مسلمان کو ہم نہین مشرک کہتی ہین اور وہ اونکو مشرکون مین

حاشیہ شرح المنہج کی واسطے داودی رحمۃ اللہ کی تمام ہوا ترجمہ اس عبارت سے
ندا اور توسل اور استغاثہ اور تصرف اور فاتحہ سب ثابت ہوا اب تسلیم
بھی توسوای بے انصافی کے کیا متصور ہوگا **قولہ** صفہ ۱۰۹ حضرت صلعم نے فرمایا
الدعاء هو العبادة ثم قرء وقال ربکم ادعونی استجب
لکم رواه احمد **اقول** اس حدیث اور آیت لانی کی اما ضرورت
تھی کوئی شخص دعا انبیا اور اولیا سے نہین کرتا بلکہ دعا خدا سے کرتا ہے انبیا
اور اولیا کے توسل سے آپ تو توسل اور دعا مین بھی فرق نہین کرتے جواب
الجواب کیا لکھی ہین **قولہ** صفہ ۱۱۱ ان حدیثون سے صاف ظاہر ہے کہ ہر
چیز کو خدا تعالے ہی سی مانگی **اقول** جناب عالی مطلب حدیث کا یہ ہے
کہ چھوٹی حقیر چیز مانگنے مین خدا سی عار نکرے اسواسطے اصل دینے والا بڑی اور
چھوٹی چیز کا وہی خدا ہے یہانتک کہ جوتی کا تسمہ بھی خدا سی مانگی یہ مراد نہین ہے
کہ کوئی چیز سوا خدا کے کسی سے نہ مانگی کیا آپ اپنی گھر مین کھانا پانی اپنی زندگی
یا غارسی نہین مانگتے اور شاگردون سی نہین کہتے کہ کتاب اٹھا دو آپ کی
فہم مین کیسے پتھر پڑی ہین خدا خیر کرے اگر یہ ہی حال ہے تو سب مسلمانون کو آپ
مشرک بنا دینگے **قولہ** صفہ ۱۱۱ سمجھ فرمائیگا مولوی صاحب کہ حکم تعظیم کا ہے
یا توہین کا **اقول** اس آیت مذکورہ مین حکم بخشوانے حضرت کا ثابت ہوا
اور اس سے تعظیم حضرت کی ثابت ہوئی ہے **قولہ** صفہ ۱۱۱ لاریب فیہ کلام تو حاجت
مانگنی مین ہے سو ثابت نہین ہے **اقول** اگر آپ حضرت کے توسل کی قائل
ہوئے تو ہم اوس حاجت کو کہ خاص خدا سی مانگی جاتی ہے باستقلال حضرت سے
مانگنے کو کب ثابت کرتے ہین جیسے کوئی حضرت سے روزی یا فرزند یا شفا یا زندہ کرنا
یا مارنا باستقلال طلب کرے کہ یا حضرت بیٹا دیجیے یا روزی دیجیے اسکے اثبات کرنے

تبرکات انبیا کے سبب جایز ہو اور ثابت قران سے ہو اور خاص انبیا کے ساتھ توسل نہ جایز ہو حالانکہ توسل مین نہ ندا ہے نہ طلب حاجت ہی بلکہ طلب حاجت خدا سے ہی توسل اور بوجاہت ان بزرگون کے آپ کیسے وہابی غالی فاسد العقیدہ ہین کہ جو امر قران اور حدیث سے ثابت ہی اور جمہور اوسپر متفق ہین اوسکو بہی نہین تسلیم کرتے رد المختار حاشیہ در المختار کی ہنیہ مین باب اللقطہ کے اخیر مین لکہا ہی +

قال الزیادی ان الانسان اذا ضاع له شی و اراد ان یرده الله سبحانه علیه فلیقف علی مکان عال مستقبل القبله و یقرء الفاتحة و یهدی ثوابها للنبی صلی الله علیه و سلم ثم یهدی ثواب ذلک لسیدی احمد بن علوان و یقول یا سیدی احمد یا ابن علوان ان لم ترد علی ضالتی و الا نزعتک من دیوان الاولیاء فان الله تعالی یرد علی من قال ذلک ضالته ببرکته اجهوری مع زیادة کذا فی حاشیه شرح المنهج للداؤدی رحمه الله منه

ترجمہ ثابت کیا زیادی نے تحقیق انسان جسوقت گم ہو جای اوسکی کوی چیز اور ارادہ کرے یہہ کہ پہیر دی اوسکو خدا ی پاک پس چاہئے کہ کہڑا ہو اوپر مکان بلند کے سامنے قبلہ کے اور پڑہے فاتحہ اور ہدیہ کری ثواب اوسکا واسطے نبی صلعم کے پہر ہدیہ کری ثواب اوسکا واسطے سیدی احمد بن علوان کے اور کہے یا سیدی احمد یا ابن علوان اگر نہ پہیروگی مجہہ پر میری چیز گم ہوی کو اور نہین تو مین نکال کرونگا اپکو دیوان اولیا سے پس تحقیق اللہ پہیریگا اوس شخص پر کہ کہا یہہ کلام اوس چیز گم ہوی کو ساتہہ برکت اونکی کے اجہوری معہ زیادہ کی ایسیہی حاشیہ منہج

درپے نہین ہین بلکہ یہہ ثابت کرتے ہین کہ اگر کوئی یون کہی کہ یا اللہ بحرمت و
بحرمت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مجکو فرزند عطا کر جایز ہی کیونکہ
نہین ہے یہہ توسل ہے **قولہ** صفحہ ۱۱ سابق گذرا کہ شیخ عبد الحق دہلوی نے مخالفت
جمہور کیسوی اختیار کی ہے بمقابلہ جمہور محققین کے اونکا قول کب سند ہو سکتا ہی
اقول اے یار عزیز ایسی بات دروغ مت کہو کہ تم پر آسمان پہٹ پڑیگا یا زمین
مین دہس جاو کہان آپ نے قول جمہور کا درباب نفی توسل کے نقل کیا ہی سوای
آپ کی اور آپکے امام کے نفی توسل کا کوئی قایل نہین ہی برابر قران اور حدیث سی
توسل ثابت ہوتا ہی کیا تماشے کی بات ہی کہ مولوی اسمعیل کا قول تو قابل سند ہو
اور شیخ عبد الحق دہلوی کا قول سند نہو حالانکہ شیخ موصوف مولوی اسمعیل پر چند
وجوہ سی ترجیح رکہتے ہین اول تو شیخ جامع ہین علوم حدیث اور فقہ اور تصوف اور جمیع
علوم کے اور حاصل کیا علم حدیث مدینہ طیبہ مین مولوی اسمعیل نے فقط علم حدیث
چچا سی حاصل کیا ہی دوسری شیخ ایسے محقق ہین کہ اونکا محقق ہونا عرب اور عجم مین
مشہور ہی اور لقب اونکا محقق دہلوی ہی اور مولوی صاحب کو مرتبہ تحقیق حاصل
نہ تہا کوئی اونکو محقق نہین کہتا تیسری ہم حنفیون کو قول محقق دہلوی کا تسلیم کرنا
ضرور ہے اور اگر آپ حنفی ہین تو آپ کو بہی تسلیم کرنا چاہیے کہ محقق موصوف علماء
حنفیہ سی ہین حنفی جب قول امام و صاحبین کا نہین پاتی تو علماء مذہب کی قول پر عمل کرتی
ہین اور ہمنے عالمگیری سی ثابت کیا کہ توسل جایز ہی اور درمختار سی نفی جواز توسل
کے نہین پائے جاتے بلکہ شامی سی اتفاق سلف اور خلف کا توسل پر ثابت ہی
کما سبق **قولہ** صفحہ ۱۱ کاش انہین شیخ کا درباب فاتحہ مروجہ کے قول تسلیم کرلیتے
الخ **اقول** درباب ایصال ثواب عبادت مالی اور بدنی کے کچہہ کلام نہین ہے
کہ وہ مذہب امام اعظم کا ہی باقی رہا جو فاتحہ مین بعضی عوام یا عورات بعضی امور زاید

من باب الوسيلة وقد قال الله تعالى وابتغوا اليه الوسيلة
وقد عد من اداب الدعاء التوسل على ما في الحصن وجاء
في رواية اللهم انی اسئلك بحق السائلين عليك وبحق
ممشای اليك فانی لم اخرج اشرا ولا بطرا الحديث انتهى
ترجمہ اور کبھی کہا جاتا ہے تحقیق بندوں کی واسطے بندوں کی وجوبًا اللہ پر لیکن
خدای پاک نی گردانا اونکے واسطے حق اپنی فضل سے یا ارادہ کیا جاہی ساتہہ حق کے
حرمت اور عظمت پس ہوگا باب وسیلہ سی اور مقرر فرمایا خدای بر ترنے ڈہونڈو تم طرف
اوسکے وسیلہ اور تحقیق شمار کیا گیا ہے اداب دعا سی توسل جیسا کہ حصن حصین میں ہی
اور آیا ہی ایک روایت میں اللھم انی اسئلك بحق السائلين عليك
آخر تک ۱۲۔ ذکر العلامة المناوی فی حديث اللهم انی
اسالك واتوجه اليك بنبيك نبی الرحمة عن العز بن
عبد السلام انه ينبغی كونه مقصورا على النبی صلى الله
عليه وسلم وان لا يقسم على الله بغيره وان يكون من
خصائصه قال وقال السبكی يحسن التوسل بالنبی الى ربه
ولم ينكره احد من السلف ولا الخلف الا ابن تيمية فابتدع
ما لم يقله عالم قبله ونازع العلامة ابن امير حاج فی
دعوی الخصوصية واطال الكلام على ذلك فی الفصل
الثالث عشر اخر شرحه على المنية فراجعه انتهى ترجمہ
ذکر کیا علامہ مناوی نے بیچ حدیث اللھم انی اسئلك واتوجه
اليك کے آخر تک عز ابن عبد السلام سے کہ مقرر لایق ہے ہونا توسل کا مقصور نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پر اور یہ کہ نہ قسم دلاوی اللہ پر واسطے غیر نبی کے اور یہ کہ خصائص

اور محدث دہلوی کہ محدث زبردست ہین کہا اوسکا مجرد نقل حدیث کافی ہی طلب تنقید رواۃ کی کرین فالی اللہ المشتکی پہلے آپ اپنی اور اپنی امام کی احادیث منقولہ کی تنقید کریں پھر شیخ کی حدیثون کی تنقید طلب فرماتی **قولہ** صفحہ ۱۱۲ بہرحال آیات صریحہ اور احادیث صحیحہ کے مقابلہ مین آثار وقصص معتبر نہین ہوسکتے *

اقول آپ استعانت کی حالت حیات مین قایل ہوچکے ہین اور حالت ممات مین مانع ہین تو یہہ مطلب انکا کسی آیت اور حدیث سی ثابت نہین ہوا ہی اور جو آثار اور قصص شیخ نی نقل فرمای ہین تو آثار صحابہ کے صحیح اور معتبر ہونیمین کلام نہین اس لیئے کہ حنفیون کے نزدیک آثار صحابہ حجت ہین اور جو قصص نقل کیئے ہین وہ سب معتبر ثقاۃ اور اولیا کے ہین اور جو خواب حضرت کی نقل کیتے ہین وہ بھی حق ہین حضرت نے فرمایا کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا جو کوئی مجکو خواب دیکھی گا حق دیکھی گا من رانی فقد رای الحق اور دیکھنے والے اوسکی اولیاء اللہ اور ثقات ہین ہر فاسق اور فاجر کا کام نہین کہ مشرف برویت آنحضرت ہو پس بہرحال یہہ قصص بھی بمنزلہ آثار کے ہین لیکن جسکا اعتقاد ہی درست نہو تو لاچاری ہی **قولہ** صفحہ ۱۱۲ اور قول فقہائے فی قواعد الطریقہ فقد روی عن مالک لایتوسل بمخلوق

اقول حضرت سلامت مین اوپر توسل کو قرآن اور حدیث سی ثابت کرآیا ہون اور ہم لوگون پر باوجود حکم کے اپنی کتابون مین امام مالک کے تقلید ضرور نہین ہی اور ہماری مذہب کی کتابون کی عبارت ملاحظہ فرمای عالمگیری مین ہی ویجوز ان یقول فی الدعاء بدعوۃ نبیک ہکذا فی الخلاصہ اور آپ عبارت رد المختار حاشیہ در المختار کی دیکھیے اور انصاف کیجے قد یقال انہ لاحق لہم وجوبا علی اللہ تعالی لکن اللہ تعالی جعل لہم حقا من فضلہ او یراد بالحق الحرمۃ والعظمۃ فیکون

حدیث کو بھی حجت شرعی نہیں جانتے یہ پھر آپ سند حدیث کی کیون طلب کرتے ہین شیخ محقق نے برابر احادیث اور آثار سے ثابت کیا آپ کو نہ سوجھے تو کیا کرین ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ؎ اور حکایات منقولہ اس باب مین اگرچہ حجت شرعی نہیں ہین مگر موید اس مطلوب کی ہین اور جو حکایات کہ حدیث اور آثار مین ہین وہ بھی داخل حجت شرعی ہین **قولہ** صفحہ ۱۱۲ سابقا مذکور ہوا کہ خصوص سبب عموم لفظ کو نہیں روکتا **اقول** یہہ قاعدہ عموم لفظ کا فقط آپ ہی کو معلوم ہے اور کوئی بھی نہیں جانتا ہے ایمہ مفسرین کہ برابر ما لا یضرہم و لا ینفعہم کے تفسیر اصنام کے ساتھہ کرتے ہین انکو شاید اس قاعدہ کی خبر نہتھی **قولہ** صفحہ ۱۱۳ ظاہر مین صوم صلوۃ نوافل حج زکوۃ ادا کرتے ہین الے قولہ ایسے لوگ متقی مشرک کہے جاتے ہین **اقول** معنی اسکے یہہ کہ یہہ لوگ واقع مین متقی ہین لیکن آپ لوگ بوجہ عناد کے مشرک کہتے ہین ورنہ متقی اور مشرک جمع نہیں ہوسکتے ہین اسواسطے کہ معنی متقی کے من یتقی من الشرک والمعاصی ہین متقی اور مشرک کیونکر جمع ہوسکتے ہین ان ہذا الاجتماع الضدین **قولہ** صفحہ ۱۱۳ فرمایا قل لا اعلم الغیب **اقول** فرماے یہہ آیت کس سورہ اور کس پارہ اور کس رکوع مین ہے آپ نے تحریف لفظی بھی شروع کردی قرآن مین تو یہہ ہے قل لا اقول لکم عندی خزاین اللہ ولا اعلم الغیب **قولہ** صفحہ ۱۱۳ پہلے ترکیب ثنای کا مجموعہ بنایا الخ **اقول** کلام مجموعہ بنانے مین اور محض یکجا ذکر کرنے مین نہیں ہے بلکہ کلام اسمین ہے کہ نبی و ولی جن و فرشتہ پیر و شہید امام امامزادی کو بھوت پری کو سلب بخشی طاقت علم غیب مین برابر کیا اور حالانکہ انبیا کو خدا کی دینے سے علم غیب ہوتا ہے اسکے آپ بھی قائل ہین **قولہ** صفحہ ۱۱۴ شرک ہونے مین نبی و ولی کا پوچھنے والا اور تجرا و رمل کا پوچھنے والا برابر ہے کچھہ فرق نہیں **اقول** ابھی اوپر آپ

حضرت سے اور کہا سبکی نے ساتھہ حسن توسل کے ساتھہ نبی کی طرف رب اپنے کے
اور نہیں انکار کیا کسی نے سلف اور خلف سے مگر ابن تیمیہ نے پس بدعت نکالی
وہ کہ نہیں کہا اوسکو کسی عالم نے قبل اسکے اور نزاع کیا علامہ ابن امیر حاج نے
بیچ دعوی خصوصیت اور دراز کیا کلام اوپر بیچ فصل تیرہویں کے آخر شرح اپنی بیچ
منیہ پر پس رجوع کر طرف اوسکے تمام ہوا کلام رد المحتار کا ۔ ۱۲ ۔ اب ملاحظہ فرمائے
کہ سلف اور خلف سب توسل کے قایل ہیں اب آپ کی جمہور کہاں گئی اور معلوم ہوا
کہ سوای ابن تیمیہ کے اس مسئلہ میں کسی نے انکار نہیں کیا یہہ بدعت اوسی نے نکالی ہے
اور تیرہ صدی میں عبد الوہاب نجدی اور مولوی اسمعیل دہلوی اور شکر العدپوری
وتاری نے انکار کیا ورنہ توسل کا کوئی منکر نہیں ہے **قولہ** صفحہ ۱۱۲ اور جب باہمی
بسبب وجوہ کے معارضہ ہوگا تو حرمت ہے مرجح ہوگی ۱۲ **اقول**
توسل کے باب میں حرمت ثابت ہی نہیں مرجح ہونا کیسا اور آپ لوگ اس قاعدہ کو
رفع یدین اور آمین بالجہر اور قرات خلف امام میں کیوں نہیں جاری کرتے
کہ احادیث متعارضہ واقع ہیں تو موافق اس قاعدہ کی رفع یدین اور آمین بالجہر
اور قرات خلف امام کو بترجیح کراہت اور نہی کے ترک کر دینا چاہئے مبالغہ
کرتا ہو **قولہ** صفحہ ۱۱۲ اس سے قصہ خواب غلط ہوا **اقول** توسل حضرت عباس
کے ساتھہ دوسرا ماجرا اور قصہ خواب کا اور ماجرا ہے اور قصہ حضرت عباس کا نافی
قصہ خواب کو نہیں ہے **قولہ** توسل کہ بعباس میکردند نہ بقبر آنحضرت صلعم **اقول**
قبر نبی صلعم کے ساتھہ توسل کرنا شرح فقہ اکبر سے ثابت ہے عبارت اوسکی اوپر گذری
قولہ صفحہ ۱۱۲ الغرض حکایات شیخ عبد الحق دہلوی کی کوئی حجت شرعیہ نہیں ہیں اور
نہ بادلہ شرعیہ اس مضمون کو ثابت کیا ہے **اقول** شیخ موصوف نے جو احادیث اور
آثار اس باب میں نقل کئے ہیں شاید آپ کی نزدیک وہ حجت شرعی نہیں ہے جب آپ

ف [illegible]

ذوالقرنین وغیرہ اسی قبیل سے ہی پہر حق تعالی بعد ابتلا اور امتحان کے حضرت پردہ
امر بہی منکشف کردیا تہا حدیث ہی علمت علم الاولین والاخرین
ہو بکر جو بنو خزاعہ پر شبخون پڑی ہے حضرت نے بتا دیا جنگ بدر مین جب حضرت
عباس سے مال فدیہ طلب کیا تہا اور حضرت عباس نے اپنی مفلسی بیان کی تہی
حضرت نے بتلا دیا تہا کہ وقت آنیکے اپنی زوجہ کو اسقدر مال دی آئے تہا کہ
یہی بتلانا غیب کا باعث ایمان حضرت عباس کا ہوا قران شریف مین ہی
کہ جو لوگ کچہہ کہاتے ہی اور گہر مین جمع کرتے تہی حضرت عیسی علیہ السلام بتلا
دیتے تہے وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون جو شخص کہ
پیغمبر کی غیب دانی کا بالکل منکر ہو وہ بہی کافر ہے بوجہ انکار آیت ولکن اللہ
یجتبی من رسلہ من یشاء اور الا من ارتضی من رسول کے
قولہ صفحہ ۱۱۶ الغیب کا لام خارجی ہی یا جنسی یا استغراقی الخ اقول +
استغراقی مین بہی ہمارا مطلب حاصل ہے اسواسطے کہ حرف لوجب اثبات کے
آتا ہے تو معنی نفی کے پیدا کرتا ہی اور قاعدہ ہی کہ جب موجبہ کلیہ پر حرف نفی داخل
ہوتا ہی تو اوس سے موجبہ جزئیہ ثابت ہوتا ہی جیسا ہم نے کہا کہ کل حیوان انسان
نہین ہے تو اوس سے معلوم ہوا کہ بعض حیوان انسان ہی اسیطرح معنی آیت کے
یہہ ہوئی کہ اگر جمیع غیب کو جانتا تو بہت خیر جمع کر لیتا تو پس معلوم ہوا کہ جمیع غیب
نہین جانتے بعض غیب کو جانتے ہین اور وہ بعض کہ نہجانا اوسکا منصوص ہے جیسا
علم پانچ چیزون کا ہے وہ نہجانتے تہے واللہ اعلم بالصواب قولہ صفحہ ۱۱۶ غیب کی
بات یہی جس سے نفع حاصل ہو یا ضرر دفع ہو آپ نہین جانتے تہے اقول اس سے
معلوم ہوا کہ غیب کی بات جس سے نفع حاصل ہو وہ کون بہشت اور جس سے دوزخ کا
ضرر دفع ہو اور وہ ایمان اور اعمال صالحہ ہین آپ نہین جانتے تہی اور یہہ صریح کفر ہے نعیاذ باللہ

خود فرق کر آئے ہین کہ کفر مسلمان کا دون کفر ہے اور مسلمان کا شرک شرک خفی
ہی اب یہان سب کو برابر کرتے ہین اور کچھ فرق نہین کرتے ہین آپ آپ پہر
صراط مستقیم سے بہک کر ہر جانب بہٹکتے پہرتے ہین اور ایک امر پر قایم نہین یہ نتیجہ
عدم استقرار قول واحد پر اور گریز داب مناظرہ سے بہت بعید ہی **قولہ** صفحہ ۱۱۱ اجی
میرجی اسمین تو آسمان اور زمین کے رہنے والون سے علم غیب کی نفی کی گئی الخ +
اقول ہان میانجی بیشک اس آیت مین جملہ زمین اور آسمان کے رہنے والون سے
علم غیب کی نفی کی گئی لیکن خاص ایک غیب سے نفی کی گئی وہ کون کہ قیامت
جیسا شان نزول آیہ کا اسی امر پر دال ہے چنانچہ تفسیر جلالین مین ہے سالوا عن
وقت قیام الساعۃ فنزل قل لا یعلم من فی السموات
والارض الغیب الا اللہ وما یشعرون ایان یبعثون
اور آیات قرانی اسی امر پر دال ہے کہ پیغمبرون کو علم غیب خدا کے دینے سے ہوتا ہی
حق تعالے فرماتا ہی وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن
اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء اور سورہ جن مین ہے فلا یظہر
علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول الایہ اور آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم تو خبر غیب کی دیتے تہے چنانچہ پیدا ہونا حضرت امام مہدی کا اور نزول حضرت
عیسی اور خروج دجال اور خروج دخان اور دابۃ الارض اور خروج نار اور خروج آفتاب
مغرب سے اور قیام قیامت اور نفخ صور اور حشر نشر اور حساب وکتاب اور پلصراط
اور میزان اور دوزخ بہشت اور انواع نعمت بہشت کی اور اقسام عذاب دوزخ کے
اور شفاعت کبری یہہ سب غیب نہین ہی اور کیا ہی اور بعض اوقات حق تعالی بعض
امور واسطے ابتلا مومن مخلص اور منافق اور بعض مصالح اور حکمت کی حضرت پر مخفی کرتا
تہا پہر ظاہر کرتا تہا چنانچہ قصہ افک حضرت عائشہ صدیقہ کا اور توقف جواب حقیقت روح اور قصہ

فائدہ
بیان علم غیب

بعض مسائل که زبان سی متعلق ہین داخل ہوی جیسے بیع شرا اور اجارہ نکاح اور صدق
اور دروغ غیبت اور فحش وغیرہ سب داخل ہوی اور بعہد اللہ اوفوا مین
سب اعمال اور اقوال کہ جو خدا سی عہد کیا ہے داخل ہوے فبعث اللہ النبیین
مبشرین منذرین مین وکل امن باللہ وملائکته وکتبه
ورسله مین سب انبیا اور سب ملائکہ اور سب کتابیں داخل ہوئی ان الذین
امنوا وعملوا الصالحات مین سب مومنین داخل ہوے ان الذین
کفروا مین سب کافر داخل ہوے اسیطرح سی اگر ذرا تامل کیا جاوی تو معلوم
ہوتا ہے کہ سب علوم قران مین ہین صرف نحو بلاغت اصول اور فقہ اور تفسیر اور
حدیث ہیئہ حساب وغیرہ موجود ہے زیادہ تفصیل تفسیر اتقان مین دیکھی اور
آپ نے جو اعتراض کیا ہی تو تفصیل پر کیا ہے تو اسکا تو کوئی قایل نہین ہی کہ
سب علوم بالتفصیل قران مین مذکور ہین ذرا مظہر العجایب تفسیر سورہ فاتحہ
تک پہونچی ملاحظہ فرمائے کہ کسقدر علوم ادبین بالاجمال داخل ہین قولہ صفحہ ۱۱۱
آج تک نہ سنا ہوگا کہ کسیکو کسیکا کلام سنی کا شوق ہو تو اوس سی کہی دع القول یعنی
ترک کر تو بولنا اقول حضرت سلامت آنحضرت نے فقط اسیقدر نہین فرمایا
کہ دع القول بلکہ یہہ بھی فرمایا و قولی بالذی کنت تقولین یعنی
کہہ جو کہتی تھی کہ مجکو وہی مرغوب ہی قولہ صفحہ ۱۱۱ ملعون نے بطن الشاعر اقول
آپ کو اسقدر مادہ ہی نہین ہے کہ ہر کلام مولانا کا سمجہ سکے مطلب یہہ ہی کہ جو
بنات انصاریہ نے یہہ کہا تہا فینا نبی یعلم ما فی غد یہہ بات آخر
انہون نے انصار سی کبہی سنا ہوگا تب تو کہا ورنہ لڑکیاں کمسن کیا جانتی تہے کہ پیغمبر
صاحب کل آیندہ کی باتین بتلا دیتی ہین اور اس بات کو کہنا انصار کا دلیل حضرت کے
علم غیب پر بھی اور یہی مقصود تہا راہی قولہ صفحہ ۱۱۱ آپ ہی نی اولٹا سمجہا اقول

اگر یہہ بہی نہین جانتی تہے تو تبلیغ احکام کس طرح فرماتے تہی حالانکہ حق تعالی فرماتا ہی
وما ہو علے الغیب بضنین یعنے نہین ہین محمد صلعم غیب پر بخیل ضمیر
ہو کے جلالین اور عباسی مین انحضرت کی طرف راجع کیا ہی یعنے امور معاش
اور معاد اور علم وعمل کہ غیب ہی اسکی تعلیم مین امت سی بخل نہین فرماتے ہین اور
تفسیر عزیزیہ مین ضمیر ہو کی قران کی طرف راجع کیا ہی اوس سے ہی مطلب حاصل ہے
اسواسطی قران کہ خبر غیب کی دیتا ہے اور بخل نہین کرتا انحضرت پر نازل ہوا تو آپ بہی
خبر غیب کی دیتی ہین **قولہ** صفحہ ۱۱۲ کہان سی آپ نے سمجہا کہ جمیع علوم قران مین
موجود ہین بہت سی باتین ہین کہ خداے پاک نی قران پاک مین نہین بتلائی
اقول ہم اس آیت سی سمجہے کہ جمیع علوم قران مین موجود ہین الیوم اکملت
لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی تو تکمیل دین کی نہوگی جب تک
جمیع علوم محتاج الیہا دین کے معلوم نہونگے اور تتمیم نعمت کی نہوگی جب تک
کہ وہ نعمت معلوم نہوگی دوسرے شعر قصیدہ امالی کا ہی جمیع العلم فی القران
لکن تقاصر عنہ افہام الرجال لیکن اسقدر سمجہنا چاہئے کہ بعض
علوم قران مجید مین بالتفصیل مذکور ہین اور بعضی بالاجمال چنانچہ قران مجید مین
ایات مفسر اور مجمل دونون موجود ہین اور سب علوم بالتفصیل مذکور نہین بالتفصیل
جو احکام مذکور ہین ظاہر ہین اور بالاجمال جیسے حق تعالے فرماتا ہی واطیعوا
الرسول وماینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی
ان آیات مین جسقدر کہ علوم حدیث کا تہا داخل ہوگیا اور آیت فاسئلوا اہل
الذکر ان کنتم لا تعلمون مین جسقدر مسائل فقہا اصحاب
مذاہب کے تہی سب داخل ہوگیے اطاعت اولی الامر مین مسائل اجماعیہ اور فاعتبروا
یا اولی الابصار مین مسائل قیاسیہ داخل ہے واذا تکلمتم فاستعملوا مین

تسلیم کرلیا الا آپ اور آپ کے بعض احباب ایسے سخت متعصب اور مذبذب
یقین ہین کہ باوجود پیش کرنے دلایل کے بھی تسلیم نہین کرتے اور ناحق اپنے اظہار
اور پانچ سوارون سین نام ہونے کے واسطے ایک جواب الجواب خرافات
لکھدیا **قولہ** صفحہ ۱۱۹ حضرت نے فرمایا الدعاء ہو العبادۃ یعنے دعا عبادت ہے
اقول آپ کو دعا کے معنی ہین مغالطہ عظیم واقع ہوا ہے اسواسطے کہ دعا کے
تین معنی ہین ایک طلب حاجات دوسرے عبادت تیسرے ندا یعنی پکارنا کسیکو اور
دعا کہ بمعنی طلب حاجات کے ہے وہ ہی عبادت ہے اور دعا بمعنی ندا کے عبادت
نہین ہے ورنہ جب آپ اپنے شاگرد کو پکارین لازم آوے گا کہ آپ مشرک ہوجاوین
کہ اوسکی آپ نے عبادت کیا العیاذ باللہ من سوء الفہم **قولہ** صفحہ ۱۱۹ پس پکارنا غیر خدا کا
نبی کا ہو خواہ وے بعد انتقال کے شرک ہوگا **اقول** قربان ہوجئے آپکے فہم کی جب
پکارنا غیر خدا کا آپ کے نزدیک عبادت ہے اور وہ موجب شرک ہے تو تخصیص انتقال
کی کیا ہے کیا عبادت کرنا کسیکو حالت حیات مین جایز ہے پس مثل فر من المطر وقف
تحت المیزاب کے صادق آئی **قولہ** صفحہ ۱۱۹ الدّعاء ھو العبادۃ **اقول**
الدعاء بمعنی طلب الحاجۃ ہو العبادۃ لا بمعنی النداء
قولہ اس مین بھی قل ادعوا الذین ہے جو مذکر کے واسطے ہے اور بت واصنام مونث
تعبیر کئے جاتے ہین **اقول** یہہ قاعدہ آپ نے کہان سے تراشا ہے کہ سب جگہہ
اصنام اور بت مونث تعبیر کئے جاتے ہین آپ جانتے ہین کہ ہم بتقابلہ نادان کے
جواب لکھتے ہین کہ جو چاہتے ہین اناپ شناپ ہانکے جاتے ہین حالانکہ اسمین آپکی
جہالت ظاہر ہوتی ہے سورہ فاطر مین الذین کے معنی صاحب تفسیر جلالین نے اصنام
کے ساتھہ تعبیر کیا ہے والذین تدعون تعبدون من دونہ
ای غیرہ وھم الاصنام **قولہ** صفحہ ۱۱۹ دعا کے معنی حسب تسلیم آپکے

بیان دعا و عبادت

وہی مثل ہی کہ قاضی جی نی ہر چند مجکو ہرایا پر مین نہ ہارا دلیل قوی یا ید معنوی نہ رکہتا
گردن بحث قوی **قولہ** صفحہ ۱۱۱ پہلے دلایل سے مطلق علم غیب کی نفی ثابت ہوی
اقول مطلق علم غیب کی نفی کرنا پیغمبر صلعم سی کفر ہے واسطے انکار آیت **ولکن
اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء** اور اس آیت کے **الا من ارتضیٰ
من رسول** تحقیق نزدیک خاکسار کے یہہ ہے کہ علم غیب بنسبت انحضرت صلعم کے
چار طور پر ہی ایک تو علم غیب اپ کو بالفعل حاصل تہا کہ لوگ جو کچہ آپ سی پوچہتے
تہے بے تامل آپ بیان فرماتے تہی حق تعالے فرماتا ہی **وما ھو علی الغیب
بضنین** یعنی حضرت غیب کی خبرین بتلاتے ہین بخیل نہین ہین دوسرا علم الغیب
اپ کو بالقوۃ قریب حاصل تہا کہ لوگ آپ سی جو بات پوچہتے تہے فی الفور یا ویسا
جواب بواسطہ وحی کے آپ پر منکشف ہوتا اور آپ بیان فرماتے جیسا مسئلہ ظہار
اور لعان وغیرہ کا اور مسایل دین کے تیسری وہ تہا جو واسطے ابتلا اور بمصلحت اور
حکمت کی بعد قدری توقف کی آپ پر بوحی منکشف ہوا اور وہ اقل قلیل ہے جیسا
ماجرا افک کا اور جواب حقیقت روح وغیرہ کا چوتہا وہ غیب ہی کہ انحضرت کو بہی
دنیا مین نہین معلوم ہوا جیسا علم پانچ چیز کا ہے اور اس بیان سی تطبیق سب آیات
اور حدیث مین ہو جاتی ہی کما لا یخفی علی ذو علم فہیم **قولہ** صفحہ ۱۱۱ جب مطلب ایکا
منقلب ہو گیا تو جو کچہ فایدہ مین کہا صحیح رہا **اقول** مطلب مولانا کا آپنے کب
منقلب کیا اس مقام پر تو کوئی بات انقلاب مطلب کی آپ نی بیان نہین فرمائی
قولہ صفحہ ۱۱۱ بہتر یہہ تہا کہ تقویۃ الایمان کے اخیر مین جو سب قلم سی لکہہ دیتی الجواب یہہ
سب آتین نبوات اور منکرون کے شان مین ہین الخ **اقول** مناسب تو ایسی ہی تہا
جیسا آپ نی فرمایا لیکن آپ ایسی کٹ حجت بدون دلایل قران اور حدیث اور تفاسیر
وغیرہ کے نہ مانتی لہذا یہہ تکلیف کی گئی کہ سب تفاصیل بیان کیا گیا لیکن او رلوگون نے

اور دریافت کرتا ہے اور خوش ہوتا ہے جیسا کہ یہہ باتین دنیا مین پای جاتی ہین امام سیوطی نے شرح الصدور مین طبرانی سے روایت کیا مامن اهل بیت یموت منهم میت یصدقون عنه بعد موته الا اهداها جبرئیل علی طبق من نور ثم یقف علی شفیر القبر فیقول یا صاحب القبر العمیق هذه هدیة اهداها الیک اهلک فاقبلها فیدخل علیه فیفرح منها و یستبشر و یحزن جیرانه الذی لا یهدی الیهم بشیٔ

اموات کا ذوی العقول ہونا ثابت ہوا پس استفاع بہی اونسے جایز ہوگا **قوله**

ف

بیان حیات اموات غیر انبیا

صفہ ۱۲۰ آپ نے شفاعت کے واسطے ملک او عقل دو چیزین ٹہرائین الی قوله پس دونون شرطین شفاعت کی ان سے یعنے میت سے مفقود ہوئین **اقول** انبیا سے یہہ دونون بات مفقود نہین ہے اسواسطے کہ انبیا کا ترکہ نہ میراث ہوتا ہے نہ تقسیم ہوتا ہے چنانچہ حدیث موجود ہے نحن معشر الانبیاء لانورث ولانورث وما ترکناه صدقه دوسرا اونکے واسطے عالم برزخ مین حیات دنیوی ثابت ہے باتفاق جمیع امت کے جیسا کہ اوپر مدارج النبوۃ کے عبارت مین گذرا اور شہدا کی حیات قران سے ثابت ہے بل احیاء ولکن لا تشعرون اب آپ ہم سے دلایل حیات اور شعور دوسرے اموات غیر انبیا اور شہدا کی لیجئے اور اپنے ہوش درست کیجئے فی المشکوٰۃ عن عائشہ قالت کنت ادخل بیتی الذی فیه الرسول الله صلعم والی واضع ثوبی و اقول انما هو زوجی و ابی فلما دفن عمر معهم والله ما دخلته الا وانا مشدود علی ثیابی حیاءً من عمر رواه احمد اور شرح اس حدیث کی یہہ

اور تصریح حدیث شریف اور علما فقہ اور تفسیر بغوی کے عبادت کے ہین الخ **قولہ** ثواب تخصیص اصنام کی نہی الخ **اقول** حضرت سلامت غنیمت ہے کہ بارے آپنے بہی تسلیم کیا کہ دعا کے معنی عبادت کے ہین یہہ وہ ہے کہ دم زعشق زند بس غنیمت است لیکن یہہ شان مسلمان کی نہین ہے کہ ولی یا نبی کی عبادت کرے زیادہ برین نیست کہ تعلیم غیر ممنوع کرنا ہے بالفرض والتقدیر جو کوئی عبادت ولی اونبی کی کرے گا اوسپر اطلاق مسلمان کا ہرگز نکرینگے بلکہ اوسکو مشرک کہینگے مسلمان مشرک نہ کہینگے اور اسقدر اوبہی یاد رکھے گا کہ دعا کے معنی عبادت کے ہر مقام پر نہین ہے اسواسطے کہ نحاۃ نے بیان کیا ہے کہ منادی مین لفظ ادعو کی مقدر ہے اور اکثر کہتے ہین یا حرف ندا قایم مقام ادعو کے ہے جیسا کافیہ مین ہے **المنادی هو المطلوب** اقبالہ بحرف نایب مناب ادعو لفظا او تقدیرا اور یہان ادعو کے معنی انادی کے ہین اعبد کے نہین ہین یہہ معنی نہونگے یا زید یعنی اعبد زیدا اور قرآن شریف مین جو معنی دعا کے عبادت کے لئے گئے ہین تو بموجب تفسیر ائمہ مفسرین کے ہی اپنی راے سے نہین ہے اور آپ لوگ معنی قرآن کے اپنی راے سے تراشتے ہین **قولہ** صفحہ ۱۲ اسواسطے صوم و صلوۃ و دیگر اعمال صالحہ کو جو دنیا مین اغراض غیر ذوی العقول ہین انکو اللہ تعالے ذوی العقول کر دیگا **اقول** اس جملہ کے معنی خیال مین نہین آتے کہ دنیا مین اعمال صالحہ اغراض غیر ذوی العقول کے ہی ہوتے ہین اسکا بیان کرنا ضرور ہے شاید اعراض مین نقطہ عین پر اور لفظ غیر کرذوی العقول مین آپکی غلطی ہے **قولہ** صفحہ ۱۲ مردکان کیسی ہون باعتبار دنیا ذوی العقول نہین ہے **اقول** اگر مراد مردکان سے جسم میت ہے تو وہ بیشک ذوی العقول سے نہین ہے اور اگر جسم مع تعلق روح کی جیسا اس عالم مین ہوتا ہے مراد ہے تو غیر ذوی العقول ہونا غیر مسلم ہے اسواسطے کہ جو ایصال ثواب دنیا سے کیا جاتا ہے اوسکو میت جانتا ہی

ورنہ مولانا کا ایسا اقرار نہین ہے +

قولہ صفہ ۱۲۱ محکم ہے یا مفسر الخ **اقول** یہہ آیت نہ محکم ہے نہ مفسر بلکہ خفی ہے اسواسطے اس آیت سے نفی شفاعت شفعاء کے معلوم ہوتی ہے حالانکہ اخبار مشہورہ سے شفاعت انبیا کی ثابت ہے اسواسطے ایہ مفسرین نے اوسمین غور اور تامل کرکے اوسکی تفسیر اصنام کے ساتہہ کردیا چنانچہ تفسیر جلالین مین لکہا ہے ام بل اتخذوا من دون اللہ الاصنام الہۃ شفعاء اور انبیا اور ابرار کو من دون اللہ کے تحت سے نکال دیا **قولہ** صفہ ۱۲۱ دنیا مین اموات بہی مالک کسی شی کی نہین ہے الخ **اقول** اموات اور اصنام مین بڑا فرق ہے اموات اصل مین مالک تہی بوجہ عروض موت کے ملکیت جاتی رہی اب اونکے قایم مقام ورثہ مالک ہین بخلاف اصنام کے کہ کسیطرح صلاحیت تملک کے نہین رکہتے اور مراد نفی ملکیت سے اس قسم کی ملکیت ہے **قولہ** توسل حالت ممات مین اگرچہ اختلاف ہی لیکن امام اعظم اور امام مالک اور امام احمد حنبل رحمۃ اللہ کے نزدیک ممنوع ہے **اقول** پہلے تو جمہور کے نزدیک ممنوع کہتے تہے اب یہان ثلثہ مین امام موصوف کے نزدیک ممنوع فرماتے ہین حالانکہ آپ توسل کے باب مین آپ کو کچہہ کلام کرنا بیفائدہ ہے اسواسطے کہ ہم نے رد المختار سے ثابت کردیا کہ سوائے ابن تیمیہ کے سلف اور خلف کے نزدیک توسل جایز ہے اب آپ خرافات بکا کرین اونکی بات خرافات کون سنتا ہے **قولہ** صفہ ۱۲۱ پہر غیر سے دنیا مین بلا حکم خدا کے کیون شفاعت چاہتے ہین **اقول** بوجہ اخبار اور آثار کی کہ اس باب مین جذب القلوب وغیرہ مین مذکور ہین دنیا مین شفاعت چاہتے ہیں اور بیہ اخبار اور آثار بے حکم خدا کے نہین ہے۔

قولہ صفہ ۱۲۱ اسیکا نام تفہیم ہے **اقول** قل کا ترجمہ اسیطرح مولوی عبدالقادر صاحب

لکھی ہے **قول** حیاء من عمر او وضح دلیل علی حیاۃ المیت
وعلے انہ احترام المیت عند زیارتہ فھما افکن لا
سیما الصالحون بان یکون فی غایۃ الحیاء ولادب
بظاھرۃ وباطنہ فان الصالحین مد داظاھر النزوارھم
بحسب اوبھم وھمتیھم وقبولھم کذا فی شرح المنھج
رحمھم اللہ دوسری حدیث عن عائشۃ ان رسول صلے
اللہ علیہ وسلم قال کسر عظم المیت ککسرہ حیا رواہ
مالک وابو داود وابن ماجہ شرح اس حدیث مین یہ لکھا ہی
قولہ ککسرۃ حیا فی الاثم کما فی روایۃ قال الطیبی اشارۃ
الی انہ لا یھان المیت کما لا یھان الحی وقال ابن الملک والی
ان والی ان المیت یتالم وقال ابن حجر ومن لازمہ انہ یستلذ
بما یستلذ الحی انتھی وقد اخرج ابن ابی شیبۃ عن ابن مسعود
اذی المومن فی موتہ کاذاہ فی حیاۃ ذکرہ فی الوفاۃ
اسیطرح اکثر احادیث موجود ہین لکھنا سب کا باعث طوالت ہے العاقل تکفیہ الاشارہ
قولہ صفہ ۱۲۰ اور حضرت امام ابو حنیفہ کا قول جو بعبارت طویل منقول ہوا اوس سے بہی
یہہ ثابت ہوا کہ اموات عالم برزخ مین عالم دنیا کا حال نہین جانتے **اقول** علے تقدیر
تصحیح النقل غرض امام کے جسم میت ہے نہ روح کی علاقہ کے ساتہہ اسواسطے کہ احادیث
مین وارد ہوا ہے کہ جب کوئی مرتا ہے تو ارواح دوسرے مردون کے اوسکے پاس آتی
ہین اور احوال سب عزیز اور اقارب کا دریافت کرتے ہین اور پوچہتے ہین **قولہ** صفہ ۱۲۱
آپ اپنے اقرار پر ثابت قدم رہین **اقول** مولانا نے یہہ اقرار کب کیا ہے کہ اموات
مثل اصنام کے غیر عاقل وغیر مالک ہین یہہ سب آپ اپنی طرف سے بات بنا کرکے لکہتے ہین

اوچنان مثبت گردانم کہ ہیچ گناہ محو نگردد واگر بدی باشد باستغفار محو ساختہ
نگذارم کہ در نامہ اعمال بندہ بنویسند جبرئیل رفت و باز آمد و ہر سہ حاجت را حقتعالے
بکمال کرم خود قبول فرمود کہ قضا کند حضرت فرمود الان طاب قلبی انتہی حضرت
جلال الدین سیوطی نے رسالہ انتباہ الاذکیا فی حیات الانبیا مطبوعہ مطبع جمالی کے
صفحہ ۲ مین یہہ لکھا ہے کہ نظر کرنا اعمال امت مین اور امت کی برائیون کے واسطے
استغفار کرنا اور بلیات دور ہونے کی دعا کرنا اور اطراف زمین مین آمد و رفت کرنا
برکت کے ساتھہ اور جو کوئی نیک بندہ امتی مرجاوے اوسکے جنازہ پر آنا یہہ
حضرت کے بعض شغل بین عالم برزخ مین منجملہ اور اشغال کے چنانچہ اسمین حدیثین
اور آثار وارد ہوئے ہین انتہی اور اسی رسالہ کے صفحہ ۳ مین ہے کہ ہمارے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم زندہ ہین اور خوش ہوتے ہین امت کے عبادات سے اور غمگین
ہوتے ہین نافرمانیون سے اور اسی صفحہ مین ہے کہ انبیا کا مرجانا صرف اتنا ہے کہ
وہ ہماری نظر سے چھپ گئے اور وہ واقع مین زندہ موجود ہین مثل فرشتون کے
کہ وہ موجود ہین اور نظر نہین آتے مگر جس ولی اللہ کو بطور کرامت خداوند کریم دکھلادے
وہ دیکھہ لیتے ہین انتہی کلامہ اب وہ روایت بگوش اعتقاد سنئے کہ جس سے استعانت یعنی
استمداد و شفاعت سب ثابت ہے ایک اعرابی تین دن بعد دفن کے قبر شریف پر
آیا اور اوسنے کہا کہ خدائے تعالے فرماتا ہے ولو انہم اذ ظلموا انفسہم
جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ
توابا رحیما سو مین نے ظلم کیا ہے اپنی جان پر یعنی گناہگار ہون حضور مین آیا ہون
کہ آپ میرے استغفار کرین تاکہ خدائے تعالے مجھے بخشدے قبر شریف سے
آواز آئی قد غفر اللہ لک بیشک اللہ تعالے نے تجھے بخشدیا جذب القلوب
مین ہے کہ اس حکایت کو سب علمار مذاہب اربعہ کے جنہون نے مناسک مین

مرحوم نے بھی لکھا ہے **قولہ** صفحہ ۱۲۱ لفظ بھی غلط ہین کہنا چاہئے **اقول** یہ آپ
کہتے ہیم لوگ اصنام کی تعظیم نہین کرتے **قولہ** صفحہ ۱۲۱ مورد اصنام ہین اور مراد
عام ہے **اقول** عام ہونا خلاف تفسیر ایہ مفسرین کی ہے مفسرین مراد اصنام
لکھتے ہین اور اصنام کو مورد آیت کے نہ لکھنا آپ کے ایجاد ہے **قولہ** صفحہ ۱۲۱ اونکی
شفاعت اخرت مین ہوگی نہ دنیا مین تقویتہ الایمان اسکا منکر ہے نہ اوسکا **اقول**
عالم برزخ مین شفاعت انبیا اور اولیا کی کتب سیر اور حدیث سے بخوبی ثابت ہے
چنانچہ حضرت صلعم نے جب لحد شریف کو آپ کے جسد اطہر سے مشرف کیا
اپ فرماتے تھے یا رب امتی امتی جیسا کہ مدارج النبوۃ مین لکھا ہے واضح است
کہ علی و عباس و فضیل و قثم در قبر آمدہ بود و قثم آخر کسیکہ بر آمد از قبر و از وی
مے آرند کہ گفت آخر کسیکہ روئے مبارک آنحضرت را دید در قبر من بودم
نظر کردم در قبر کہ آنحضرت علیہ السلام لبہائے مبارک خود را مے جنبانیدند
پس گوش پیش دہان وے داشتم شنیدم کہ میفرمود رب امتی امتی انتہی
اور عالم برزخ مین اعمال امت سے خبر ہونا اور اونکے واسطے استغفار اور شفاعت
ثابت مدارج النبوۃ مین ہے روایت دیگر آنکہ در تاج المذکرین میگوید کہ در آن وقت
جبرئیل را گفت علیہ السلام یا جبرئیل بحق تعالے نیاز مندی دارم کہ سہ حاجت مرا
روا گرداند اول آنکہ مرا شفیع جمیع مجرمان امت من گرداند در روز قیامت دوم آنکہ
امت مرا در دنیا بشناعت گناہ معذب نگرداند بلکہ اگر عذابے نا عزد ایشان باشد
بقیامت اندازد سیوم آنکہ در ہر ہفتہ دو روز دوشنبہ و پنجشنبہ عرض اعمال امت
من کند بر من کہ من تحمل مفارقت امت خود ندارم بعضے حکمت در عرض اعمال ہر ہفتہ
دو بار چنین گفتہ اند کہ حضرت فرمود صلی اللہ علیہ وسلم چون اعمال امت من بر من عرض
کنند اگر نیکی باشد بحمد الہی و شکر جناب بادشاہی اقدام نمودہ ان عمل را و رنامہ اعمال

قولہ صفحہ ۱۲۴ شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حالت حیات و نیز غیر حیات میں کوئی منکر نہیں بیان کلام ہے شفاعت بطور توسل حالت ممات میں جیسا کہ عوام جہلاے الخ **اقول** جب آپ غیر حیات میں شفاعت کے منکر نہیں ہیں تو پھر اگر کسی نے اس حالت غیر حیات میں طلب شفاعت کے کیا تو کیا قباحت ہوی اور توسل تو قران اور حدیث اور اجماع سے ثابت ہو چکا اور قران اور حدیث سے وہی استعانت بالغیر قسم اول کہ جو بطور استقلال وہ چیز کہ خدا ہی سے طلب کے لایق ہے غیر سے طلب کیجانی ہے ممنوع ہے اور دوسری قسم کہ جو بطور استشفاع کی ہے یہ کہ یا ولی اللہ خدا کے جناب میں دعا کیجئے کہ یہ مراد میری بر آوے اسمین اختلاف ہے جو علما سماع موتے کے قائل نہیں ہیں ناجایز کہتے ہیں اور جو لوگ سماع موتے کے قایل ہیں جایز رکھتے ہیں لیکن مختار یہی ہے کہ سماع موتے ثابت ہے اور یہہ صورت استعانت کی بہی جایز ہے جیسا کہ حدیث حصن حصین اور اقوال شاہ عبد العزیز اور رسایل اور دوسرے علما اور قصیدہ غوث پاک سے ثابت ہے۔

قولہ صفحہ ۱۲۴ سجادہ سند میں لانا چاہئے کہ حالت ممات میں نبی و ولی یا اور کسی سے مدد مانگنا اپنے حاجتوں میں درست و جایز ہو سو آپ سے ہو نہیں سکتا **اقول** ہم مطلقاً استعانت احادیث اور اقوال علما سے ثابت کر چکے یہاں تک کہ آپ بہی استعانت اپنی زوجہ اور شاگردون سے کامون میں کرتے ہیں اور قاعدہ ہے اصول کا کہ مطلق اپنے اطلاق پر رہتا ہے اور محمول مقید پر نہیں ہوتا جیسا کہ نور الانوار میں ہے + وعندنا لا یحمل المطلق علی المقید وان کان فی حادثۃ واحدۃ لامکان العمل بھما اور آپ جو حالت ممات کی تخصیص کرتے ہیں اسکو کہیں قران یا حدیث سے ثابت کر دیجئے یہہ امر آپ سے نہیں ہو سکتا ہے۔

کتابین تصنیف کی ہین لائے ہین اور امتحان کیا ہے انتہی اور آپ ان حکایات کو
یہہ نہ سمجہین کہ حجت شرعی نہین ہے اسواسطے کہ جو امر احادیث سے ثابت ہوتا ہے
بطریق علم الیقین کے ہے اور اسی حکایات سے بطور عین الیقین کے ثابت ہوتا ہی
واللہ اعلم وقت لیجانے سر مبارک حضرت سید الشہدا امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ
کے طرف شام کے جو کچہہ تکلم کرنا سر مبارک کا اور کرامات اثنا راہ مین وقوع مین آے
ظاہر ہے اور سب کتب معتبرہ سیر مین مذکور ہے وہ سب واقعہ اوپر حیات کے دلالت
کرتی ہے اور ایسے واقعہ بہی سرزد ہوے ہین کہ اوس سے استشفاع و شفاعت بہی ثابت
ہے ایک حکایت بطور اختصار یہہ ہے جس وقت لشکر یزید پلید کا معہ سر مبارک اور
سبایاے اہل بیت کے ایک پہاڑ کے نیچے قرار پکڑا کہ اوس پہاڑ پر ایک قریہ معمورہ
تمام آباد تہا اور وہان عزیز بن ہارون نام یہودی کوتوال تہا اور اوسکو خواب مین حضرت
موسے اور ہارون علیہ السلام نے حال واقعہ کربلا سے اطلاع دی اور حضرت امام مظلوم کو
سلام کہلا بہیجا صبح کے وقت عزیز بن ہارون نزدیک سر مبارک حضرت امام مظلوم
کے آیا اور عرض کیا کہ اے سید مین موسیٰ و ہارون کا سلام لایا ہون سر مبارک کی
آواز آئی کہ سلام خدا کا اوپر موسیٰ و ہارون کے پہر عزیز نے عرض کیا کہ اے سید کچہہ خدمت مجہے
فرمایئے کہ حق تعالے مجہسے راضی ہو سر اطہر سید الشہدا سے آواز آئی کہ جب تو
اسلام لایا خدا و رسول تجہسے راضی ہوا اور چونکہ تو نے میرے اہلبیت کے ساتہہ احسان
کیا باپ دادا میرے تجہسے راضی ہوے اور چونکہ تو سلام موسی اور ہارون کا میرے
پاس لایا ہین تجہسے خوشنود ہوا روز قیامت کو میرے اہلبیت کے ساتہہ تو محشور ہوگا انتہی

قولہ مراد من دون اللہ سے عام ہے گو سبب نزول خاص اصنام ہین **اقول**
یہہ فقط آپ کی تفسیر بالراے ہے و ذایہہ مفسرین مراد من دون اللہ سے اصنام
لیتے ہین یہان پر قاعدہ عموم لفظ خصوص سبب کا نہین پایا جاتا ہے۔

حضرت موسیٰ کی شان مین حقتعالے فرماتا ہے وکان عند اللہ وجیہا
حضرت عیسیٰ کی شان مین فرماتا ہے وجیہا فی الدنیا والاخرۃ ومن
المقربین پس انحضرت تو اوجیہ ہین اسواسطے حقتعالے انحضرت کا رضاجوی ہے
خود فرماتا ہے ولسوف یعطیک ربک فترضے اور آپ کے دوست
ابوبکر صدیق کا رضاجو ہے ولسوف یرضی اور انحضرت کے متبعین کو محبوب
رکہتا ہے خود فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ لیکن حقتعالے پر حضرت کا کسی طرح دباؤ نہین ہے نہ حقتعالی
کسیطرح سے مجبور ہے بلکہ حضرت کی شفاعت محض اپنی عنایت اور رحمت اور فضل و
کرم اور رضا سے قبول فرماتا ہے کسیطرح دباؤ و مجبوریت کو دخل نہین ہے یہہ
سب مولویصاحب کی اختراعی باتین ہین مولویصاحب نے اپنے زمانے مین لکہنو
اور دہلی کی سلطنت ضعیف دیکہی کہ بادشاہ اسوقت معزول السلطنت ہو محکوم
انگریزی کے تہے براے نام بادشاہ تہے بیگمون اور وزیرون کے تابع تہے
تو دباؤ سے اور مجبورانہ شفاعت قبول کرتے تہے ورنہ جو سلاطین صاحب شوکت
او سطوت کے ہین اونکے جلال او قہر اور غضب کے سامنے وزرا اور امرا
اور بیگمات اور لڑکے بالے بسبب خوف اور رعب کے ترسان اور لرزان رہتے
ہین یاراے سخن نہین ہوتے کہ کلام کرسکتے شفاعت کو کیا دخل ہے جب بادشاہان
دنیا کا یہہ حال ہے بہلا خدا کے سامنے کسکو مجال سخن او شفاعت کی ہے
سوائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مرتبہ وزارت اور محبوبیت کا ہے
ہین حق تعالے انحضرت کی شفاعت بدون کسی دباؤ اور مجبوریت کے محض
اپنے فضل و کرم اور عنایت سے منظور فرماویگا اور مرتبہ شفاعت بالاذن کا تو
آپکو پہلے ہی حاصل ہوگا جب کہ سب مخلوق عرصات مین کہڑے ہونگے اور سب

قولہ صفحہ ۱۲۲ بعض بعض حدیثون کے جو صحاح سے نہین ہے سند لکہنی ضرور ہے کہ ادنکی تنقید کی جاسکے **اقول** آپ کو اگر مادہ تنقید اور تخریج کا ہے اور رواۃ ادنکے معلوم مین تو آپ تنقید یا تخریج کیجئے کوئی مانع نہین ہے اور اگر مادہ جرح اور تعدیل کا نہین ہے تو ہمارے سند لکہنے سے کیا فایدہ ہوگا آپ کیا سمجہین گے۔

قولہ صفحہ ۱۲۳ یعنے کوئی جو کسی سے مراد مانگتا ہے اور مشکل کے وقت پکارتا ہے اور وہ اوسکی حاجت روا کر دیتا ہے سو یہہ بات اسطرح سے کی ہوتی ہے کہ یا تو خود مالک یا مالک کا ساجہی یا مالک پر اوسکا دباو جیسے بڑے بڑے امیرون کا کہنا بادشاہ مان لیتا ہے الخ **اقول** مقصود مولوی اسمعیل صاحب کا یہہ ہے کہ شفاعت تین قسم ہے ایک شفاعت وجاہت دوسری شفاعت محبت تیسرے شفاعت بالاذن شفاعت وجاہت یہہ کہ کسی امیر اور وزیر نے بادشاہ کے حضور مین کسی چور یا خونی کی شفاعت کی اور بادشاہ نے دباو سے قبول کیا کہ اگر مین نہ قبول کرونگا تو یہہ وزیر میرے سلطنت کو خراب کر دیگا دوسرے شفاعت محبت کہ کسی بیگم یا لڑکی نے شفاعت کی تو بخاطر اوسکے مجبور ہو کر بادشاہ شفاعت قبول کرتا ہے کہ اوسکی خاطر شکنی ہوگی تیسرے شفاعت بالاذن کہ بادشاہ کو خود منظور ہے کہ کسی چور کو بخش دے اور کسی اہل کار کو ممتاز کرنا ہے منظور ہو تو وہ بادشاہ اہلکار کو اذن دیتا ہے کہ تو اس چور کی شفارش کر تو وہ اہلکار شفارش کرتا ہے پس حقتعالے بخش دیتا ہے تو شفاعت وجاہت اور شفاعت محبت حق تعالے کے حضور مین نہین ہو سکتی کہ اوسپر کسی کا دباو نہین ہے اور نہ وہ مجبور ہے شفاعت بالاذن ہو سکتی ہے پس کہتا ہون مین اول تو یہہ بیان شفاعت کا اور تقسیم اسکی اس طمطراق کے ساتہہ کہین کتاب اور سنت سے ثابت نہین ہے اور دوسرے یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پروردگار کے حضور مین تینون قسم کی ہے کہ آنحضرت پروردگار کے حضور مین وجاہت اور درجہ وزارت اور محبوبیت کا رکہتے ہین

بحث تقسیم شفاعت

دیکھنا چاہیئے کہ امم سابقہ مین سے جنہون نے سرکشی اور معصیت کیا سبب عذاب
الہی آیا اور حضرت نے دعا کی کہ خداوند میری امت پر بسبب کفر اور سرکشی اور
گناہ کے دنیا مین عذاب نکر ناحقتعالے نے قبول فرمایا پھر آپ کی امت دعوت
کیسے کیسے کافر یہود اور نصارے اور مجوس ہنود مشرک وغیرہ اور بدعتی فاسق فاجر
تارک الصلوۃ ظالم غاصب سود خوار قاتل سب موجود ہین لیکن کسی پر عذاب نہین
آیا یزیدیون نے آپ کے صاحبزادہ حضرت امام حسین علیہ السلام کو سید اہلبیت
کے کس ظلم سے شہید کیا باوجود ظہور آثار قہر اور غضب کے بہ برکت دعا انحضرت
کے کسی پر عذاب آسمانی نہ آیا ورنہ عجب نہ تہا کہ آسمان سے آگ برستی اور
سب ظالمون کو جلا کر خاکستر کر دیتی جناب عالی انحضرت صلعم کا درجہ خدا کے
نزدیک عظیم ہے ایمان کو درست کرو **قولہ** صفحہ ۱۲۴ جواب اسکا تو تب ہوتا کہ
اب کوئی آیت یا حدیث یا کسی بزرگ مجتہد کا قول لاتے کہ فلان شخص کی شفارش
خداوند تعالے نے دیکر مان لیا **اقول** ہم دیکر شفارش مان لینے کے لئے
تب آیت یا حدیث لاتے کہ ہمارا یہہ دعوی ہوتا کہ خدا دیکر شفاعت مان لیتا ہے
بلکہ ایسا اعتقاد شاید کسی مسلمان کا نہوگا یہہ تو فقط احتمالات اختراعی لگاتے گئے
ہین **قولہ** صفحہ ۱۲۴ خدا نہ ہر اعاذ اللہ موم کی ناک ہے جدہر چاہا ہوا ودہر پہیر دو
قول ایسے اعتقاد آپ ہی لوگون کے ہین کہ حق تعالے کی شان مین ایسے
کلمات بے ادبی کے لکھتے ہو **قولہ** صفحہ ۱۲۴ اعوذ بک یا ذا الملک والملکوت والعزۃ
والجبروت من ہذہ الکلمات الَّتی الخ **اقول** آپ کو ایسا اعتقاد حضرت سی بی ہی
اونکے کلمات سے پناہ مانگتے ہین العیاذ باللہ **قولہ** صفحہ ۱۲۵ یہہ جواب
فرماتے ہین کہ نفی شفاعت کی اصنام سے کی گئی ہے اسپر کیا دلیل ہے
اقول کیا آپ کے نزدیک نفی شفاعت کی اصنام سے نہین کی گئی سبحان اللہ

انبیا نفسی نفسی کہتے ہونگے اور آنحضرت مقام محمود پر تشریف لیجائینگے اور سجدہ
مین پڑے رہینگے حقتعالے فرماوے گا یا محمد ارفع راسک
قل تسمع اشفع تشفع بعد اسکے آپ کے طفیل سے سب انبیا اپنی امت کی
اور علماء امت اور اولیاء اور حفاظ بقدر اپنے مراتب کے شفاعت کرینگے
اور شفاعت بالاذن آنحضرت کی علاوہ ان غلام کرینگے اور آنحضرت اوسکی شفاعت
کرینگے جسکو بخشنا خدا کو بھی منظور ہوگا دباؤ اور مجبوریت کو کیا دخل ہے کافر و
مشرک کی شفاعت نکرینگے تفسیر فتح العزیز مین ہے واحادیث متواترہ بیان
کردند کہ غیر از کافر [illegible] در حق ہمہ اہل معاصی حکم شفاعت خواہد شد پس معلوم شد
کہ محروم مطلق از شفاعت کافر است وبس اس تفسیر مین معنی شفاعت بالاذن
کے یہہ لکھتے ہین اول انبساط کمال نفس کاملہ کہ روز قیامت محض بعنایت بغایت
حق جل وعلا موعود است بتوسط عمل وبکوشش وسعی وتلاش زیرا کہ نہایت
عمل وکوشش تحصیل کمال خود است نہ احاطہ ان کمال باتباع خود بوجہی کہ نقصانات
انبیا را بپوشد و درینک کمال [illegible] کنند واین بسط واحاطہ دہی را در شریعت تعبیر
باذن وتکلم فرمودہ اند آنحضرت خود حضرت عرفی شناس حقتعالے کے ہین دباؤ
کی کیا حاجت [illegible] است یوم یقوم الروح و
الملائکۃ صفا لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمن
وقال صوابا آنحضرت آپ خود بات صواب عرض کرینگے مشرک اور کافر کے
واسطے کہ جسکی [illegible] فرما چکا کہ اسکو کبھی نہ بخشے گا نہ عرض کرینگے بلکہ حق
یہہ ہے کہ آنحضرت [illegible] عذاب کا ذکور مشرک کے ہی شفاعت
کرینگے جیسا کہ محقق دہلوی نے لکھا ہے جسکو زیادہ تحقیق شفاعت کی منظور ہو
تفسیر فتح العزیز اور اشعۃ اللمعات کو دیکھے اور حضرت کی ادنی شفاعت دنیا کا علا

ہوجائیگا تیسرے یہہ کہ حدیث مدارج النبوۃ مین موجود ہے اول ما خلق اللہ
نوری قطع نظر اس حدیث کے کل اہل ملل اور اہل اسلام کا اس پر اتفاق
ہے کہ اول مخلوقات نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہین جیساکہ ذات حقتعالے
کی اول موجودات ہے تو پس نظیر حضرت کا مخلوقات ہوگا یا نہین اول ہونا تو محال ہی
نہین ہوسکتا اور جب اول نہوگا تو نظیر نہ ہو سکیگا اب آپ سے ہم پوچھتے ہین
کہ نظیر کا اول مخلوقات یا اول موجودات ہونا محال بالذات یا محال بالغیر ہے اسیطرح
ایک سے پہلے کسی عدد کا ہونا محال بالذات ہے یا بالغیر اور درصورت محال بالغیر ہونے
کے وہ غیر کون ہے **قولہ** صفحہ آپ یہہ نہ فرماتے کہ واللہ علے کل شی قدیر
کے کیا معنی ہین **اقول** معنی اسکے یہہ ہین کہ حق تعالے کل مقدور پر قادر ہے
اگر یہہ معنی نہونگے تو لازم آتا ہے کہ حق تعالی اپنی ذات پر قادر ہو تو اوسکی
ذات مقدورات مین سے ہوجائیگی اور یہہ لازم آتا ہے کہ شریک باری کے
پیدا کرنے پر قادر ہے تو شریک باری متحقق ہوجائیگا حالانکہ وہ محال بالذات ہے
اسیطرح حضرت کے نظیر کو بھی قیاس کیجئے کہ اول مخلوقات اور خاتم النبین ہونا
اوسکا محال ہے **قولہ** صفحہ انہو نے دونون مین نیچریون کی دلیل پسند کرکے بالکل معطل
کر دینگے **اقول** نیچریون کی دلیل تو مناسب حال آپ لوگون کے بہت ہے
اسواسطے کہ جیسا نیچریون نے دین کو طبعی کر دیا ہے اسیطرح آپ لوگون نے ترک
تقلید شخصی کرکے مذہب کو طبعی کر دیا ہے کہ اپنی طبیعت کے موافق جس امام کی قول کو
چاہا اختیار کر لیا قید مذہب کے نہین **قولہ** صفحہ کبھی کبھی اس آیت کو تلاوت فرماتے لعنت
اللہ علی الکاذبین ۔ ایسی عبارت تمام تقویۃ الایمان سے
آپ ایک جگہہ بھی نکال دیوین تو آج لیجئے ورنہ ؎ دروغ ای برادر بگو بے شمار الخ
اسلئے قولہ آیۃ اور اشعار اس بے سرو پا سخن کا بھی جواب ہے **اقول** جس

انبیا اور اولیا کی شفاعت کی تو نفی فرماتے ہین اور اصنام کی شفاعت کی قایل ہوتے ہین اعوذ باللہ من سوء الخاتمہ ٭ قولہ صفحہ ۱۲۵ جن آیتون مین نفی شفاعت کا بیان کلمہ من جسکا معنی کون شخص اور وہ شخص ہی موجود ہے اور اصنام غیر ذوی العقول ہین اقول جن آیتون کو آپ نفی کے واسطے لاے ہین وہ آیتین سب ثبوت شفاعت پر دلالت کرتی ہین اون بار بتعالی کی ساتھ نفی شفاعت کی وہ آیتین نہین ہین اور اصنام اگرچہ ذوی العقول نہین ہین لیکن کلمہ من کا اصنام کے واسطے آیا ہے چنانچہ آیت ممن یدعو من دون اللہ من لا یستجیب لہ الی یوم القیمۃ وھم عن دعائھم غافلون مین تفسیر جلالین وغیرہ مین تفسیر من کے اصنام ہے کما لایخفی ہے یہہ نادانی ناشی بوجہ نادیکھنے کتب تفاسیر کے ہے قولہ صفحہ ۱۲۵ وہی قیامت مین ملیگا اقول اب بھی ملتے ہیں جیساکہ معارج النبوۃ کے عبارت مین گذرا کہ حضرت کو دوشنبہ اور جمعہ کو اعمال امت کی خبر ہوتی ہے اور آپ شفاعت فرماتے ہین اور دنیا مین امت پر عذاب ہونے کے واسطے شفاعت فرماتے ہین قولہ صفحہ ۱۳۰ اسیطرح انحضرت صلعم کا مثل و نظیر بالذات وہ بنظر قدرت خداوندی کے ممکن ہے لیکن بوجہ اسکے کہ خدا نے اپنی عنایت و کرم سے خلعت ختم نبوت سے نوازا ہے اور خلاف عہد کرنا بڑا عیب ہے اس لئے اپکے مثل و نظیر کو پیدا نہین کریگا اس صورت مین وہ مثل و نظیر محال بالغیر ٹھہرا اقول اول تو محال بالغیر ہونا نظیر او مثل حضرت کا عبارت تقویۃ الایمان سے نہین مفہوم ہوتا جب عبارت تقویۃ الایمان پر اعتراض ہوے تب یہی سب سخن سازی کی گئی دوسرے عبارت تقویۃ الایمان سے ظاہر ہے کہ نظیر حضرت کا ممکن الوقوع ہے اسواسطے کہ حضرت کے مثل کو مشیت پر معلق کیا ہے حالانکہ جو امر محال بالغیر ہے ممکن الوقوع نہین ہوتا ورنہ خلاف عہد کرنا ممکن الوقوع

ملاحظہ فرماوین قال النجدی فقد ثبت بالنصوص الفہمیۃ
ان من اعتقد النبی وغیرہ ولیہ فہو وابوجہل فی الشرک
سواء انتہی یعنے کہا نجدی نے پس تحقیق ثابت ہوا ساتہہ نصوص فہمیہ کے تحقیق
جو کوئی اعتقاد کرے نبی اور غیر نبی کو ولی اللہ کا پس وہ اور ابوجہل شرک مین
برابر ہین اور پہر شیخ نجدی نے یہہ لکہا ہے وواحد یعبد الاوثان
کما فی حدیث الترمذی حیث یعظم قبر النبی و
یقف عندہ کما یقف فی الصلوۃ واضعا یدہ
الیمنی علی یدہ الیسری ویقول یا رسول اللہ اسئلک
الشفاعۃ یا رسول اللہ ادع اللہ فی قضاء حاجتی ویناد یہ
ویعتقد نداءہ سببا لحصول مرادہ ویعظم اثارہ
ومشاہدہ ومجالسہ ودارہ حتی اتخذ الاثار مسجدا
وکل ذالک من الاوثان من النبی کان او ولی
من اللات او العزی من المسیح او العزیر فان الصنم
فی الشرع ہو المعبود والوثن غیر المصور انتہی ۵
ترجمہ یعنے اور ایک شخص پوجتا ہے بتون کو جیسا کہ حدیث ترمذی مین
ہے اس حیثیت سے کہ تعظیم کرتا ہے قبر نبی صلعم کی اور کہڑا ہوتا ہے نزدیک
اوسکے جیسا کہ کہڑا ہوتا ہے نماز مین دران حالانکہ رکہنے والا ہے دہنا ہاتہہ
بائین ہاتہہ پر اور کہتا ہے یا رسول اللہ سوال کرتا ہون آپ سے شفاعت یا رسول اللہ
دعا کیجئے خدا سے بیچ قضا حاجت میری کے اور پکارتا ہے حضرت کو اور اعتقاد
کرتا ہے ندا اونکے کو سبب واسطے حصول اپنے مراد کے اور تعظیم کرتا ہے اثار اور
مشاہدہ اور مجالس اور گہر کو یہان تک کہ لیا اثار کو مسجد اور یہہ سب بت ہین نبی سے ہو

عبارت کے آپ طالب ہین وہ عبارت تقویۃ الایمان کی یہہ ہے کہ جو کوئی کسی
نبی یا ولی یا امام کو یا کسی فرشتے یا پیر کو اللہ کے جناب مین اس قسم کا شفیع
سمجھے سو وہ اصل مشرک ہی انتہی جب نبی یا ولی یا امام شہید کو شفیع سمجھنے والا
مشرک ہے حالانکہ نبی و ولی اور امام اور شہید خود بہی نبی و ولی اور امام اور شہید کو
شفیع سمجھتے اور انہین بزرگون سے مسلمانون نے یہہ اعتقاد حاصل کیا ہے تو
نعوذ باللہ نبی اور ولی اور امام شہید بہی مشرک ٹھہرے تو اس صورت مین جو
باتین آپ نے بہ نسبت مولانا کے لکہا ہے آپ ہی پر اولٹ پڑے مشکوٰۃ شریف
مین ہے عن ابی سعید ان رسول اللہ صلعم قال ان من
امتی من یشفع للفئام ای الجماعۃ ومنہم یشفع للقبیلۃ ومنہم
من یشفع للعصبۃ ومنہم من یشفع للرجل حتی یدخلوا
الجنۃ رواہ الترمذی **قولہ** صفحہ ١٣٢ قصہ چون پیر شود پیشہ کند والے
اقول معلوم ہوا کہ آپ کے خاندان مین یہی دستور چلا آتا ہے آپ جیسے رستم نکلے کہ
خشاے ربانی شہابی خاندانی کرتے ہین **قولہ** صفحہ ١٣٢ اور جنے رسالہ توحید اونکا اپنے
انکہون سے دیکہا ہے یہہ مضمون ہرگز ہرگز اوسمین نہین ہے **اقول** اصل یہہ ہے
کہ آپ عبد الوہاب نجدی کے دوست ہین اگر دوست مین ستر عیب ہون ایک ہنر
بہی ہو تو دوست کی نظر اوسی ہنر پر پڑتی ہے ع یک ہنر داری و ہفتاد عیب
دوست نہ بیند بجز یک ہنر حدیث ہے حبک الشئ یعمی و یصم چونکہ آپ کو شیخ
نجدی سے کمال الفت ہے اوسکی محبت نے اونکو نابینا کر دیا ہے کہ اوسکے
رسالہ مین یہہ عبارتین آپ کو نظر نہ آئین **قولہ** صفحہ ١٣٢ معترض صاحب تصحیح نقل
کرین **اقول** تصحیح نقل یہہ ہے کہ عبارت رسالہ توحید شیخ نجدی کے اوس رسالہ
سے کہ معتبر ہے علماء اوسمین رد بہی علماء مکہ معظمہ کا موجود ہے نقل کیجاتی ہے آپ

کرین گے مگر فرق اس بات کا ہے کہ صاحب تقویتہ الایمان محبت اور وجاہت حضرت کے نفی کرتے ہین اور مولانا کی غرض یہہ ہے کہ حقتعالی حضرت کی محبت اور وجاہت سے شفاعت قبول فرماوے گا لیکن جو صاحب تقویتہ الایمان شفاعت وجاہت اور محبت مین حضرت کی شفاعت کو محض اپنے فضل وکرم اور عنایت اور رضا سے قبول فرماوے گا شفاعت محبت اور وجاہت کی واسطے ہر محل پر کچھہ دباؤ اور مجبوریت لازم اور ضرور نہین ہے یہہ فقط غلط فہمی ہے بہت سلاطین شفاعت اپنی امیر اور وزیر اور فرزند اور قریب کے بسبب ...ق ہونے شفاعت کے بدون دباؤ اور مجبوریت کے قبول فرماتے ہین اور حضرت خلاف حق کے شفاعت نفرماوین گے لایتکلمون الا من اذن له الرحمان وقال صوابا مولوی معنوی دفتر سیوم صفحہ ۲۲۹ مین ارشاد کرتے ہین

گفت پیغمبر کہ روز رستخیز		کی گذارم مجرمان را اشک ریز
من شفیع عاصیان باشم بجان	تا رہانم شان ز اشکنجہ گران	عاصیان اہل کبائر را بجہد
وارہانم از عتاب نقض عہد	صالحان امتم خود فارغند	از شفاعتہای من روز گزند
بلکہ ایشان را شفاعتہا بود	گفتشان چون حکم نافذ میرود	قولہ صفحہ ۱۳۴ جنگ بدر مین

جب ستر آدمی جانب کفار کے اسیر ہوئے الخ **اقول** قصہ جنگ بدر کا کچھہ حضرت کے نقص شان پر نہین دلالت کرتا بلکہ یہہ معاملہ راز اور نیاز کے ہین درمیان عاشق اور معشوق کے جو کوئی کسیکو دوست رکھتا ہے کبھی سرفراز کرتا ہے کبھی چشم نمائی کرتا ہے کبھی تنبیہ کرتا ہے حدیث ہے ادبنی ربی فاحسن تادیبی اور غور کرو تو اگرچہ حکم شرعی موافق راے حضرت عمر کی ایا لیکن حکم تقدیر اور تکوین کا مطابق راے ابوبکر صدیق اور انحضرت صلعم کی روان ہوا تھا یہہ باتین باریک ہین اسکو آپ اپنی موٹی عقل اور فہم سے کیا سمجھین گے

یا ولی سے لات سے یا عزی سے ہیم سے یا عزیز سے پس تحقیق صنم شرع مین صورت
بنایا کیا ہے اور وثن غیر مصور ہی ہے ۱۲

قولہ صفحہ ۱۳۵ شرک کی دو قسمین ہین **اقول** قسم دوسرے شرک کی اس مقام پر
بیان کرنے سے کیا حاصل اسواسطے کہ اسکے آپ بھی قایل ہین اور صفحہ ۱۳۶ مین
بیان کیا ہے ہان مشرکین یعنی اول کے حق مین شفاعت نہ ہوگا عبارت دو قسمین
اور شفاعت نہ ہوگا لایق تماشے کے ہے **قولہ** صفحہ ۱۳۵ حضرت نے فرمایا ہے کہ یا
فاطمہ لا املک لک الخ **اقول** نفی شفاعت کی دلیل مین یہی حدیث آپ کے عبدالوہاب
نجدی سے لاتے ہین اور حالانکہ یہہ ہے کہ اس حدیث سے نفی شفاعت کی
نہین مفہوم ہوتی بلکہ یہہ حضرت نے فرمایا کہ یہہ تکیہ نکرین کہ ہم بیٹی رسول کے
ہین کہ عمل سے باز رہین بلکہ عمل سے غافل نہون **قولہ** صفحہ ۱۳۶ مراد عام ہے
ہان سبب نزول خاص ہے **اقول** اسکا جواب ہم متعدد مقام پر دے چکے ہین
کہ مفسرین مراد خاص اصنام تحریر فرماتے ہین **قولہ** صفحہ ۱۳۶ معترض صاحب
کے عبارت یعنی تم معزز اور وہ چیز لایق تماشا ہے **اقول** اب سوائے الفاظ
لفظ کے کچھ نہین جانتے اور معنی سے خبر نہین ہے یہہ واب محصلین سے نہین ہے
اور ابھی اور وہ خطا کاتب سے ہے **قولہ** صفحہ ۱۳۷ محل انصاف و مقام غور ہے
معترض صاحب کی تحریر کو صاحب تقویۃ الایمان کی عبارت سے کچھ علاقہ نہین الخ
اقول یہی علاقہ ہے کہ صاحب تقویۃ الایمان نفی شفاعت کرتے ہین اور
مولانا صاحب ثابت کرتے ہین مگر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دونو صاحب
مین نزاع لفظی ہے اسواسطے کہ اس امر کے دونون صاحب قایل ہین کہ درباب
شفاعت کے خدا پر کسی کا دباو نہین ہے نہ خدا کسیطرح مجبور ہے نہ حضرت علاوہ
مرضی حق کے شفاعت کرینگے کافر اور شرک کی شفاعت مغفرت کے باب مین

تو پکارنا غیر خدا کا بھی شرک ہوگا **اقول** تو آپ کا پکارنا اپنے شاگرد اور
زوجہ اور خادم کا بھی شرک ہی تو آپ بھی مشرک ہین اور تخصیص میت کی قرآن
اور حدیث سے ثابت کیجئے **قولہ** صفحہ ۱۴۱ حدیث مین ہے اذا سالت فاسئل
اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ الخ **اقول** آپ اپنی زوجہ
وغیرہ سے کہانا پانی مانگتے ہین اور شاگردون سے کام مین مدد طلب کرتے ہین
تو آپ مشرک ہوے اور میت کی تخصیص حدیث مین نہین ہے حضرت سلامت
ذرا معنی حدیث کے سمجھئے حدیث مین بیان عزیمت کا ہے اور وہ مانع رخصت کا
نہین ہے آیا نہین جانتے کہ اصحاب صفہ نے قسم کہای تہی کہ کسی سے سوال نکرین
گے یہانتک کہ اگر کوڑا گر پڑتا کسی سے نہ کہتے کہ اوٹہادو حالانکہ ایسے چیزون کا
سوال دوسرون سے ممنوع نہین ہے **قولہ** صفحہ ۱۴۲ اسمین یہہ کہان لکہا ہے
کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ میرے وسیلہ سے حاجت طلب کرو صرف اسمین ثبوت شفاعت
کا ہے الی قولہ حضرت یہہ وسیلہ ایک درجہ ہے قرب حضرت رب العزت مین الخ
اقول تفصیل اس درجہ کی مولانا رفیع الدین دہلوی نے اپنے قیامت نامہ مین
لکہا ہے و اعلاے درجات جنت علی الاطلاق درجہ ایست کہ نام ان وسیلہ است
وان مخصوص بحضرت خاتم النبین صلعم است وخاصہ او انست کہ صاحب او حکم وزیر
وارد کہ ہیچ فیضے ونعمتے باہل جنت ہیچ امت نرسد مگر بطفیل او واز دست او انتہی
پس معلوم ہوا کہ آنحضرت جنت مین وسیلہ ہین واسطے فیضان نعمتون جنت کے
اور دنیا مین بہی وسیلہ ہین واسطے پہونچنے قرآن اور حدیث اور احکام شرایع
عبادات اور معاملات اور علوم باطن اور اخلاق اور معارف کے اور یہہ بدیہی ہے
اور اسباب سے مسبوق ہین اور سب کے پہلے حقتعالے نے نور آنحضرت صلعم کا
اپنے قدرت کاملہ سے پیدا کیا اور حضرت کے نور سے کل مخلوقات کو پیدا کیا

قولہ صفہ ۱۳۹ سچ ہے اگر یقین کامل بای ہوتی تو خدا تعالے کی مجبوری معاذ اللہ کیونکہ تجویز کرتے **اقول** حق تعالےکے مجبوری کس مقام تجویز کیا ہے اگر ثابت کیجی تو بہتر ورنہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین **قولہ** صفہ ۱۳۹ آپ یہہ فرمائیے کہ اس قسم کی شفاعت خدائے پاک کے دربار مین جایز یا ناجایز **اقول** اس قسم کی شفاعت خدا کے دربار مین جایز ہے لیکن اوسکے دربار مین لاچاری اور مجبوری اور دبا کو دخل نہین ہے یہی باتین سب کرمی ہوی ہین کہ کام قادر توانا مطلق کو اوپر عاجز اور محتاج کے قیاس کرتے ہین **قولہ** صفہ ۱۴۰ ایسی شفاعت مجبورانہ کا تجویز کرنے والا اگر جاہل اور مشرک نہین ہے تو کیا عالم اور موسن ہے **اقول** شفاعت کا تجویز کرنیوالا بہر حال عالم اور موسن ہے باقی شفاعت مجبورانہ کے تجویز کرنے والی اوسکے درگاہ مین آپ لوگ ہین کہ احتمال ایسے شفاعت کو بہی وہان تجویز کرتے ہین ورنہ ہم لوگ تو کہتے ہین کہ لاچاری اور مجبوریت کو اوس کے درگاہ مین احتمال اور وہم بہی نہین ہے یہہ آپ لوگ کہان سے ایجاد کرتے ہین یہہ سب باتین رسالہ توحید عبد الوہاب نجدی سے انتخاب کی گئین ہین۔

قولہ صفہ ۱۴۱ علما کی شان مین خصوصًا اس زمانہ مین کہ بندگان خدا کو خوف خدا سے ڈراتے رہین **اقول** صاحب تقویۃ الایمان نے بندگان خدا کو بہت ڈرایا یہانتک کہ مایوس ہو گئے اور یاس خدا سے کفر ہے لہذا ہم لوگون نے اوسکا تدارک اور جبر نقصان کیا اور امید دلایا تا ایمان بین الخوف والرجا باقی ہے **قولہ** صفہ ۱۴۱ غیر خدا کو جو میت ہو پکارنا بمنزلہ عبادت کے ہے اسیواسطے بغوی یدعون کے معنی یعبدون کے تعبیر کرتے ہین **اقول** مغالطہ نہ دیجئے دعا کے تین معنی ہین ندا اور طلب حاجات اور عبادت اور یہان مراد تیسرے معنی ہے جیسا بغوی تعبیر کرتے ہین اول مراد نہین ہے جو آپکا مقصود ہے **قولہ** صفہ ۱۴۱ عبادت غیر خدا کے شرک ہی

لیتے ہین **قولہ** صفحہ ۱۴۴ اکرام کے معنی قیام کے نہین **اقول** بجا ہے لیکن
اکرام کے افراد مین سے ایک فرد قیام بھی ہے **قولہ** صفحہ ۱۴۵ پس یا رسول اللہ
کہنا شرک ٹھیرا اور التحیات مین تو خود آنحضرت صلعم کی تعلیم الخ **اقول** جب
یا رسول اللہ خراب ٹھیرا تو حضرت نے التحیات مین شرک تعلیم فرمایا حالانکہ
حضرت واسطے نفی شرک کے مبعوث ہوے تھے **قولہ** صفحہ ۱۴۶ [illegible] عین
ہین اونکا دل مردہ ہوگیا **اقول** خصوصاً وہ مبتدعین کو نفی توسل اور علم غیب و
حیات النبی کی کرتے ہین زیادہ تر مردہ ہوگئے **قولہ** صفحہ ۱۴۶ حضرت تو تعلیم
فرماتے ہین آپ اوسپر یا مذکیوں نہین ہوتے **اقول** اس مقام پر بھی
تعلیم حضرت کی بطور تعریض کے ہے اگر کوئی موافق عزیمت کے عمل کرے تو بہت
بہتر بات ہے کار برخصت ہو رحیص الرجال لیکن اگر سنت پر عمل کریگا
تو شرک نہو جائیگا **قولہ** صفحہ ۱۴۶ صاحب تقویۃ الایمان کی بھی ہمت
مصروف ہے خدا و رسول کے اتباع اور تعظیم مین **اقول** ایک تو صاحب
تقویۃ الایمان دوسرے عبد الوہاب نجدی تیسرے آپ کہ ان صاحبان کی
ہمگی ہمت خدا و رسول کے اتباع اور تعظیم مین مصروف ہے کہ ایہا النبی کہنے کو
بھی شرک کہدیا والعیاذ باللہ **قولہ** صفحہ ۱۴۶ [illegible]
اقول یہہ بیان قیام نماز کا ہے سو قیام نماز بیشک خدا کے واسطے مخصوص
ہے اور اس سے نفی دوسرے قیام کی نہین ہو سکتی ہدایہ مین ہے التنصیص
بالذکر فلا ینفی ما عداہ **قولہ** صفحہ ۱۴۷ تو فرماتے
یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ کا جپنا کون لوگ کرتے ہین الخ **اقول** اگر شیخ
عبد القادر کو حاضر ناظر سمجہکر جو کوئی شخص یہہ ورد کرے تو البتہ شرک ہو جائیگا
جب وہ شخص سوائے خدا کے کسی کو حاضر ناظر ہر مقام پر نہین سمجہتا اور اوس ورد کے

مدارج النبوہ مین ہے اول ما خلق اللہ نوری والخلق کلھم
من نوری تو حضرت وسیلہ ہوے واسطے افاضہ وجود ہم لوگون کے اور
جو ہمارے مرادات اور حاجات دینی اور دنیوی حاصل ہوتے ہین اوسکے بہی وسیلہ
آنحضرت ہین اسواسطے کہ سب چیز حضرت کے وسیلہ سے عالم ظہور مین آئین مواہب
لدنیہ مین ہے لولاک لما خلقت الدنیا پس جب ثابت ہوا کہ آن
حضرت دنیا اور دین اور خلق عالم کے وسیلہ ہین تو ہم نے اگر آپ کے وسیلہ سے
کوئی چیز طلب کیا تو کیا غضب ہوگیا اور کیا زہر ملا دیا باوجودیکہ قرآن اور
حدیث اور آثار صحابہ اور حکایات بزرگان دین اور اتفاق فقہا سے ہویدا اسکا ہے آپ تو
مولانا کے بہ نسبت لکہتے ہین کہ خوب خدا کی قدر دانی کی تو خدا کی قدردانی تو ظاہر ہے
کہ سب مخلوقات یہود اور نصاری اور کفار وغیرہ اوسکے الوہیت کے قایل ہین مصرع
ہمانتقی بر الوہیتش ہر یکی ما ہم مسلمان کیون نہ فدا ہو جاوینگے لیکن آپ نے آنحضرت صلعم کی
خوب قدر دانی کیا علم غیب کی بالکل نفی کردیا شفاعت مین بٹہ لگایا آنحضرت کے
وسیلہ گردانی کو شرک کہدیا حیات النبی کے قایل نہین ہین یہود او نصاری کا
خوب ساتھ دیا مصرع این کار از تو آید مردان چنین کنند + **قولہ** صفحہ ۱۴۳ اسمین خود
حضرت امام اعظم ابو حنیفہ صاحب کا قول نقل کیا ہے **اقول** اور
قول سے نفی جواز توسل کے نہین مفہوم ہوتی اور ہینے شامی سے اتفاق سلف اور
خلف کا اوپر استحباب توسل کے نقل کیا ہے اور حدیث توسل حضرت آدم کی
بیان کیا ہے کہ آپ اپنی عقیدہ فاسدہ نفی توسل سے توبہ کرین **قولہ** صفحہ ۱۴۴
آپ کیون کہتے ہین یہہ ہمیشہ کا حکم ہے **اقول** آپ بمنزلہ حرف تفریع کی ہے
قولہ صفحہ ۱۴۵ بعوض دعا بغیر اللہ کو عبادت بغیر اللہ جانتا ہے **اقول** وہ دعا
جو شہادت ہی بمعنی ندا کے نہین ہے دوسرے مفسرین نے بہی معنی دعا کے عبادت کے

مولانا شاہ عبد العزیز صاحب و علامہ نیشاپوری کے سوا فقہاے حنفیہ اکثر قائل ہین
کہ جو جانور بہ تقرب بغیر اللہ نامزد ہو حرام ہے اگرچہ ذبح کے وقت تسمیہ کیا جاوے
اقول یہہ امر بہی ما بین مفسرین کے مختلف فیہ ہے اکثر مفسرین ما اہل بہ لغیر اللہ
عند الذبح کہتے ہین اور بعضے عند الذبح کے ساتہہ قید نہین کرتے احتیاطا اسمین
ہے کہ ایسا ذبیحہ نکہاوے لیکن شرک اس سے نہین ثابت ہوتا جو امر مختلف فیہ
ہے ما بین علماے کے وہ شرک نہین ہوسکتا شان علما مجتہدین اور مفسرین کے
یہہ نہین ہے کہ وہ لوگ شرک جائز کرین حق تعالے علما کی تعریف فرماتا ہے انما
یخشی اللہ من عبادہ العلماء جو لوگ خدا کو ڈرتے ہین شرک کو نہین
جائز رکہتے ہین **قولہ** صفحہ ۲۵۱ جیسے مزارات مثل گلبرگہ ردولی بریلی مرادآباد جہیر
کچہوچہہ وغیر ذلک الخ **اقول** یہہ جو آپ نے تفصیل مبتدعین کے اس مقام پر لکہی
درست ہے یہان الہ آباد کے بڑے مزار پر ایسے ایسے بدعتین ہوتی ہین اور
جابجا مزارون پر ایسی بدعتین ہوتی ہین کہ خدا کی پناہ ہم اہل سنت حنفی المذہب
بہی تو روتے ہین کہ اس زمانہ کے تفریط اور افراط نے معاملہ دین کا درہم برہم
کردیا ادہر بدعتیون نے اور گورپرستون نے اسقدر تفریط کیا کہ کوئی دقیقہ شرک
اور بدعت کا نہین اوٹہا رکہتے قبر پر سجدہ اور رکوع کرتے ہین ناچ باجہ کرتے ہین
تعزیہ کی بدعتین کرتے ہین شادی وغمی مین سیکڑون رسوم کفار ہنود اور
گبر کی اور شرک اور بدعت کی بجالاتے ہین اور اودہر فرقہ وہابیہ نے اسقدر
افراط اور غلو کیا ہے کہ زیارت قبور کو بالکل بدعت کہنے لگے اور زیارت روضہ
منورہ رسول اللہ صلعم کو بدعت کہتے ہین اور مدینہ طیبہ نہین جاتے ہین اور لوگونکو
باز رکہتے ہین چنانچہ بشیر سہسوانی کے رسالہ آپ نے بہی دیکہا ہوگا دفتر فقہ
اور سلوک کا درہم برہم کردیا آئمہ مجتہدین پر طعن اور تشنیع کرتے ہین یا رسول اللہ

ف
بیان نذر ...

یہہ سمجہتا ہے کہ حق تعالے اپنی قدرت کاملہ سے اس میری ندا کو غوث پاک
کے روح پرفتوح تک پہونچاوے اور معطی حقیقی اور قاضی الحاجات اصل خدا کو
جانتا ہے اور تبرکا حضرت غوث کے نام کے ساتہہ توسل کرتا ہے تو وہ شخص مشرک
نہوگا اور اصل یہہ ہے کہ بعض اعمال اور افعال فقرا اور درویشون کے بظاہر خلاف
شرع معلوم ہوتے ہین کہ ہر شخص کو اوسکی توجیہ نہین ظاہر ہوتی لیکن واقع مین
اوسکی تاویل صحیح ہوتی ہے جیسا قصہ حضرت خضر و حضرت موسی کا قرآن مین مذکور ہے
حضرت خواجہ حافظ شیرازی فرماتے ہین ؎ بمے سجادہ رنگین کن اگر پیر مغان
گوید کہ سالک بیخبر نبود زراہ و رسم منزلہا ۔ مولانا رفیع الدین دہلوی نے
اپنی بعض تحریرات مین لکہا ہے کہ بعض اقوال بزرگان دین کے مثل متشابہات قرآنی
کی فہم مین نہین آتی تو اگر تاویل اوسکے نجانے تو اوسپر منکر نہو پس بزرگان کے بعض
امور مین جو قیاس مین نہ آوے دم مارنا نچاہیئے نہ اوسپر عمل کرنا ضرور ہو انکار کرنا بہی نچاہیے
حال پاکان را قیاس از خود مگیر گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر **قولہ** صفحہ ۱۴۹ ملا علی قاری
نے مناسک مین کہا ہے ولا یطوف ای لا یدور حول البقعة
الشریفة لان الطواف من مختصات الکعبة المنیفة الخ **قول**
ان تحریرات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسئلہ طواف مختلف فیہ ہے انتباہ مین شاہ
ولی اللہ نے اور فتاوی ابو البرکات مین مباح لکہا ہے ملا علی قاری وغیرہ
حرام لکہتے ہے اور قاعدہ شرع کا ہے کہ جو مسئلہ مختلف فیہ ہوتا ہے حرام قطعی
نہین ہوتا ہے پہر شرک کیونکر ہوسکتا ہے زیادہ برین نیست کہ بموجب قاعدہ
مسلمہ اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام کے اس فعل سے احتیاط
کرینگے اور مگر وہ تنزیہی کہینگے شرک کسیطرح نہین ہوسکتا ہے قاعدہ فقہ کا
ہے جو مسئلہ مختلف فیہ ہو قاضی مجتہد جسکے موافق حکم دیگا نافذ ہوگا **قولہ** صفحہ ۱۵۱

آپ البتہ قیاس کرتے ہیں کہ کفار اور مشرکین پر قیاس کر کے مسلمانوں کو
بھی اونکے زمرہ میں داخل کیا ہے **قولہ** صفحہ ۱۵۳ ہر طرح پر مکروہ ہے
اقول آپ اسپنے امام سے بھی ترقی کر گئے کہ وہ قیام بطریق
تعظیم اور تکریم کے مکروہ کہتے ہیں آپ ہر طرح مکروہ فرماتے ہیں ہندی کی
مثل ہے گرو گڑ ہی رہے چیلا کھانڈ ہو گئے **قولہ** صفحہ ۱۵۳ حالانکہ احتمال رہتا کہ
حضرت معاویہ اس فعل سے خوش ہونگے **اقول** پہ حضرت معاویہ اس
فعل سے کہاں خوش ہوتے اسی وجہ سے حکم دا سطے منع کا کیا پس حضرت
معاویہ کے فہم میں اور ہمارے مقصد میں کچھہ منافاۃ نہیں ہے **قولہ**
صفحہ ۱۵۵ غرض یہ ہے کہ یہہ تو بعد عیسی علیہ السلام کے ہوگا ہم خیریت گذرجائیگی
اقول غرض یہ کہ ہم بفضلہ ایسے فتنوں سے محفوظ ہیں اور ایمان بین
الخوف والرجا تو ہمیشہ اور ہر وقت ہے **قولہ** صفحہ ۱۵۹ یہہ سابق محقق ہوا کہ افعال
محرمہ پر شرک بمعنی ثانی کا اطلاق ہوتا ہے **اقول** اور آپ سابق یہہ ثابت
کر آئے ہیں کہ شرک بمعنی ثانی کو شرک خفی کہتے ہیں چنانچہ آپ نے
شعر بھی لکھا ہے ؎ درین شرک یک نوع پوشیدہ است ✧ کہ زیدم بیازرد
وعمرم نخست ✧ تو پس معلوم ہوا کہ طواف غیر خانہ کعبہ معظمہ کا شرک خفی ہے
اور شرک خفی ترک عزیمت اور ترک اولی ہے تو طواف ترک اولی ہوا اور
ترک اولی اور مکروہ تنزیہی ایک چیز ہے کما فی رد المحتار
وقد یطلق المکروہ علی المکروہ تنزیہا ھو ما کان
ترکہ اولی من فعلہ و نرادف خلاف الاولی
کما قدمنا اور مکروہ پر بہی اطلاق جواز کا ہوتا ہے کما فی
رد المحتار وقد یقال المطلق الجائز واراد بہ ما یعم المکروہ

ہے کہتے کو شرک سمجھتے ہین ایصال ثواب کو بدعت کہتے ہین تقلید شخصی کو
بدعت کہتے ہین یہان تک کہ ہر کوچہ و بازار مین مجتہد مارے پہرتے ہین
ہر جولاہہ و دہنیا او قصاب کو دعوی اجتہاد کا ہے اور مضمون الہا یک اذا صلی
رکعتین فانتظر الوحی کا جاری ہے جو مسایل کبہی نہ سننے مین آے تہے اب
ان لامذہبون سے سنتے ہین آتے ہین اللہم احفظنا من فتنۃ
ھذا الزمان **قولہ** صفحہ ۱۵۱ اس جگہ حضرت کا اسم گرامی دوبار آپ نی
لکہا درود سے بخل فرمایا **اقول** آپنے اسی مقام پر کہیں یا حضرت کے
لفظ لکہا اور کہین درود نہ لکہا اتامرون الناس بالبر وتنسون
انفسکم ثم تقولون ما لا تفعلون **قولہ** صفحہ ۱۵۲ آپ کہتے ہی
ہین کہ ناموں مین معنی کا اعتبار نہین ہوتا یہان کیونکر فراموش کر گئے
اقول یہہ امر بجا ہے کہ اعلام مین بعد علم ہونے کے لحاظ معنی وضع اول کا نہین
رہتا لیکن اس سے یہہ نہین لازم آتا ہے کہ ابتدا مین وقت وضع اسم کے
واسطے علم کے بہی اعتبار نہو **قولہ** صفحہ ۱۵۲ اب پیر بخش و عبد النبی وغیرہ ناموں کو
ناجایز جانتے **اقول** جواب اور تحقیق ان ناموں کی گذر گئی فتذکر **قولہ** صفحہ ۱۵۲
اگر مشار الیہ عوام مسلمان ہین الخ **اقول** ہان مشار الیہ عوام مسلمان ہین اور
آپ نے جو عوام اور خواص مسلمانون کا حال لکہا ہے دلیل اوسکے صدق کی کیا
ہے اور آپنے حال بدعت مبتدعین کا مزارون پر اور تعزیہ پر لکہا ہے اور یہان
آپ کلام سونے اور چاندی اور لوہے کی تصویر بنا کر پوجنے مین کرتے ہین پس بتلائیے
کہ مسلمان کہان اسطرح پرستش کرتے ہین اسکو بہی ثابت کیجئے **قولہ** صفحہ ۱۵۲
آپ تو قیاس کرتے ہین اب مریدون کو قیاس کا حکم ہوتا ہے **اقول**
ہم لوگ بچارے کیا قیاس کرینگے ہم لوگ تو مقلد ہین آپکے امام اور

اندیہا رے خلاف مقصود کے نہین ہے **قولہ** صفحہ ۵ وجہ اسکی تہی کہ انکو
اُس کے بہکنے کا اندیشہ الخ **اقول** اس مقام پر آپ نے غلط عبارت لکہی
صحیح عبارت یہ ہے سے انکو اُمت کے بہکانے کا اندیشہ یہان تقسیم چادر دلیدہ کا
بیشہ اونکو دین کے ویرانے کی فکر مین سکن کبہی مسجد اور کبہی صحرا لے لق و دق کا
گوشہ یہان شب و روز ریاضت اور عبادت اور ناشتہ کے لئے تقسیم حلوائے بے
دود و شیخ عبد الحق کا توشہ وہان تحصیل بادشاہت کی واسطے استعمال شمشیر دو دستہ
یہان زیارت قبرون کے اور فقرا کے واسطے تقسیم ریوڑی و گلدستہ اب کو طریق
مناظرہ چہوڑکر سخت گوئی اور ژاژ خائی سے کیا فایدہ ہوا بجز اسکے جواب ترکی
بترکی پایا **قولہ** صفحہ ۱۵۱ قولہ تعالے ما تزر وازرۃ وزر اخری
اقول قران مین ولا تزر وازرۃ وزر اخری آیا ہے آپ
جب قران مین اسقدر غلطی کرتے ہین ما اور لا مین فرق نہین کرتے تو آپ
جواب الجواب کیا لکہتے ہین یا کسی غرض کے واسطے تحریف کرتے ہین اور
یہود و عیسائی شدید یحرفون الکلم عن مواضعہ کے ہوتے ہین تحریف قران انجیل
کے افعال سے کم نہین ہے **قولہ** صفحہ ۱۵۷ جو غیرون کے نام کرتے ہین
قران تک پہونچتا ہے نہین جیسا کہ اللہ صاحب نے فرمایا وجعلوا
للہ مما ذرأ الی اخرہ **اقول** جو چیز مسلمان بطریق ایصال
ثواب کے میت کی روح کو بخشتے ہین بیشک پہونچتی ہے چنانچہ اس باب
مین احادیث اور اقوال فقہا اوپر بیان کیا ہے اور جو کفار بتون کے نام
دیتے ہین وہ نہین پہونچتا ہے اور آیت مین بیان حال کفار کا ہے آپ
لوگون کو کچہ اختلال دماغ اور اختلاط عقل ہے کہ احکام کفار اور مومنین
مین فرق نہین کرتے اور عموم لفظ کو ہر مقام پر جاری کو سمجھتے جیسا ایک اونٹ

پس ان عبارات سے ثابت ہوا کہ طواف مکروہ تنزیہی ہے اور چونکہ اطلاق
جواز کا مکروہ پر بھی ہوتا ہے اسواسطے طواف کو جایز کہا تو طواف کی حرمت
اور شرک کی نفی آپ کے قول سے خود ثابت ہوی پس اسقدر جو آپنے
عبارات فقہ کی تحریر فرمائی سب عبث بیکار ہوی آپ ہی کے قول سے
طواف جایز ہوگیا۔

قوله صفحہ ۱۵۹ معترض صاحب کا اظہار تقلید صرف مریدون کی دہوکہا
دینے کو تہا ورنہ باطن مین دعوے اجتہاد ہے چنانچہ یہان ظاہر ہوگیا الخ

اقول مولانا صاحب بیشک مقلد حنفی ہین لیکن واسطے جواز طواف کے
استدلال حدیث جایز کے ساتہہ اور اسطرح کتاب ازالہ الشکوک مین استدلال
ساتہہ حدیث اور تفسیر بغوی کے اور نہ استدلال کرنا ساتہہ فقہ کے اسواسطے
ہے کہ مقابلہ ہے مجتہد ان لباسی سے کہ یہہ لوگ فقہ کو تسلیم نہین کرتے اسواسطے
ان لوگون کے مقابلہ مین حدیث اور تفسیر دلیل لانا چاہیے جو کوئی توپ
سے لڑائی کرے اوس سے توپ سے لڑنا چاہیے جو کوئی تلوار سے لڑے اوس سے
ویسا ہی لڑنا چاہیے بگڑگان بگڑگئی توانیم رست **قوله** صفحہ ۱۵۹ حضرت امام
اعظم کے نزدیک عموم عبارت کا اعتبار ہوتا ہے نہ خصوص سبب الخ

اقول ہان یہ قاعدہ مسلم ہے مگر وقتیکہ عموم پر بھی عبارت سے خاص مراد ہو
اور اس مقام پر تفسیر مفسرین مین ہے عبارت خاص مراد ہے کما بینا مرارا

قوله صفحہ ۱۵۹ اس مقام مین ان ٹہرانے والون کی خطا کا بیان ہے نہ بیان
شان نزول **اقول** جب آپ صاحب تقویۃ الایمان کے مطلب سے گریز
فرماتے ہین اور اوسکی تاویل کرتے ہین تو اب ہم کو خواہمخواہ ضرورت نہین
ہے کہ ہم اوسکے خلاف ثابت کرین اگر اونکا مطلب یہی ہے جو آپ تحریر فرماتی ہین

اور زیادہ اس سے بانہ مسایل مین دیکہہ لیجے اور شیخ عبد الحق نے اوس فاتحہ کو
منع کیا ہے جو مرد اور عورت جاہل اوسمین زیادہ تکلفات کرتے ہین اور
رسوم ناجایز بجالاتے ہین تو قول شیخ کا منافی ہمارے مطلوب کا نہین ہے
مولوی محمد اسمعیل صاحب صراط المستقیم مین فاتحہ کے واسطے لکہتے ہین اور
توسل بزرگون کے ساتہہ حکم کرتے ہین اب چاہیے کہ آپ مثل مگس کے
سر پیٹین اور ہاتہہ افسوس کا ملین کہ آپ کے امام بہی توسل اور فاتحہ کے قایل
ہوگئے اور بطور نماز کے بیٹہنے کو لکہا بیان طریقہ چشتیہ مین صفحہ ١٤٢ افادہ اول
طالب را باید کہ با وضو دو زانو بطور نماز بہ نشیند و فاتحہ بنام اکابر این طریقہ
یعنی حضرت خواجہ معین الدین سجزی و حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی وغیرہما
خواندہ التجا بجناب حضرت ایزد پاک بتوسط این بزرگان نماید اور تفسیر فتح العزیز
مین ہے چنانچہ فاتحہ و قل و درود خواندن طریق متعین است براے رسانیدن ماکولات
و مشروبات بارواح انتہی اور سیوم میت مین تیسرے روز کی وجہ یہہ ہے کہ پہلی
روز تجہیز و تکفین مین مصروف رہتے ہین دوسرے روز تعزیت سے فرصت نہین
ہوتی تیسرے روز جب کچہہ فرصت ہوئی ایصال ثواب کیطرف متوجہ ہوے یہ تعین بہی
ضروری نہین ہے جب چاہے سیوم کرے اور جو امور کہ سیوم مین جیسا تیل
پانی مین پہول ڈالنا عورات جہلا عمل مین لاتے ہین سب بدعت سیئہ ہین
سواے صدقات اور قران شریف اور کلمہ پڑہکر ثواب بخشنے کے کہ یہہ مستحب ہی
حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ اگر ماں باپ یا عزیز و اقربا یا دوست و آشنا
کے واسطے ایکدفعہ بہی ستر ہزار بار کلمہ پڑہکر بخشیگا وہ شخص بیشک جنتی ہوگا اور
قران شریف کے باب مین یہہ حدیث شریف صحیح مسلم مین ابو ہریرہ سے
مروی ہے ترجمہ اوسکا یہہ ہے اور نہین جمع ہوتی کوئی قوم بیچ کسی گہر کے گہر دن

خربوزہ کہا گیا تہا گلے مین اٹک گیا مرنے لگا ایک طبیب نے اوسکو
پتہر سے کوٹ دیا خربوزہ لوٹ گیا اونٹ چنگا ہوگیا اونکے شاگرد نے کہا یہہ
اچہا نسخہ ہاتہہ لگا اسیطرح سب کے دوا کرونگا ایک بڈہی عورت کے
تہوڑی نکلی تہی اوس شاگرد کے پاس لوگ دوا کے واسطے لاے اوسنے پتہر سے
کچلا وہ عورت ہلاک ہوگئی یہی مثال آپ کی ہے۔

قولہ صفہ ۱۶۰ ان عبارتون سے معلوم ہوا کہ شرک اور کفر دو قسمین ہین
مومن پر کفر اور شرک بمعنی ثانے کے اطلاق ہوتا ہے **اقول** یہہ امر علم
ہے لیکن مولوی اسمعیل صاحب نے کسی مقام پر دو قسم شرک اور کفر
کے بیان نکئے اور یہ لکہا کہ یہان شرک بمعنی ثانی ہے برابر شرک اور کفر
کی دوکان جاری کردیا اور شرک اور کفر نہایت ارزان کردیا اسی وجہ سے
سیکڑون جاہل ایک دوسرے کو شرک اور کافر کہنے لگے اسکو کچہہ یادہ علمی
ہے آپ یہہ بات سمجہتے ہین دوسرے عوام تو نہین سمجہتے اگر مولوی صاحب کسی
مقام پر کچہہ تفصیل کر دیتے تو کیون مطعون خلایق ہوتے **قولہ** صفہ ۱۶۱ نیاز و نذر
تو حرام ہے الخ **اقول** نیاز نذر بغیر اللہ بیشک حرام او جو عبارت بحر الرایق کے تحریر فرمائی
بجا ہے باقی نیاز کی لفظ بعضے لوگ اوپر فاتحہ وغیرہ ایصال ثواب پر اطلاق
کرتے ہین اسصورت مین نیاز حرام نہین کی **قولہ** صفہ ۱۶۱ اور فاتحہ مروجہ کی یہہ
کیفیت ہے کہ شیخ عبد الحق دہلوی جو آپ کے مستند ہین الخ **اقول** اصل
فاتحہ مروجہ کی ایصال ثواب عبادت مالیہ اور بدنی کا روح میت کو ہے یعنے
سورہ قرآنی اور فاتحہ اور سورہ اخلاص وغیرہ پڑہکر اسکا ثواب اور کہانیکا
ثواب روح میت کو بخشتے ہین اور اوسکے استحباب کے باب مین بہت احادیث
وارد ہوے ہین چنانچہ بعض احادیث اور روایات فقہ کے اوپر بیان کیا ہے

کے واسطے مقصود ہوتا ہے چنانچہ تفسیر مذکور مین لکہا ہے اری اضحیہ از طرف
مردہ کردن در حدیث صحیح آمدہ است لیکن معنیش ہمین است کہ دادن جان
براے خدا ثوابے کہ دارد بان مردہ بخشیدہ شود نہ انکہ ذبح براے مردہ کردہ انتہی
انتہی دوسرے یہہ کہ ایسی اہلال کے ساتہہ جانور کو ذبح کرے اور اگر اہلال سے باز
آوے اور مہمان کے واسطے ذبح کرے یا اوس جانور کو بیع کر ڈالے اور
مشتری اللہ کے نام سے ذبح کرے تو حلال ہے جیسا کہ تفسیر مذکور مین
ہے اری ذکر نام خدا بران جانور وقتے فائدہ میدہد کہ تقرب بغیر خدا از
دل دور کردہ خلاف ان شہرت اور شہرت دادہ دیگر دہند کہ ما ازین
کار برگشتیم انتہی پس اس بیان سے ثابت ہوا کہ سانڈ وغیرہ جو کفار بت
کے نام چہوڑتے ہین اوسکو اگر مسلمان بسم اللہ کرکے ذبح کرے تو حلال
ہے چنانچہ خلاصہ مین ہے اذا اعطی الذمی او المسلم البقر لاجل
الصنم یحل للمسلمین اکلہ ولا یضمن لاجل الا
کل لیدفع رسم الکفر من دار الاسلام انتہی تیسرے
شرطیہ ہے کہ آثار اور علامات اس اہلال بغیر اللہ کے پاے جائین جیسا
کہ بت کے سامنے یا تعزیہ کے سامنے یا کسی تہان پر یا کسی نشان کے ساتہ
یا قبر پر یا توپ چلنے کے واسطے یا کسی جن و پری کے واسطے کہ ایذا دیتا ہے یا
کسی گہر پر مسلط ہے یا کسی مہمان کے تعظیم کے واسطے اور پہر اوس جانور کو
ذبح کرکے ڈال دے اور گوشت اوسکا کوئی نکہاوے یا فقط خاص لوگ کہاتے ہین
ہر شخص کو اوسمین سے نہ دین اور بدبخت اوس گوشت کو جائز نکہین جیسا کہ تفسیر
مذکور مین لکہا ہے۔ بغیر اللہ یعنی براے غیر خدا است خواہ ان غیر بت باشد
یا روحی خبیث بطریق ہوگ کہ بنام او بدہند وخواہ جنی مسلط بر خانہ یا سر کسے کہ بدون

اللہ سے پڑھتے ہیں کتاب اللہ کی اور باخود ہا ایک [illegible]
نکریہ کہ نازل ہوئی ہے اول پر سکینہ اور ڈھانپتے ہیں انکو رحمت [illegible]
انکو فرشتے اور ذکر کرتا ہے انکو جسے [illegible] کے درمیان [illegible]
ہیں اس سے معلوم ہوا کہ جمع ہو کر قران پڑھنے [illegible]
ہے اسقدر ثواب ہے لیکن [illegible] **قولہ**
نام سے جانور کو نامزد کرنے سے اور شہرت کر دینے سے حرام
اقول آپ کی تقسیم [illegible] سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ اگر [illegible]
امیر کے واسطے ذبح کرے [illegible] حالانکہ آپ اشباہ نظائر کی [illegible]
لکھے ہیں ولو ذبح لقدوم الامیر و واحد من العظماء
یحرم وان ذکر اسم اللہ علیہ [illegible] قربانی
نیت کے طرف [illegible] حالانکہ جواز قربانی کا نیت کیطرف سے [illegible]
فقہ سے ثابت ہے **قولہ** ص ۱۶۲ تفسیر بیضاوی میں ہے یا اہل بغیر اللہ بہ ای
رفع بہ الصوت الخ **اقول** [illegible] سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجرد رفع صوت
بغیر اللہ موجب حرمت [illegible] ہے ورنہ لازم آوے گا کہ اگر
کسی مہمان کے واسطے [illegible] ذبح کیا جاوے [illegible] کے نام سے قربانی [illegible]
جاوے سب حرام ہو جاوے حالانکہ ایسا نہیں ہے پس اس سے [illegible] دیگر ہیں تفسیر
فتح العزیز میں لکھی ہیں اول یہہ کہ تقرب غیر کے واسطے جان دینا منظور ہو اور گوشت
مقصود نہو چنانچہ تفسیر فتح العزیز میں ہے وجان آن جانور را ازان غیر قرار
داده گشته اند وان عین شرک است پس اس قید سے ذبحہ مہمان کے واسطے
اور جانور قربانی اور عقیقہ وغیرہ خارج ہوا اسواسطے کہ جان خدا کے واسطے دیجاتی
ہے اور مقصود گوشت ہوتا ہے مہمان کے واسطے اور ثواب قربانی کرنے والے

اپنے گہر مین ذبح کرتے ہین کسی کے قبر یا نشان پر نہین ذبح کرتے پس یہہ
ذبیحہ حلال ہین لیکن اس زمانہ مین لوگون نے ایسا غلو اور تعصب اور
افراط کیا ہے کہ جو کوئی فاتحہ کے واسطے جانور ذبح کرتا ہے اوسکو بہی حرام
کہدیتے ہین دین مین ایسا غلو نچاہئے جب تک کوئی آثار ذبح لغیر اللہ
کا نہ پایا جاوے فقط اپنے ظن سے حرام نہ کہنا چاہئے حقتعالے فرماتا ہے
لولا اذ سمعتموہ ظن المومنون والمومنات بانفسہم
خیرا ہان اگر کوئی جاہل لغیر اللہ جان دینے کے واسطے ذبح کرتا ہو
اور گوشت مقصود نہو جیسا کسی جن اور شیطان اور خبائث کے خوشنودی کے
واسطے ذبح کرے یا شیخ سدو یا شہید یا غازی میان کے واسطے جان دینا
منظور ہو تو البتہ حرام ہوگا اگرچہ تسمیہ بہی اوسپر کہین ذلک فتفکر **قولہ** صفحہ ۱۶۲
حضرت بی بی کی صحنک مرد نکہاوے اور جب اونکی نیاز کیجئے تو دہی خشکہ
ہی پر کیجئے اور اوسمین بالضرور فلانے فلانے ترکاریان بہی ہون اور مسی اور مہندی
بہی اور لونڈی نکہاوے الی قولہ شاہ عبد الحق کا توشہ حلوائے تر ہوتا ہے الخ
اقول ایسے افعال اور تخصیصات جہال مرد اور عورتین بلکہ اسے زیادہ لیپنا
اور پوتنا اور بخور کرنا پہول رکہنا یہہ سب بجالاتے ہین اور یہہ اعتقاد کرتے ہین
کہ روح میت کی ضرور وقت فاتحہ کے حاضر ہوتی ہے اسواسطے فاتحہ
حضرت بی بی کا عورت کرتی ہین اور مرد چہرہ پر کپڑا ڈالکے فاتحہ کرتے ہین
ایسے بہت خرافات کرتے ہین لیکن صحنک اور توشہ سہ منی وغیرہ کے
ایصال ثواب عبادت مالی اور بدنی ہے اور یہہ اہل سنت کے نزدیک
ایصال ثواب بے شبہہ جایز ہین لیکن جاہلون نے اوسمین بہت شعبدہ
زیادہ کردے ہین تو عالمون کو چاہئے کہ جاہلون کو ان زیادتی سے منع کرین

دادن جانور از ابتداے سکنہ ایجا درست برد ارشود یا توپ را روانہ کردن نذید
وخواہ پیرے یا پیغمبرے را باین وضع جانورے زندہ مقرر کردہ دہد کہ این ہمہ
حرام است اور یہی تفسیر مذکور مین لکھا ہے وبعض جہال مسلمین درین مقام کج فہمی میکنند
ومیگویند کہ گوشت را پختہ بنام مردہا دادن بلاشبہہ جائز است وما نیز از ذبح کردن
جانور بنام ان مردہ ہمین قدر قصد مینمایم براے فہمانیدن ایشان یک نکتہ کافی است
کہ بایشان باید گفت کہ ہرگاہ شما ذبح کردن جانور بنام غیر خدا نذر میکنند
اگر عوض ان جانور گوشت ہمان مقدار خریدہ وپختہ بفقرا بخورانند در ذہن شما
ان نذر ادا میشود یا نے اگر میشود راست میگوید کہ مقصود شما از ذبح غیر از خورانیدن
براے ثواب ان مردہ نبود والا تقرب بذبح نذر او کردہ اند شرک صریح لازم
می آید اور در المختار میں ہے ذبح لقدوم الامیر ونحوہ لواحد
من العظماء یحرم لانہ اہل بہ لغیر اللہ ولو وصلہ
ذکر اسم اللہ تعالی ولو ذبح للضیف لا یحرم لانہ
سنۃ الخلیل واکرام الضیف اکرام اللہ تعالے
والفارق انہ ان قدمہا لیاکل منہا کان
الذبح للہ والمنفعۃ للضیف او للولیمۃ او للربح وان
لم یقدمہا لیاکل منہا بل یدفعہا لغیرہ کان
لتعظیم غیر اللہ تعالے فتحرم وہل یکفر قولان
بزازیہ وشرح وہبانیہ پس بکرا شیخ سدو کا اور گاے سید احمد کبیر
مین یہ شرطین نہین پائی جاتی اسواسطے کہ اوسمین لغیر اللہ جان دینا مقصود نہین
ہوتا بلکہ فاتحہ مین کہا نا پکا کر سورہ فاتحہ اور قل وغیرہ پڑہکر ایصال ثواب بدنی
اور مالی منظور ہوتا ہے اور گوشت مطلوب ہوتا ہے اور فاعل اسکے اللہ کی نام پر

داہنے ہشکا اور کوئی بائین اور شبہات شیطانیہ ایسے ایسے کا م مشابہت کفار
انہین لوگون سے صادر ہوتے ہین اور محرم مین کہ ایام غم ہے سوہانہ نہین
پہنتے اور پان نہین کہاتے وغیر ذلک من المزخرفات کیا کرتے ہین اب ذرا
عبارت کتاب دیکہتے اور سمجہتے تب ارادہ جواب کا کرتے ع خود غلط انشا غلط
املا غلط **قولہ** صفحہ ۱۶۳ جناب مولوی صاحب حب مجلس یار دور از اغیار
الی قولہ کہ جنہنے مولانا محمد اسمعیل صاحب دہلوی کا مقابلہ کیا اور جو طرفہ
اری دہلی کے عدا سے پہولے نہ سماتے ہونگے **اقول** اگر مولانا نے
مولوی اسمعیل صاحب کا مقابلہ کیا اور تقویت الایمان کو رد کیا تو کیا
بڑے کمال کی بات کیا مولوی صاحب مرحوم کچہہ کوئی عالم محقق نہ تہے فقط
چند احادیث یاد تہی مزاج مین جودت اور بے باکی تہی اور زبان کے تیز تہے
اور تقویت الایمان کا جواب دشوار نہین تہا ایک طالب العلم بہی جواب لکہہ سکتا ہی
بسبب اوسکے بے حقیقت ہونیکے کسی نے علماء اعلام سے اوسکی طرف التفات بہی
نہین کیا اور مولانا نے بوجہ ایک لا مذہب کے لکہا ورنہ لایق انکے التفات کے
نہ تہی اور جناب مولانا کی تو بڑی شان ہے بعد فخر الدین رازی کے جناب مولانا و
اوستادنا سید شاہ مولوی فخر الدین احمد صاحب الہ آبادی پیدا ہوئے اگر اشغال
اور اذکار سے فرصت ہوتی دفتر فلاسفہ کا اور دفتر فرقہ بدعتیون کا درہم برہم کرتے
تقویت الایمان کی کیا حقیقت ہے بلکہ جناب مولانا مولوی فخر الدین رازی
سے علم باطن مین بڑہے ہوئے ہین اسواسطے مولانا فخر الدین رازی کو لکہتے
ہین **ع** گر باستدلال کار دین بدے ✤ فخر رازی راز دار دین بدے
اور حال یہہ کہ مولانا فخر الدین احمد الہ آبادی راز دار دین کے ہین لسط الله
ظلہ العالی علے رؤس الطالبین والمستفیدین وخذال الله الحاسدین کیا خوب

نہ یہہ کہ بالکل ایصال ثواب اور کار خیر موقوف کر دین بہ نچاہیئے کہ شر کے
واسطے خیر ہی باز رکہین بلکہ اوسی شر سے روکین اور خیر جاری رکہین شر
کے واسطے خیر سے باز رکہنا غلو فی الدین ہے آپ سے پوچہتے ہین انصاف
فرمایئے کہ اگر ایک شخص نماز پڑہتا ہے لیکن لحاظ اداب اور سنن کا نہین کرتا
بلکہ جو افعال کے نماز مین مکروہ اور بدعت ہین بجا لاتا ہے تو اوسکو بالکل
نماز سے منع کرنا چاہیئے یا یہہ کہنا چاہیئے کہ نماز پڑہے جا لیکن جو افعال کہ مکروہ
ہین نماز مین ترک کردے اغلب ہے کہ دوسری بات کہی جائیگی یا ایک شخص
فقط نماز جمعہ اور عیدین خاصکر پڑہتا ہے پنجوقتی نہین پڑہتا تو اوسکو یہہ کہنا
چاہیئے کہ پنجوقتی بہی پڑہا کر یا یہہ کہنا چاہیئے کہ نماز جمعہ اور عیدین بہی ترک کر کہ
تخصیص جمعہ اور عیدین کی بدعت ہے اسی طرح فاتحہ مروجہ وغیرہ مین جو
امور مکروہ اور بیفایدہ ہین اونسے منع کرنا چاہیے اور ایصال ثواب باقی رکہنا
چاہیئے وما علینا الا البلاغ **قولہ** صفحہ ١٦٣ فرمایئے کہ یہہ سب افعال کس جگہہ اور
کس ولایت کے مشرکون کے تہے **اقول** وہی مثل ہے انکہہ کے اندہے
نام نین سکہہ عبارت ازالہ کو نہین دیکہتے کہ اوسمین کیا لکہا ہے اعتراض
کرنے کیواسطے مرے جاتے ہین ازالہ مین تو بہ نسبت آیت کے ولا
تقولوا لما تصف السنتکم مشرکین مکہ کا حال لکہا ہے اور بہ
نسبت دوسرے افعال محرم وغیرہ کے نہین لکہا عبارت ازالہ کی یہہ ہے
کہ یہہ سب افعال مشرکین مکہ کے تہے کہ واسطے جہوٹہ باندہنے کے اللہ پر ایسے
افعال کرتے تہے کسی جانور کو حلال اور کسی جانور کو حرام ٹہراتے اور بہ
نسبت افعال جہال مسلمان کے اگے لکہا ہے اور مومنین اصول دین مین
سب متفق ہین مگر دوسرے فرقے فروعات مین مختلف ہو کر صراط مستقیم سے کوئی

بلکہ فرد کامل اہل سنت کے وہ ہوں کہ صاحب علم اور فقرا وغیرہ ہین
قولہ صفحہ ۱۶۲ فاتحہ مروجہ کا حال شیخ عبدالحق کے کلام سے ظاہر ہوا کہ عرب
مین آج تک اس رسم کا اسم بہی نہین الخ **اقول** مین عرض کر چکا
مراد شیخ عبدالحق کے ممانعت سے امور زاید ہین کہ عورتین جاہل کرتی ہین ورنہ
اصل ایصال ثواب مستحب ہے اور زمانہ شیخ عبدالحق مین عرب مین
فاتحہ مروجہ ہند کا نہ رہا ہوگا اس زمانہ مین تو یہہ خاکسار بچشم خود دیکہہ آیا ہی
کہ جس روز تراویح مین ختم قران شریف ہوتا ہے اکثر مسلمان جمع ہوتی ہین
اور شربت یا تباشا یا کوئی شرینی رکہی جاتی ہے اور حفاظ پنج ایت اور سورتین
مختلف اور ورود اور فسل یا اور قل اور معوذتین اور سورہ فاتحہ بلحجہ عرب
پڑہتے ہین بلکہ دو دو تین تین آدمی ملکر پڑہتے ہین اور دیر تک پڑہتے ہین
پہر دعائین مانگتے ہین ہندوستان سے زیادہ تکلف وقوع مین آتا ہی
قدآدم قنادیل روشن کیجاتی ہین اور قاری قران کو خلعت فاخرہ
پہناتے ہین آپ کو اگر خدا رمضان شریف مین لیجاے تو دیکہہ لیجے گا
قولہ صفحہ ۱۶۴ شاہ عبدالعزیز صاحب کے فتوی سے صرف امداد اموات
کے بہ ثواب و دعا و تقسیم طعام وغیرہ کا ثبوت ہوا نہ فاتحہ مروجہ کا اور کلام
اسمین ہے نہ اسمین الخ **اقول** حق پوشی خوب بات نہین ہے صریح مولانا
شاہ عبدالعزیز صاحب کے عبارت مین مرقوم ہے طعامیکہ بران فاتحہ امامین
کنند تبرک میشود اگر اپ یہہ کہتے ہین کہ مروجہ کی لفظ نہین ہے خیر نہ صحیح فاتحہ
مطلق جایز ہے ضمن مطلق مین سب افراد مروجہ اور غیر مروجہ سب داخل
ہین اور فاتحہ مروجہ تفسیر عزیزیہ مین تحت آیۃ وما اہل بہ لغیر اللہ کے مذکور ہے
چنانچہ فاتحہ وقل و درود خواندن طریق حسن است برای رسانیدن باموات

منشی محمد علی الفت الہ آبادی نے فرمایا ہے

بحمد للہ کہ بدوران شہ فخر دین
بعلماء عصر ند فرد و وحید

بعلم و عمل بو حنیفہ دو شند
بعرفان سر شبلی و بایزید

بمعقول و منقول و فرع و اصول
چنین دید چشمم نہ گوشم شنید

چو خوانم در اسلم و تحفہ اے
عدیلش نباشد زوالش بعید

بہ از فخر رازی بعلم کلام
بعلم ادب بر حریری فرید

ہمانا کہ فکر فلک سیر شان
برائے حل اشکال آمد کلید

بپے آنکہ حق آشکارا شود
شود باطل از دہر خود ناپدید

بہ تردید اقوال دہابیان
بدستش قلم چون علم بر کشید

کشیدہ خط رد بقول فضول
بہ نص حدیث و کتاب مجید

ہمانا کہ از دست تحقیق خویش
شک و وہم را پردہا بر درید

دل اہل حق است ازو باغ باغ
بقلب مخالف چو خاری خلید

زہے قول فیصل کہ چون ہر کسے
چہ از اہل حق و چہ باطل شنید

چو حساد و سعدے بے مثل گو
جزا احسنت گفتن طریقے ندید

موافق بساز و مخالف بسوز
بنا چار آہنگ تحسین کشید

قولہ صفحہ ۱۶۴ آپ کی یہہ غرض ہے کہ سب فرق امت محمدیہ اصول ایمان میں متفق اور فروع میں مختلف ہیں الخ **اقول** مراد اصول ایمان سے سب اصول نہیں ہے بلکہ بعض اصول کہ وہ اصل اصول ہیں وہ توحید اور رسالت اور اہل قبلہ ہونا ورنہ روافض اور جبریہ اور قدریہ خوارج وغیرہ اکثر اصول ایمان میں مختلف ہیں **قولہ** صفحہ ۱۶۴ اہل سنت کو عموماً ایسے افعال سے کنارہ سمجھنا نہ ہے عدم اطلاع انکی احوال سے الخ **اقول** عموماً اہل سنت مراد نہیں ہے

کرنے کی صاف دلیل ترجیح ہے **اقول** خدا کے نیاز کے کہانے مین شرط
کہانے والون کی نکرنے اور فاتحہ بزرگون کے کہانے مین کرنے کی وجہ یہہ ہی
کہ سب نیک کار اور بدکار خدا کے بندی ہین اور خدا سب کو روزی دیتا ہی
ع ادیم زمین سفرہ عام اوست ٭ برین خوان یغما چہ دشمن چہ دوست ٭
پس کسیکا لحاظ اوسکے نیاز کے کہانے مین نہین کیا جاتا ہے بخلاف فاتحہ
بزرگون کے کہانے مین کہ اوسمین اس حدیث کا خیال ہے عن ابی
سعید انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا
تصاحب الا مومنا ولا یاکل طعامک الا تقی رواہ
الترمذی وابوداود والدارمی **قولہ** صفحہ ۱۲ کبندہ سار کرنے والے
کہنی کرنے والے سکر حضرت پیران پیر اور خواجہ نصیر الدین چراغ ہند
کے نام کا اور ایک چلنی عند حضرت دانیال کے حصہ اسیطرح اور پشہ والے
ضعیف الایمان اپنے اپنے پیتون مین سے چیزون کو علیحدہ کر رکہتے ہین الخ
اقول یہہ آپ نے نہ بیان کیا کہ علیحدہ کرکے اوسکو کیا کرتے ہین آپ
نہ جانتے ہون تو ہمسے سنئے کہ اوسکو خدا کی راہ مین صدقہ کرتے ہین اور
ثواب اسکا اون بزرگون کی روح کو بخشتے ہین یا اوسکا کہانا پکا کر فاتحہ کرکے
فقرا کو دیتے ہین اور اوسکا ثواب ان بزرگون کی روح کو بخشتے ہین تو
اب اسمین فرمایئے کیا قباحت ہے خرچ کرنے اور خدا کے راہ مین دینے
کے واسطے مقتدائے خود فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا انفقوا
مما رزقناکم اور ایصال ثواب کے باب مین اوپر احادیث اور اقوال
فقہا بیان کیا ہے اگر اسیطرح سب افعال اور اعمال مومنین داخل افعال
مشرکین ہونگے اور لحاظ نصوص قران اور حدیث کا نہوگا تو خدا خیر کرے

وشرد یات باروح انہی عالمگیری اور طحطاوی مین لکھاہے کوئی عبادت
نماز ہو یا روزہ یا صدقہ یا قراۃ قران یا ذکر اللہ یا طواف یا حج یا عمرہ
یا غیر اسکے زیارت قبور انبیا علیہ السلام اور زیارت قبور شہدا اور اولیا
اور صالحین اور موتٰی تکفین میت اور جمیع انواع نیکی کا اگر ثواب اپنے غیر کو بخشے تو جائز
ہے اور ظاہر ہے کہ فاتحہ مین ثواب صدقہ اور قراۃ قران کا بخشا جاتا ہے یہ کیونکر
نہ جایز ہوگا حنفی مذہب کو اس سے انکار نہ چاہئے باقی امور ممنوعہ نکرے **قولہ**
صفحہ اب اگر وہ جواب اور رسالہ نذیر بشیر عنایت فرما دین تو دیکھا جاوے
الخ **اقول** آپ نے رسالہ ازالۃ الشکوک کا کیا عمدہ جواب لکھاہے کہ دوسرے
رسالہ کے جواب کی طیاری کی ہے بجز ذلت اور رسوائی کے کیا حاصل ہوا
اپ کی کارستانی اس رسالہ مین سب ظاہر ہوگئی ع تو کار زمین را چہ بساختی
کہ باسمان نیز پرداختی ۔ ابھی اس رسالہ کے جوابدہی سے فارغ الذمہ ہوتے تب آگے کا
حوصلہ کرنا ہان فقط اپنے اظہار علم کے واسطے اور اپنے شاگردون مین فخر
کرنے کے واسطے کہ جناب مولانا ومولی العالمین سید شاہ مولوی فخر الدین صاحب
کے رسالہ کا جواب لکہدیا اور جب ہر طرف سے آواز واہ واہ کی بلند ہوی ہوگی تو
آپ کپڑے مین پہولے نہ سماتے ہونگے حالانکہ ایسے جواب لکھنے سے اظہار اپنی
لا علمی کا کیا **قولہ** اس بیان کی تردید سے سابقاً منکشف ہوا کہ فاتحہ مروجہ
ناجایز اور نذر ونیاز ورسوم دیار ہند حرام وعرس بزرگان بدعت لا اصل لہ
مخالف حدیث ہے کما مر مرارا الخ **اقول** امور مذکور کو اپنے مقام پر ہم نے
بوجہ احسن احادیث اور اقوال علما سے بلکہ آپکے امام کے قول سے
ثابت کردیا من شاء فلینظر ثمہ مگر اونٹ اپنی پکڑ سے باز نہین اتا ۔
قولہ صفحہ ۱۶۵ خدا کے نیاز مین ایسے کہانے والون کی شرط نکرنے اور اسمین

ہوجیگا ورنہ اب اپنے اصول کے موافق مشرک ہین اعوذ باللہ من سوء العقیدہ **قولہ** صفہ ۱۶۶ الحاصل علم غیب مخفض پروردگار عالم ہے **اقول** حقتعالے خود حضرت کی شان مین فرماتا ہے وماھو علے الغیب بضنین **قولہ** صفہ ۱۶۶ کسی نبی یا ولی اور ماسوا اونکے بہ اعلام الہی غیب اطلاع ہوتی ہے والا نہ باقی تمام صفحہ مین جو لکہا وہ موید ہمارا ہے الخ **اقول** اعلام الہی کا ہمکو انکار نہین ہے اگر آپ بہ اعلام الہی علم غیب نبی اور ولی کے قائل ہین تو ہمارے اور آپ کے کچہہ نزاع نہین ہے انجہ انا کند کنند نادان لیک بعد از ہزار رسوائی **قولہ** صفہ ۱۶۶ شاہ ولی اللہ صاحب نے مشائخ کا طریقہ بیان کردیا بدون تعرض جواز اور ناجوازنکے جیسا انتباہ مین طریقہ الخ **اقول** یہہ کتاب قول جمیل اور انتباہ شاہ صاحب نے واسطے عمل کرنے مسلمانون اور سالکون کے تالیف کیا ہے یا مثل فسانہ عجایب اور قصہ الف لیلہ اور آرایش محفل اور داستان امیر حمزہ کے فقط دل لگی کے واسطے قصہ کہانی تصنیف کیا ہے اگر جو امور کہ کتاب مذکور مین مسطور ہین اگر جایز ہین تو بہتر ہی اور اگر نہین جایز تو اپنی کتاب اور امور ناجایز کو لکہا ہے اور اونکی عدم جواز سی کچہہ تعرض نکیا اور دیدہ دانستہ حق سے سکوت کیا اور حدیث ہے الساکت عن الحق الشیطان الاخرس تو معاذ اللہ شاہ ولی اللہ بموجب آپ کے زعم کے گونگے شیطان ٹہرے **قولہ** صفہ ۱۶۷ خدا ہمکو معاذ اللہ ولی سے کہان یہ ہے جو رفاقت صحیح ہوگی **اقول** لفظ ولی کے صحت معلوم ہوتی تو جواب اس جملہ کا لکہا جاتا۔

قولہ صفہ ۱۶۷ خداوند تعالے کی عظمت جسکے دلمین نہین ہوتی ہے وہ ایسے کلام کو ادب سمجہتا ہے **اقول** جسکی سمجہہ نہین درست ہوتی وہ ایسے کلام کو بے ادبی جانتا

آپ چند روز مین بالکل جز اسلام سے خارج ہو جائنگے اگر خیال کرو تو سب
اعمال اور عبادات مومنین کے اعمال کفار سے ملتے ہین مسلمان اپنے معبود
کی عبادت کرتے ہین نماز پڑھتے ہین ہنود بہی اپنی معبود کی پرستش کرتے
ہین سجدہ کرتے ہین مسلمان مسجد بناتے ہین وہ بتخانہ بناتے ہین مسلمان
تسبیح لیکر وظیفہ تہلیل اور تسبیح پڑہتے ہین وہ مالا لیکر رام رام جپتے ہین مسلمان
روزہ رکہتے ہین وہ برت رکہتے ہین مسلمان غسل کرتے ہین وہ بہی غسل
کرتے ہین مسلمان زکوۃ دیتے ہین وہ دان پن کرتے ہین مسلمان سادات کی تعظیم
کرتے ہین وہ برہمنون کی تعظیم کرتے ہین مسلمانون کے کئی طریقہ ہین عالم و
درویش ہوتے ہین اونکے طریقہ ہین پنڈت اور جوگی ہوتے ہین اولیا و سے
کرامت سرزد ہوتی ہین اونسے استدراج ہوتا ہے مسلمان نکاح کرتے ہین
وہ بہونری پہرتے ہین مسلمان جہیز دیتے ہین وہ بہی دہج دیتے ہین مسلمان
مکہ اور مدینہ جاتے ہین وہ بہی پراگ اور کاشی اور گیا جاتے ہین مسلمان طواف
خانہ کعبہ کرتے ہین اور ہر شوط مین حجر اسود کا بوسہ دیتے ہین وہ بہی بڑے
بتخانہ کا بنارس مین طواف کرتے ہین اور ہر گردہ مین بت کو بوسہ دیتے ہین۔
مسلمان بعد حج اور عمرہ کے سر مونڈاتے ہین وہ بہی اپنے تیرتہہ کے بعد
سر مونڈاتے ہین مسلمان زمزم مین تبرکاً نہاتے ہین وہ بہی گنگا مین نہاتی ہین
مسلمان زمزم تبرکاً بہتے مین لاتے ہین وہ بہی گنگا جلی بہتے مین لاتے ہین۔
مسلمانکو مطوف احکام تعلیم کرتے ہین اونکو پراگ وال تعلیم کرتے ہین
مسلمان مرید ہوتے ہین وہ چیلا بنتے ہین اور کنٹہے پہنتے ہین مسلمان عقیقہ کرتے ہین
وہ مونڈن کرتے ہین اسیطرح بہت افعال اعمال ہین پس آپ کو لازم ہے کہ
جسقدر اعمال مسلمانون کے ہنود سے ملتے ہین سب ترک کیجئے تب آپ موحد ہونگے

بسمے ملک الاملاک رواہ البخاری اقول اس حدیث
سے ممانعت تسمیہ کے ساتھہ اس نام کے ثابت ہوتی ہے اور بیان کلام
اطلاق اس وصف مین ہے کہ جسمین یہہ وصف پایا جاتا ہو اور اشعار حضرت
سعدی مین اطلاق بطریق وصف کے ہے نہ بطریق تسمیہ کے فتدبر
وتعقل ولا تکن من الغافلین قولہ صفحہ ۱ اس دوسرے
حدیث مین اتنی بات زاید ہے کہ ولکن قولو ما شاء اللہ ثم
شاء فلان یہہ اوسکے منافی نہین اقول یہہ حدیث منافی ہے حدیث اول
کی اسواسطے کہ حدیث اول نفی مشیت غیر اللہ کے ہے اور یہہ حدیث ثابت
ہے واسطے مشیت غیر اللہ کے بعد مشیت خدا کے پس دونون حدیث کی
مطلب مین بڑا فرق ہوگیا قولہ صفحہ ۱ یہہ مضمون تو عبارت النص سے سمجھا
جاتا ہے لا وفاء لنذر فی المعصیۃ اللہ اقول اصول فقہ
مین تو خاک ہی دخل نہین ہے کہین عبارت نص کے لفظ سن لیا ہے اور
یہہ نہین جانتے ہے کہ عبارت نص کیا چیز ہے حدیث لا وفاء لنذر
فی معصیۃ اللہ سے نفی سنت غیر کی کہان بوجہی جاتی ہے اسمین تو
فقط نفی نذر معصیت کے ہے جیسا کوئی نذر کرے کہ اگر مین آرام ہو جاون
تو شراب پیتون یا زنا کرون قولہ صفحہ ۱ باقی مضمون جو آپنے لکہا بلا دلیل لایق اعتبار
نہین اقول دلیل اون سب مضمون کی موجود ہے آپ نہ لحاظ فرما وین
تو کیا کیا جاوے۔

قولہ صفحہ ۱ لفظ اگر رسولاً خاکم اس معنی مین نص صریح ہے انکار اسکا انکار نص
صریح ہے اقول آپ آیت وما کان محمد ابا احد
اور لا تجعلوا دعاء الرسول کا صریح انکار کرتے ہین قولہ صفحہ ۱

سمجھتا ہے اور قرآن کو غیر منزل جانتا ہے **قوله** صفحہ ۱۶۷ خدائے تعالی کی توہین مد نظر **اقول** یہان توہین حقتعالے مد نظر نہین ہے لیکن آنکو توہین انبیا اور اولیا البتہ مد نظر ہے **قوله** صفحہ ۱۶۷ جناب عالی ان الفاظ کے معنی تو وہی ہین جو صاحب تقویۃ الایمان نے لکہا اور اسکو شرک ٹہرایا **اقول** سچ ہے فرمانا حضرت کا حبک الشی یعمی ویصم آپ کو چونکہ صاحب تقویۃ الایمان کے کلام سے محبت ہے وہی صحیح نظر آتا ہے واقع مین صحیح ہو یا غلط **قوله** صفحہ ۱۶۵ حضرت امام صاحب خواہ اونکے شاگردون کا انتہا کو کسی اور ہی مجتہد کا ایک قول تو برائے نام قسم کہانے کو سند مین لاتے الخ **اقول** جناب عالی خاکسار نے رد المختار سے سلف اور خلف کا سوال در باب استحباب توسل کے ثابت کر دیا اب آپ کیا چاہتے ہین **قوله** صفحہ ۱۶۵ آپ کے قلم سے کن من الشارکین لکہوایا الخ **اقول** مولانا نے شاکرین لکہا ہے کاتب نے غلطی سے شارکین لکہدیا اور شارکین کے کوئی معنی مقصود نہین ہے کہ آپ کا مطلب پورا ہو اسواسطے کہ اگر لفظ مشرکین یا شرکین کے ہوتے تو البتہ آپ کا مقصود جو لکہا ہے حاصل ہوتا اسواسطے کہ اسم فاعل شرکت سے شریک آتا ہے اور اشراک سے مشرک آیا ہے اور شارک کوئی لفظ معتبر نہین ہے جیسا کرامت سے کریم آیا ہے نہ کارم اور لطافت سے لطیف اور شرافت سے شریف نہ لاطف اور شارف ایسے آپ کو اگر کچہ علم صرف مین دخل ہوتا تو اس مقام پر غلطی کاتب تصور فرماتے اور ایسا اعتراض نکرتے **قوله** صفحہ ۱۶۵ یہی تو غرض تہی تو آپ نے تسلیم فرمایا **اقول** شرک ہونا اس نام کا تسلیم نہین کیا جو غرض آپ کے امام کی ہے۔

قوله صفحہ ۱۶۹ عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اخنی الاسماء یوم القیمة عند الله رجل

اور معانی کا ہے اور علماء ہر فن کے قران شریف سے استدلال اپنے
مطلوب پر لاتے ہین اور جب قران مجید مین یہہ بات ہوگی کہ حضرت نے
جسطرح پر چاہے صحیح یا غلط تعبیر کرے تو قران مجید قابل استدلال کے
نرہا اور اوسپر اعتبار نہوگا جب کوئی اپنی مراد پر قران سے دلیل لاوے گا
خصم جواب دیگا کہ یہہ کلام خدا کا ہے جیسا چاہا استعمال کیا تو ین حق تعالے
اگرچہ مکلف کسی امر کا نہین ہے لیکن اوسکی شان ارفع ہے اسبات سے
کہ امر مذموم عقلاً اور شرعاً اوس سے صادر ہون جیسا کہ ظلم کرنا جھوٹھ کہنا لفظ
غلط بولنا بس معلوم ہوا کہ جو قران شریف مین ہے بجا اور درست ہے
اور مراد حدیث کی منع عبد اور امت سے بطریق افتخار اور معنی تحقیقی کے ہے
جیسا مولانا نے لکہا ہے **قولہ** صفحہ ۱۷۱ غرضکہ مکلف کے لئے احکام شرعی ہین
نہ خداوند ذوالانعام کے لئے **اقول** یہہ بجا ہے لیکن شان خدا کی ایسی
بہی نہین ہے کہ شرک سے تو آپ منع فرماوے اور پہر آپ خود وہ کلمات
کہ جس مین شرک پایا جاوے اپنے کلام مین درلاوے تو معاذ اللہ گویا
خود شرک کی اجازت دی آپ کیسے غافل ہین ہوش مین جواب لکھتے ہین
یا شراب عداوت اور تعصب اور نفسانیت سے مست ہو کر حالت نشا مین
لکھتے ہین ذرا ہوش کرو **قولہ** صفحہ ۱۷۱ جوبات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
خود فرماتے ہین اوسپر جرح کرنا آپ کی جرات ہے **اقول** حق تعالے
کے کلام سے جواز شرک کا ثابت کردینا یہہ آپ ہی کا کام ہے کہ حضرت تو
شرک سے منع فرماتے ہین اور حق تعالے اوسی شرک کے ساتھہ آپ خود تکلم
فرماتا ہے **قولہ** صفحہ ۱۷۱ اوسی شعر کے مثل سے یہہ نسبت ہے۔ محمد نے خدائی
کی خدا نے مصطفائی کی۔ کوئی پوچہے تو کیا بوجہے کوئی جانے تو کیا جانے۔

باوجود موافق عادت مستمرہ کے حضرت کے اسم گرامی پر درود سے بھی بخل بلا وجہ
یہہ کہ اخیر **اقول** جواب آیت **ماکان محمد ابا احد** الآیۃ
کا تو نہیں چل سکتا ہے لاچاری کو پھر وہی پورانا راگ حسب عادت گانے لگے
گفتگو خارج از مبحث کرنے لگے **قولہ** صفحہ ۱۷ حدیث میں تو بندگان مکلف کو منع
فرمایا گیا ہے اور کلام اللہ میں خود خداوند عالم جل جلالہ نے استعمال فرمایا
خدائے پاک پر کسیکی حکومت نہیں جسطرح پر چاہے جسکو تعبیر کرے ملاحظہ فرمائیے
اقول آپ اس مقام پر جواب سے نہایت عاجز ہوگئے اور اپنے کلام میں
الجھ گئے اس پر چند خدشہ ہیں اول تو یہہ جواب جو آپ نے فرمایا کہ خدا جسطرح
چاہے جسکو تعبیر کرے کسی اور عالم یا مجتہد نے لکہا ہے یا فقط آپ کی
ایجاد بندہ نگ گندہ دوسرے یہہ کہ قران شریف متواتر قطعی ہے حدیث
خبر احاد ظنی ہے استدلال میں قران شریف مقدم ہے خبر احاد اسکے
معارض نہیں ہوسکتے ہے تیسرے یہہ آپ نے ایسا جواب دیا ہے جیسا
بمقابلہ مسلمانوں کے نصاری نے جواب دیا جب مسلمانوں نے انجیل میں
تحریف اس دلیل سے ثابت کیا کہ یہہ الفاظ اور مضامین غلط ہیں اور خلاف
قاعدہ ہے یہہ کلام الہی نہیں ہے تو نصاری نے جواب دیا کہ خدا مکلف
قاعدہ اور صرف نحو کا نہیں ہے صحیح غلط جیسا چاہے استعمال کرے وہی جواب
آپ کا ہے چوتھے حق تعالے کا عجز ثابت ہوتا ہے کہ قران شریف باوجودیکہ
معجز بلیغ ہے اور حق تعالے ایسے الفاظ نہ لاسکا کہ شرعا جائز ہوتے پانچویں قران
مجید کے فصاحت اور بلاغت میں فتور واقع ہوا چھٹے قران میں الفاظ
مذمومہ کو استعمال کیا ساتویں حضرت نے اس امر سے منع کیا کہ قران میں
موجود ہے آٹھویں قران مجید فصیح بلیغ جامع جمیع علوم صرف بلا نحو اور بلاغت

ہدایت دی کہ اطاعت قران اور حدیث کی اور اتباع سنت رسول کی کریں اور
فقہاء و محدثین اور ایمہ مجتہدین اور صوفیہ کرام سے اعتقاد نیک رکہیں اور
ترک تقلید امام ہمام ابو حنیفہ کی نکریں آمین یارب العالمین **قولہ** صفحہ ۱۷۳

فاین اخر ما اوردته من التسلیمات اقول لما کان
التردیدات اکثر والتسلیمات اقل فحمن التردیدات بینا اخر التردیدات
ولم یبین اخر التسلیمات کانها لم یعتبر بها فتفکر
ولیکن اخر ما وردته فی هذه المقالة فی
تردید العجالة التی الفها محمد شکر الله فی جواب
ازالة الشکوک التی صنفها العالم النحریر الفاضل
العدیم النظیر الجامع المعقول والمنقول والحاوی الفروع
والاصول ابلغ البلغاء وافصح الفصحاء المولوی سید شاه
فخر الدین احمد الحاج المعروف بحکیم بادشاه بسط الله
ظل عنایته علی روس المستفیدین فی تردید تقویة
الایمان التی الفها المولوی محمد اسمعیل الدهلوی
عفا الله عنه ما زل قلمه قد استراح القلم عن تحریر
هذه الرسالة فی تاریخ السابع والعشرین من شهر ذی الحجة
یوم الثلثا فی سنة الف وثلثه مائة من الهجرة النبویة
اللهم تقبلها والشر نفعها کما تقبلت ازالة الشکوک
والشرت نفعها

ع

کتاب بخدمت مولوی شکر اللہ صاحب مؤلف مجالہ کے یہہ التماس ہے کہ جواب دیے

اقول بزرگون کے کہ بعض اشعار ایسے ہوتے ہین کہ بظاہر خلاف معلوم ہوتے
ہوتے ہین اور معنی اوسکے واقع مین صحیح ہوتے ہین لیکن ہر غبی کا کام نہین ہے
کہ اوسکو دریافت کرے معنی شعر کے یہہ ہے محمدؐ نے مبتدا ہے مصطفای کے
اوسکی خبر ہے اور خدا نے کی خدای جملہ معترضہ ہے اسی قبیل سے یہہ شعر
ہے **ف** شخصے بسجد آمد و گفتا خدا دو نیست + لعنت بران کس است کہ گوید
خدا یکیست + بظاہر دونون مصرع کفر ہے لیکن اگر لعنت بران کس است
کہ گوید اول مصرعہ سے متعلق کرین اور خدا یکیست کو علیحدہ کرین تو یہہ شعر
بہت درست ہوتا ہے اصل یہہ ہے کہ جب آدمی جاہل مطلب کلام کا
نہین سمجھتا تو اوسکو کفر اور شرک کہتا ہے المرء عدو لما جہل **قولہ** صفحہ ۱۷۱
حضرت سلامت نص صریح حضرت رسول علیہ التحیہ والتسلیم کو کون بدلے
اقول جیسا صاحب تقویت الایمان نے معنی سید کے بدون تبدیل
نص کے بیان کئے اسیطرح معنی عبد اور اسلہ اور حکم شہنشاہ وغیرہ کے
بدون تبدیل نص کے بیان فرماتے توکسواسطے ان امورمین نزاع باقی رہتے
قولہ صفحہ ۱۷۲ ختم ہوا جواب الجواب جزء اول کا **اقول** بفضلہ تعالے تمام
ہوا رد جواب الجواب کا **قولہ** صفحہ ۱۷۳ خدا کرے کہ جلد پہنچاوے رسالہ تدمیر و
تشمیر و جواب ناصحہ کہ انکھون پر رکھون اونکو اگر ہون لایق قبول کے یا رد
کرون اونکو اگر ہون مخالف حکم خدا و رسول کے **اقول** اگر آپ تعصب
اور نفسانیت کو دخل نہ دیجئے گا تو بیشک اونکو اپنی انکھون پر رکھئے گا اور اگر
ہوا نفسانی کو دخل دیجئے گا تو اونکا بھی جواب لکھکر ذلیل اور مظہر اپنی لاعلمی کا
ہو جئے گا جیسا کہ اس جواب الجواب کے لکھنے سے ذلیل ہوے اور اظہار
اپنے لاعلمی اور عقاید فاسدہ کا کیا حقتعالے ہمکو اور آپ کو اور سب مسلمانونکو

قطعه تاریخ طبع رسالهٔ خیر المقال فی اذالة الجهالات نتایج طبع سلیم سید محمد ابو سلیم شاه علیم عفی الله الکریم

بر اداه زاده تاج السالکین سند الفقهاء والمحدثین شمس العارفین قمر الواصلین محبوب الاصلاحه والسالکین زین الملت والدین محبوب الکاملین عمدة المتکلمین مصدر برکات نامتناهی مظهر تجلیات الهی علامه دوران قطب اقطاب هندوستان افصح شیرین زبان عیسی معجز بیان آصف کرامت حاتم سخاوت سند الاطبا ملک الحکما لقمان دانش افلاطون بینش عابد باصفا زاهد بیریا سراج اولیا رحمت کبریا سوخته تاب تجلی شیفته حضرت مولی جامع علوم ظاهری و باطنی منبع کمالات صوری و معنوی مرکز دایرهٔ قال و مقام مطلع انوار جاه و جلال سر حلقهٔ خاندان قادریه و نقشبندیه محبوب ترین اولاد امجاد رفیعیه و بدیعیه حاجی الحرمین الشریفین عاشق رسول الثقلین فاضل اجل عالم باعمل عارف بالله حافظ کلام الله جناب سیدنا و استادنا و مرشدنا مولانا مولوی **ابو محمد سید شاه فخر الدین احمد** المدعو بجلیم بادشاه رفیعی الحنفی الحسنی الحسینی الهٰ آبادی دام فیوضه سجاده نشین دایرهٔ حضرت شاه محمد رفیع الزمان علیه الرحمة والغفران ❊

خدای پاک را حمد سبحان را	گزو بماند درون جهان مقالهٔ خیر	برای سال طبعش چو در سخن آ...
گرفت جای چو حق بر زبان مقالهٔ خیر	چنانکه حسن کمال است جوهر دانش	که هاتف گفت جهان مقالهٔ خیر
چو نام نیک که ماند بصفحهٔ گیتی ❊	بیاد یار بسی بر لسان مقالهٔ خیر	علیم از پی اظهار سال طبع
	پس از رسالهٔ زیبا بگو مقالهٔ خیر	

۳۱۶	۹۸۶
۲ ۰	۱۳
۱	
۳ ۰	۱۳ ہجری

چند سطر از افادهٔ حامی رهروان مسالک حنفیه ماحی فساد

شروع مین رسالہ کے لکہا ہے کہ پوری کتاب کا جواب ترقیم فرماوین اسطرح
قول بلا دلیل پایہ اعتبار سے ساقط ہے سو خدا کے فضل سے اس رسالہ
مین پوری کتاب کا جواب زیب تحریر پایا سوائے مذمت اور اہانت مولانا
کے کہ اوسکا جواب حوالہ خدا کے کیا گیا اور بفضلہ تعالے ہر دعوی کی دلیل
قران مجید یا حدیث یا کتب فقہ اور اقوال فقہا سے کہ مفتی بہ ہے لکہا گیا
آپ یا آپ کے بعض احباب یا کل احباب اس رسالہ خیر المقالہ فی ازالۃ العجالہ
کے جواب کا اگر قصد فرماوین تو آپ لوگ بہی ہر دعوی پر دلیل قران اور
حدیث اور قول مفتی بہ اقوال فقہا سے لاوین اور اپنے اجتہاد کو دخل نہ دین
گفتار بے دلیل یہان معتبر نہین ہے اور باقی درباب مذمت اور اہانت
اپنے کے اور مواخذہ غلطی طبع کے مین کچہہ نہین کہتا جیسا آپ لوگون کو مناسب
معلوم ہو عمل فرمائیگا لیکن جس غلطی کی گرفت منظور ہو پہلے صحیفہ مین دیکہہ لیجئیگا
اگر آپ ہماری مذمت تحریر فرمائیگا تو ہمارا کچہہ نقصان نہین ہے صبر کا بڑا درجہ
ہے انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب اور یہہ
خدمت مسلمانان اہل سنت اور جماعت حنفی المذہب کے یہہ عرض ہے کہ اس
خاکسار نے اگرچہ یہہ رسالہ جواب مین عجالہ کے لکہا ہے لیکن مجرد جواب پر
اختصار نہین کیا بلکہ مسایل مختلف فیہا کو موافق اپنے مطلب کے بہت تحقیقات
کے ساتہہ لکہا تو تم لوگون کو چاہئے کہ اس رسالہ کو غنیمت جانو اگر تمکو
جاننا مسایل اپنے مذہب کے منظور ہو تو اس رسالہ کو دست بدست لو اور
موافق اوسکے عمل کرو اوسکے ترویج مین کوشش کرو اور خود اپنے مذہب پر
مستقل رہو اور رسوم شرک اور کفر اور بدعات سیئہ اور قبیحہ سے ہمیشہ محترز رہو حقتعالی ہمارا اور
تمہارا سب کا خاتمہ بالخیر کرے آمین یارب العالمین تمام ہوا رسالہ خیر المقالہ فی ازالۃ العجالہ فقط

علیہ والہ وسلم اورسا تہا وسکی کتاب وشمن کلام واحکام الہی سارے علم و دیا او دیتا حق نوسمدو
اسلام کو ن کہ قرآن اور **قولہ تعالی** وانک لتلقی القرآن من لدن حکیم علیم اور ملا یا جاتا ہی
تواسے من لدنہ نوز دہ قرآن پاس سے اللہ کی کہ حکیم علیم ہی الحاصل ان دو نو آیتونسے یقینا
ثابت ہی کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام من اللہ نوبہی اور ہین اور آپکو علم لدنی تہا اور ہی شیوہ ہم
دیکہی اوس رسالہ تعجیل شیطانکا صفحہ ۴۵ - ازالہ اس تقین ایمان کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ
وسلم کو علم لدنی تہا اور ہی اور یہہ دعوی کہ اسکی دلیل اور برہان نہین اور جو یہہ ایک دلیل
دیکہی کہ جب اللہ تعالے نے حضرت خضر علیہ السلام کو فرماتا ہی وعلمناہ من لدنا علما تب بدلالت نص
یعنی بدرجہ اولی ثابت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا علم لدنی تہا اور ہی کیونکہ آپ خیر الخلائق
وافضل انبیا ہین اور باوجود امی ہوئے آپکی اللہ تعالی نے آپکی لب مبارک سے وہ کچہہ
کلام فرمایا کہ طاقت جن و بشر سے باہر ہی معجزہ تو اوس رسالہ کی صفحہ مذکور مین کہا کہ یہہ دلیل بالکل
نادرست ہی اور نہ سمجہا

ع گرچہ قرآن از لب پیغمبر است ✤ ہر کہ گوید حق نگفت او کافر است ✤

اور یہ ظاہر ہی کہ اس تقین و ایمان سے کہ آپکو علم لدنی تہا اعراض و انکار اصل ایمان تصدیق ماجاء بہ النبی
من عند اللہ سے اعراض و انکار ہی کفر جلی اور تقین ایمان باالحق ہے **قولہ تعالی** یاایہا النبی
انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا اور **قولہ تعالی** ہے
ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی اور **قولہ تعالے** افی اللہ شک فاطر السموات
والارض اور حدیث قدسی بروایت بخاریکی مشکوۃ مین ہے **قولہ تعالی** من عادی لی ولیا
الحدیث در عقیدہ مقررہ العالم بجمیع اجزائہ محدث واللہ محدثہ خلاصہ سبکا بلا لحاظ تقدیم و تاخیر
الفاظ فارسی میں

بست اللہ فزیند منزہ
شاہد حال ہر ہمہ زین راہ
بالبصیرت براہ دو سہم ہا

محدثہ نو پدید آوردہ
وان نبی مرسل است از جان
نیکوان را بہ نیکوی ست بشیر
بہمہ جان و تن سراج منیر

ما سوی اللہ عالم است ہمہ
شاہد حال نیکوان و بدان
ہر بدان را بہ بد خبر ست نذیر
یافتہ ہر دو کون ازو تنویر

محدثش نو پدید آرندہ
سبب وہم مصدرش اللہ
داعی ہر ہمہ بسوی خدا
حکمت قدرت خدا مجید

پیروان طریقہ وہابیہ عظیم الشان مجمع خوبیہای بیکران عمدۃ السالکین زبدۃ العارفین طریقت آگاہ شریعت دستگاہ جناب مولانا مولوی محمد شکر اللہ خلف و سجادہ نشین حضرت شاہ محمد محبت اللہ محب اللٰہی الہ آبادی درباب عجالہ فی ازالۃ الازالہ مصنفہ مولوی شکر اللہ اعظم گڈہی وبعض احباب گمنام او

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اما بعد فقیر محمد شکر اللہ محب اللٰہی الہ آبادی کہتا ہے کہ کتاب العجالہ فی ازالۃ الازالہ اسم باسمے ہی کی وجہ سے۔ اول عجالہ حاصل مصدر التعجیل من الشیطان دوم ازالہ شکوک کا یقین و ایمان ہی پس ازالہ اس ازالہ کا یقین ایمان کا ہے۔ اور اصل ایمان تصدیق ما جاء بہ النبی من عند اللہ ہی یعنے دل اور زبان سے قول و قرار جاننا ماننا کہ جو کچھ کلام و احکام لائے وہ نبی آخر الزمان محمد مصطفے صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سچ ہیں اللہ کے پاس سے اللہ کی وحی بندی کو انہیں پر ایمان و عمل رکھنا ہی پس منجملہ ان کلام و احکام کے جو یقیناً بنقل و فہم پہلے و پچھلے مولوی مولا ولی اہل اللہ دل کی سینا بسینا نبی علیہ علیہم الصلوات والسلام کی ثابت و قایم چلی آتی ہیں اعتراض و انکار اوسکا کفر جلی ہے اور اسیطرح جو کلام و احکام الٰہی و نبوی ظناً ثابت و قایم چلی آتی ہیں اونسے اعتراض و انکار بدعت ضالہ ہی قریب بکفر اور شک یقین و ایمان ہے قولہ تعالے ولقد جاءکم

من اللہ نور و کتاب مبین اور ہر آئینہ تحقیق آیا تمکو اللہ تعالے سے ہی نور کون کہ محمد مصطفے صلی اللہ

سید شاہ محمد افضل متخلص بہ کابل الہ آبادی سلمہ اللہ الہادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم لک الحمد علی ما وفقتنا لاتباع رسولک الاکرم
وجعلتنا من اتباع السواد الاعظم الذی من شذ عنہ شذ
فی النار ومن ند منہ فذ فی دار البوار وحفظتنا من مکاید
اھل العصیان والطغیان ووقیتنا عن مصاید اخوان
الشیطان الذین یأولون الاحادیث ویفسرون برأیھم فی
القرآن ونجیتنا من اغواء اھل الھواء بتقلید الائمۃ
المجتھدین الذین تفقھوا فی الدین واقتداء العلماء الراسخین
الذین ینفون تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل
الجاھلین واوضحوا الناس سبیل الحق والیقین واکرمھم اللہ
تعالی بخطابہ الاعلی انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء
وھم المبشرون بقولہ عز من قائل یرفع اللہ الذین امنوا
منکم والذین اوتوا العلم درجات بلا امتراء ونصلی ونسلم
علی رسولک وحبیبک سیدنا ومولانا محمد ن الذی
امرتنا باھداء الصلوۃ الیہ والتسلیم بقولک الکریم ان
اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا
صلوا علیہ وسلموا تسلیما وبالتوسل بہ الیک بقولک

گر ذرین سیانست ہر کون پدید ۔ پس مخوان گر حدیث قالی است ۔ لیک بیشک حدیث حالی است ۔ سن تو ہی خدا و خلق سب

ہست از نور من پدید شده ۔ بعض شرح ہو تف انیجا خوان ۔ گر احادیث بنولیست بیان ۔ روح و عقل و قلم ہو نست ہوا

اول خلق جا لقے ہیچون ۔ اصل با ہست ہمہ ممکن ۔ عقل را اسکی لیکن لاسکن ۔ اول خلق نور او لا ریب

این ہمہ بیان ہو سنا بالغیب ۔ اشکار اہبار دانش و دین ۔ دور فرہنگ ما غلط است از این ۔ ہ او مولانا اوحد الدین

کرمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہے اے از طفیل ذات تو موجود گشتہ از عدم + چرخ و فلک و ملک ملک لوح و قلم سر و علن + + از حجرہ بیرون نہ نہد قدم ہر کن درخت علم را + بادہ دانش بزن در بحر سکن از پا فگن + + بس چہارم دیکھو اوس عجالہ شیطانکا صفحہ ۳۰ کہ آیات و احادیث مذکورہ بالاکی خلاصہ مطلب بیان بیضن بالغیب میں کیا کچھ و شبہ لفظی جھگڑی لگاکر اوٹھائی ہیں فی الحال اسوقت جو باتیں اوس عجالہ شیطانیکی دور دفع کی گئیں آیندہ خدا نے چاہا تو اور بھی اوس شیطانی باتونکا دور دفع کیا جاوے گا واللہ الموفق والہادی وما علینا الا البلاغ

تقریظ رسالہ خیر المقالہ فی ازالۃ العجالہ از فکر عالی نسب

سعید زمان برادر زادہ قاضی شاہ سید محمد حاجی جان ذکی زمان چراغ خاندان صاحب عقل وتمیز شاعر بے نظیر ہمشیر زادہ سید شاہ محمد بشیر قرۃ باصرہ سعادت غرہ ناصیہ لیاقت ضیا جبہہ صدق وصفا مردمک دیدہ حلم وحیا افتخار کملا و علما خلف الصدق سید شاہ محمد یحیی فخر خاندان قادریہ افضل ترین اولاد افضلیہ یادگار حضرت شاہ محمد اجمل مولوی

وشاعت بها البدعات والمنكرات فی البلدان اعاذنا الله
من وساوس الشیطان فتوجه الی ابطاله ودفع اضلاله
اسوة الکاملین قدوة سراج السالکین منهاج الصالحین حامی
السنة قامع البدعة استاذ استاذی الحافظ الحاج مولانا
ابو محمد فخر الدین احمد الرفیعی القادری الالہ بادی
تغمده الله بغفرانه واسکنه بحبوحة جنانه فصنف رسالة
سماها بازالة الشکوک والاوهام لدفع التفریط والافراط من
بین العوام فبادر المولوی شکر الله اعظم گڈهی الی تحریر
الجواب هو کنعق الغراب وطنین الذباب وفوه بما التحریر علیه
الفسقه فضلا عن ذوی العلم واولی الالباب وسماه العجالة
لازالة الازالة واتی بما یستهزء به ویضحك علیه من له ادنی
فطانة ودرایة ولم یستحق بان یلتفت الیه فضلا عن ان
یعتمد علیه فاستنکف مولانا المرحوم عن التوجه الی
اقاویله الکذبة واباطیله القبیحة لکن الماکرین الجاهلین
والعادین البطالین عدوه مغنما وسرورا وجاوا ظلما وزورا
ومازادوا اهل الایمان الا نفورا فشمر اعلم العلماء قدوة
الفضلاء الجامع بین الشریعة والطریقة زبدة العرفان
معدن الایقان المقبول عند اهل الایمان البحر القمقام
والبحر الطمطام استاذنا الحافظ الحاج مولانا محمد
عبد السبحان اعطاه الله ... ... اتعابه فی الجنان عن
... الجبلة لافحامهم وتحریر جواب لا یرتضی ... فجعله

ابتغوا اليه الوسيلة تعظيما له وتكريما فصلوة الله وسلامه
عليك يا رسول الله انت باعث لايجاد خلق الله بلا اشتباه
فكيف لا يكون يوم ولادتك عيدا للمؤمنين ونزين مجلس
ميلادك سرورا وبشارة للمسلمين [illegible] اصحابك
حماة الحق وهداة اليقين اما بعد فيقول العبد المتمسك بحبل
الله المتين والمتشبث باذيال حبيب الله رب العالمين المفتقر
الى رحمة الله الهادي ذي الايادي محمد بن المدعو بافضل
بن محمد يحيى الفاخر [illegible] بادي صانه الله تعالى
عن شر الاعادي ان اول من سلك مسلك الغي والاعتساف
وعدل عن نهج الحق والانصاف الشيخ النجدي عبد الوهاب
وصنف الكتاب وسماه [illegible] كتاب التوحيد
ان هؤلاء الشرك والكفر [illegible] العباد ومال اليه الذين
كانت في قلوبهم مادة الزيغ والعناد واختلفوا في المسائل
الحقة الشرعية وخالطوا الاعمال الصالحة بالسيئة وباتوا في تأليف
الشرعية السمحاء حتى ان [illegible] واختتم نبوة خاتم الانبياء
ولم يقروا الشفاعة لمحمد للاصفياء [illegible] الآيات
البينات مثل واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات وانهم
لو ارشاد ولو انهم اذ ظلموا انفسهم الى توابا رحيما وغفلوا
عن بشارة ولسوف يعطيك ربك فترضى ومانعوا عن ايصال
ثواب الحسنات الى الاموات بالاكاذيب والهفوات
فتبعهم من ليس له حظ من العرفان وسماه تقوية الايمان

صحیحنامہ اغلاط خیر المقالہ فی ازالۃ العجالہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۶	تقلید	تقیہ	۱۶	۱	اور	درود
۵	۱۲	ے	سے	״	۱۸	شرد	شرہ
۶	۲	ن	لی	۱۷	۱۶	کاہر	کا
״	۷	صفحہ۲	صفحہ۱	۹	۱۷	سا	با
״	۱۱	تبتر	شبیر	۲۰	۲۰	بہلین	زناہین
״	۱۴	کے	نے	۲۱	۱۰	الشی	شیء
۸	۱۲	حرف	خوف ہو	״	۱۱	مینظون	یستنبئون
۸	۵	ثابت	تبکیت	۲۲	۱	لاسمااللاام	لاسمااللاقام
״	۵	مباش	میلش	״	۲۱	اوسنی	اوسی
۹	۸	صفحہ ۸	۸	۲۳	۴	الملقق	الملفق
״	۲۰	ی	کی	״	۷	وصحتہ حنفیہ	وصحتہ طفقة
۱۰	۱۱	محافظ	حافظ	״	۱۶	پڑ	پر
۱۱	۱۶	سب	سب	״	۱۸	معنی سر	معنی این
۱۳	۳	پھر	یہہ	۲۴	۱۸	ابی حنیفہ	عن ابی حنیفہ
۱۴	۹	بھی	یہی	۲۶	۱۳	ادیانت	دیانت
۱۵	۲۰	بی ادبی	بی ادبی کے	״	۲۱	یعنی	عینی
۱۶		؛؛	آیت ؛؛	۲۷	۶	مخالفین حدیث	مخالفین

مستدلا بالسنة والدلایل واظهر الحق وازهق الباطل وانی بالصدق والصواب موافقا لاقوال العلماء والکتاب و اشکر الله علی حسن توفیق المجیب واسأله ان یعطی المولی المصیب اکمل النصیب هذا واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا محمد واله واصحابه اجمعین خاتم النبیین ۵

وله

صف بسته گشت فوج عدو چون بعین بان
برجا سیان دین جناب رسول پاک

دهقان بسر که بد وشر وشین بد واوست
سالار فوج گشت بلان روی تربت خاک

تیغ عجاله تهر ازاله چو بر کشید
خود بر سرش فتاد سر و سینه کرد چاک

آن عبد کز اضافت سبحان کمال یافت
مشهور فیض اوست هم از ارض تا سماک

کبر مقابله بد وانید اسپ فکر
اتباع نجدیان بفتادند در مغاک

چون راست کرد نیزه خیر المقال را
رفتند سوی نجد بصد آه دردناک

آن نسخه شریفه بطبع آمده کنون
تاریخ انطباع بخوان بی هراس باک

کردیم قطع چون سر بدذات کاملا
روح رسول شاد شد و مدعی هلاک

۱۳۰۵ھ - تخرجه از سر بدذات - ۲ - ۱۳۰۳ سنه هجری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۰	۱۸	کے	نے	۶۹	۳	کرتی ہین	کرے مین
۵۳	۱۱	ہیہ ترکبہ	ہیئۃ ترکیبیہ	//	۴	کرتے	کرتا
//	۱۷	بمی	بعی	//	۱۷	یہہ سطر کر رہی	غیر کر رہ
//	//	لم ینق	لم یبق	۷۱	۱۶	حقر ہبر	حضر ہیرا
۵۴	۱۷	باافترا کا	یاافترا	//	۱۹	تحت	بحث
//	۱۶	جو کچھ	چونکہ	۷۲	۱۳	کیصرف	کیطرف
//	۱۷	بمقتضای	مقتضای	۷۳	۶	حضرت	حضرت کا
۵۸	۱۰	لکاشفہ	مکاشفہ	//	//	واسطے	واسطے ہی
۵۹	۱	نہین	ہین	۷۴	۲۱	کسر	کم
۶۱	۳	تنیار	امتیاز	۷۵	۲	بنسبت	نسبت
۶۲	۵	الشی حبک	حبک الشی	//	۱۱	ہبت	لبیب
//	//	بصم	یصم	۷۹	۴	خدست	خدمت
۶۴	۲	بحث المضطر	یجیب المضطر	۸۰	۲۱	مقدمہ یہہ	مقدمہ جو باتعلیم کے لئیبین تعداد شکلون کے سبب شبہونکا جواب دین وہ مقدمہ یہہ ہے۔
//	۳	سفطر	مضطر	۸۱	۱	کہ جو	کہ
//	۱۱	ور	و	//	۱۲	لایفعلونہ	لایفعلونھن
//	۲۱	نبات	بنینات	//	//	المخالفہ	المخالفۃ
۶۶	۴	عوام	عوام پر	۸۳	۱۶	کیا گیا	لیا گیا
۶۷	۲۱	کلام	کلام کو	۸۴	۷	کے	سے
۶۸	۲۱	سے	ہے				

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۷	۱۵	الوفی الوالجبہ	فی الوالجبہ
۲۸	۲۱	پس بعض	اور بعض
۲۹	۲	صحطاوی	طحطاوی
〃	۹	نکث فانکث	نکث فانما
〃	۱۰	کال	کال کے
۳۰	۱	بلیس	تدلیس
〃	۱۲	ہرکتاب	کتاب
〃	۱۵	آیا ہے	آتا ہے
〃	۱۷	علم کا	علم
۳۲	۸	رستی	رسّی
〃	۲۱	سے ما	سے
〃	〃	اس	اسمین
۳۳	۷	ازغلطی	غلطی
۳۴	۸	اب	آپ
۳۵	۱۰	للنادی	للمناوی
〃	۱۵	اباعت	اباحت
〃	۱۸	لبی	کبہی
۳۶	۷	برمعنی	پڑہنے
〃	۱۰	صحابہ	زمانہ صحابہ
۳۸	۱۶	بیون	بیبیون
۳۹	۱۱	نخ کی	فتح
۴۰	۸	احتشمہ	حیتشمہ
۴۱	۱۰	احل	ما احل
〃	۱۳	النعفو	النفقو
〃	۲۱	یحزان	یحزن
۴۲	۷	ظرف	طرف
〃	۱۵	بھی	بہی
۴۳	۲	یمیتہ	یمینہ
〃	۱۲	اور	اسور
〃	۱۶	باخوانده	خوانده
۴۴	۱	دیتا	دینی
۴۶	۳	یبطلعکم	لیطلعکم
〃	۱۷	الامان	الایمان
۴۷	۴	بعکس	لعکس
〃	۷	بطر	نظر
〃	۱۸	اغراض	اعتراض
۴۹	۱۳	الجودہ	الوجوہ
〃	〃	اسکنا	سہکنا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٢٧	٢٠	سے	کے
״	٢١	فی اسی دہ	فی العادۃ
״	״	ایسی	ایسے تبرک
١٢٨	٣	سقول	سقولا
״	۴	اور جیسا کہ اب	اور جبکہ آپ
״	١٠	عزمیت	عزیمت
״	١٢	ولا اختیار	ولا اضطرار
״	١٨	نالس کونا	نالش کرنا
״	١٩	بوجب	اگر بموجب
١٢٩	٢	بہ	یہ
״	١٢	آب	اب
״	١۵	ضرورد	ضرورت
״	١٧	نغی	نفی
١٣٠	١	بھی	یہی
״	۴	ہین	تھی
١٣١	٦	دیکھتے	لکھتے
١٣٢	١٦	قاتل	قائل
١٣٣	٢	فی سرکی لہ	فی شہر کی مکہ
״	١٧	دار	ہین ورنہ
״	٢١	طلاق	اطلاق
١٣۴	١۴	سوجہا	سوجھا
״	٢١	با واع	با دار
١٣٦	٩	اب	آپ کے
״	١٠	زمین	زمین میں
١٣٧	٢	ہ	چہ
״	٣	نفرفات	تصرفات
״	٩	اچہا	احیا
״	١۴	ستیاتی	سیالی
١٣٨	٦	ررہ	زوہ
״	١٣	آپ پ	آپ
״	٢٠	سوال	احوال
١۴١	١٢	کہتے ہین	کہنے ہین
״	١٦	اصلاحا	صلاحا
١۴٢	١٩	اتی	الی
١۴۴	٣	بیان	بیان
״	٢	ہی حق	ہی تحقیق حق
١۴۵	١٣	ندہب	مذہب
١۴٦	١١	امسلہ	امثلہ
١۴٩	١٠	دہ	مردہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۸	۱۳	اختیار	اختصار
//	۱۹	مین	مین ہے
۸۹	۱۵	مجمہد	مجتہد
۹۰	۴	تحقیق	تخصیص
//	۷	پس	پس اگر
۹۱	۹	من	من ہو
//	۱۰	وی	وفی
۹۲	۶	من اله	من الله
۹۳	۸	یحلونہ	یحلونه
//	۱۷	نفی	نص
۹۵	۱۰	ان	آن
//	۱۴	لی	کی
۱۰۰	۵	بسمع	اجمع
//	۲۰	رہی ہے	رہین ہین
۱۰۲	۵	لا	ولا
۱۰۳	//	انوار	نور
//	۱۴	المتب	المتسب
۱۰۴	۱۸	نزل	انزل
۱۰۵	۱۷	بالبدایتہ	بالبداہتہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۶	۷	ہین	نہین
۱۰۷	۴	سے	ہے
۱۱۱	۱۳	اگر	امر
//	۱۶	والشبہۃ الشاینہ	والشبہۃ الشائع
//	۱۹	توجہی	بہجہی
۱۱۲	۱	دوروراز	دورراز
//	۴	بیح اورسالہ	بیح ردرسالہ
//	۶	والشفاء	والشفاعہ
//	۸	درو	[illegible]
۱۱۳	۲۰	ترمذی	الترمذی
۱۱۴	۳	[illegible]	[illegible]
۱۱۶	۲۱	ہے	تھے
۱۲۱	۲۰	دنیا ہی کی گی	دنیا نہیں کی گئی
۱۲۲	۶	عبدالدنیا	عبدالدینار
۱۲۳	۲۱	بلا بخش کا عقل وصل بنسبت معنی ترکیبی کے لکھا ہے سبب ۱۲-	بلا بخش معنی تحصیل بسبب معنی ترکیبی کے لکھا ہے سبب ۱۲-
۱۲۵	۱۴	مین	بن
۱۲۷	۷	عوب	غوث
//	۱۶	تنزل	تشزل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۶	۱	ابتدای	ایذای	۲۳۷	۱۱	لقدر	لمنذر
״	۸	ابجا	انجا	״	۱۳	ہے	ہیں
״	״	شود	نشود	״	״	د	و
״	۱۵	اولاجح	اوللرنجح	۲۳۸	۲۱	بلا	اور
۲۳۰	۱۰	بر	بہ	۲۴۲	۳	پاپایا	پایا

باسمہ سبحانہ

نصر من اللہ و فتح قریب

قطعہ تاریخ

ـنتیجہ قلم کرامت رقم مہر سپہر مجد و علا بدر سمای صدق و صفا سلالۂ دودمان افضلی
ـقاوۂ خاندان اجلی دستگیر ہر صغیر و کبیر سید شاہ محمد البشیر خلف و خلیفہ ہادی
ـطریقہ ایمان حضرت سید شاہ علی اکبر محمد سبحان قدس سرہ سجادہ نشین و تلمیذ
ـل اکمل جناب شاہ غلام اعظم متخلص بافضل الہ آبادی نور اللہ مرقدہ

ـز حافظ عبد سبحان با   ولی و محدث فقیہ و طبیب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٥٠	١٠	فرد	مرد
١٥١	٢٠	سبین	سبی
١٦٢	٣	فساد	عناد
١٦٤	١٣	غبادت	غباوت
״	١٤	اطاع	یطمع
١٦٥	٣	ہو	ہوا
١٧٠	١٠	کسی	کسنی
١٧١	٥	لو	تو
١٧٣	١٢	اورکو	اورمجازکو
١٧٦	״	کا	کے
١٩٠	٢٠	بداہب	مذاہب
١٩٢	١٥	تحصی	تخفی
١٩٣	١٣	منتجب	تحت
١٩٤	٥	ممنوع	مشروع
١٩٥	١٠	اوقل	اوغل
״	٢٠	وخلۃ	وخلتہ
١٩٦	٢	فہماافکن	مہماافکن
״	١١	نسیلد	یستلذ
١٩٩	١٩	سے	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢٠٠	١٩	احسام	اصنام
٢٠٢	١	[illegible]	[illegible]
٢٠٣	١	تقوش	نقوش
״	٢١	شعنہعات	اشعۃاللمعات
٢٠٧	٤	کامخلوقات	کااول مخلوقات
٢٠٩	٥	بعدلاوثان	بعیداوثان
٢١٠	٨	سے	بھی
״	١٣	تم سعرر	تم مقرر
٢١٢	٦	کیونکہ	کیونکر
״	١٧	ہے	رہی
٢١٣	١٩	خلایق	حقائق
٢١٤	١١	قدم سجائیگی	قدربجائیگی
״	٢١	شہادت	عبادت
٢١٥	٣	خراب	شرک
״	٩	تعریف	عزیمت
٢١٩	٢١	الخلق	الطلق
٢٢٠	١٧	سے عبارت	عبارت سے
٢٢٤	١٩	شتہ	گشتہ
٢٢٥	٢٠	غریب	غریبہ

بردم عجالہ کتابے نوشت — بہ نہج شگرف و بطرز غریب
بنو خیر المقال لہ بود نام او — مضامینش از حق بود بس قریب
پئے سال تصنیف چون فکر کرد — دلکش بود ذوق معنی نصیب

شد ارشاد از روح ملائے روم
کہ نصر من اللہ و فتح قریب

اعلان

بیا بشنو کلام عبد سبحان — بہ بین اقوال فخر دین و ایمان

شکر گذاری حضرت باری کس قلم سے لکہی جاوے اور کیونکر تقریر میں آوے کہ مجھہ ایسے ناچیز بندۂ بی تمیز کو ایسی کتاب لاجواب بے نظیر یا انتخاب مسمی بہ خیر المقال فی ہذا الزمان العجال کے طبع کی ہدایت فرمائی کہ جسکا ہر صفحہ مخزن نصائح و نکات عجیب ہے اور ہر ورق دستکار اقوال مولوی شکر اللہ اعظم گڈہی ہیں اور انکے بعض حصے بسبب ابتدائے طبع باہتمام محمد ظہور سنہ ۱۳۰۳ میں معرض اختتام کو نہ پہنچے تب اس عاجز عاصی ابن العاصی شاہ سید حیدر حسن رضوی نے بقیہ کتاب مطبع نامور پریس الہ آباد میں اختتام کو پہونچایا طالبوں کو چہرہ نورانی اس شاہد بے نظیر ولاثانی کا آئینۂ طبع میں دکھایا جو صاحب چاہیں بہ قیمت

ہمیکر راقم اثم سے طلب فرمائیں اور گہر بیٹھے لطف نظارہ اوٹھاویں و ما علینا الا البلاغ

المشتہر سید حیدر حسن رضوی الہ آباد

تمت